اسماعیل بن عیاش عن راشد الصنعانی وھو ضعیف فی غیر الشامیین وفی الحاشیة: راشدبن داؤد شامی فروایة اسماعیل عنه صحیحة، مجمع الزوائد ۳/۳۳

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: میں اپنے بندوں میں سے کسی مؤمن بندے کو (کسی مصیبت، پریشانی، بیماری وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری طرف سے اس بھیجی ہوئی پریشانی پر (راضی رہتے ہوئے) میری حمد وثنا کرتا ہے تو (میں فرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ) اس کے ان تمام نیک اعمال کا ثواب ویسے ہی لکھتے رہو جیسا کہ تم اس کی تندرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ الْمَلِیْلَةُ وَ الصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَالْاَمَةِ وَاِنْ عَلَیْهِمَا مِنَ الْخَطَایَا مِثْلُ اُحُدٍ، فَمَا یَدَعُهُمَا وَعَلَیْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ۔ رواه ابویعلی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۳/۲۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بندے اور بندی پر مسلسل رہنے والا اندرونی بخار یا سر کا درد ان کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے برابر بھی کسی گناہ کو نہیں چھوڑتے اگرچہ ان کے گناہ اُحد پہاڑ کے برابر ہوں۔

(ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةٌ یُشَاكُهَا اَوْشَیْءٌ یُؤْذِیْهِ یَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ دَرَجَةً، وَیُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوْبَهٗ۔

رواه ابن ابی الدنیا ورواته ثقات، الترغیب ٤/٢٩٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے سر کا درد اور وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے یا اور کوئی چیز جو اسے تکلیف دیتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس مؤمن کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور اس تکلیف کے باعث اُس کے گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا، ترغیب)

﴿ 29 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ تَضَرَّعَ

مِنْ مَرَضٍ اِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنْهُ طَاهِرًا۔ رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات، مجمع الزّوَائِد ۳/۳۱

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیماری کے وجہ سے (اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر) گڑگڑاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے اس حال میں شفا عطا فرمائیں گے کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوگا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 30 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مُرْسَلًا مَرْفُوْعًا قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمّٰى لَيْلَةٍ۔ رواه ابن ابی الدنیا وقال ابن المبارك عقب روایة له انه من جید الحدیث ثم قال وشواهده كثيرة يؤكد بعضها بعضا، اتحاف ۹/۵۲۶

حضرت حسنؒ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مؤمن کے سارے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، اتحاف)

﴿ 31 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِی الْمُؤْمِنَ وَلَمْ يَشْكُنِیْ اِلٰی عُوَّادِهٖ اَطْلَقْتُهٗ مِنْ اَسَارِیْ، ثُمَّ اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ، وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ، ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ الْعَمَلَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبی ۱/۳۴۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: جب میں اپنے مؤمن بندے کو (کسی بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ اپنی عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کردیتا ہوں یعنی اس کے گناہ معاف کردیتا ہوں۔ پھر اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت دیتا ہوں اور اس کے خون سے بہتر خون دیتا ہوں یعنی اس کو تندرستی دے دیتا ہوں پھر اب وہ دوبارہ (بیماری سے اٹھنے کے بعد) نئے سرے سے عمل کرنا شروع کرتا ہے (کیونکہ پچھلے تمام گناہ معاف ہوچکے ہوتے ہیں)۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ وُعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَرَضِیَ بِهَا عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب الرضا وغیره، الترغیب ۴/۲۹۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ایک رات بخار آئے اور وہ صبر کرے اور اس بخار کے باوجود اللہ تعالیٰ سے راضی رہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (ابن ابی الدنیا، ترغیب)

﴿ 33 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی ذهاب البصر، رقم: ٢٤٠١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشادِ مبارک نقل فرماتے ہیں: جس بندہ کی میں دو محبوب ترین چیزیں یعنی آنکھیں لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر و ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدلہ پر راضی نہیں ہوں گا۔ (ترمذی)

﴿ 34 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا۔

رواه البخاری، باب یکتب للمسافر.....، رقم: ٢٩٩٦

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے لئے اُس جیسے اعمال کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو اعمال وہ تندرستی یا گھر پر قیام کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿ 35 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ، مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن، باب ماجاء فی التجار.....، رقم: ١٢٠٩

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پوری سچائی اور امانت داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ رِفَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی التجار.....، رقم ۱۲۱۰

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار اٹھائے جائیں گے سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں پرہیزگاری اختیار کی یعنی خیانت اور فریب دہی وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور نیکی کی یعنی اپنے تجارتی معاملات میں لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور سچ پر قائم رہے۔ (ترمذی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلِيْ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا، وَرُبَّمَا قَالَ: حَتّٰى يَشْبَعُوْا۔

رواه الترمذی وقال: هذاحدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی فضل الصائم اذا اکل عنده، رقم: ۷۸۵

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپؐ نے ان سے فرمایا: تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: میرا روزہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو کھانے والوں کے فارغ ہونے تک فرشتے اس روزہ دار کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِيْ الْمُسْلِمِيْنَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا، فَدَخَلَ الْجَنَّةَ۔

رواه مسلم، باب فضل ازالة الاذی عن الطریق، رقم: ٦٦٧٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے آکر اسے کاٹ دیا تو وہ (اس عمل کی وجہ سے) جنت میں داخل ہوگیا۔ (مسلم)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: اُنْظُرْ فَاِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰى۔ رواه احمد ۱۵۸/۵

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم اپنی ذات سے نہ کسی گورے سے بہتر ہو نہ کسی کالے سے البتہ تم تقویٰ کی وجہ سے افضل ہو سکتے ہو۔ (مسند احمد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَوْ جَاءَ اَحَدُكُمْ يَسْاَلُهُ دِيْنَارًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَاَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَاَلَهُ فِلْسًا لَمْ يُعْطِهِ، وَلَوْ سَاَلَ اللهَ الْجَنَّةَ اَعْطَاهُ اِيَّا هَا، ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَ بَرَّهُ.

رواه الطبرانی فی الاوسط ورجال الصحیح ،مجمع الزوائد ۱۰/۴۶۶

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی شخص تم میں سے کسی کے پاس آئے اور دینار مانگے تو وہ اس کو نہ دے، اگر ایک درہم مانگے تو وہ بھی نہ دے اور اگر ایک پیسہ مانگے تو وہ اس کو ایک پیسہ تک نہ دے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا یہ مقام ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے دیں۔ (اس شخص کے بدن پر صرف) دو پرانی چادریں ہوں، اس کی بالکل پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن) اگر وہ اللہ تعالیٰ (کے بھروسے) پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی قسم کو پورا کر دیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حسنِ اخلاق

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللہُ تَعَالٰی: ﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الحجر: ۸۸]

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ سے خطاب ہے: اور مسلمانوں پر شفقت رکھئے۔ (حجر)

وقَالَ تَعالٰی: ﴿ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللہُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران ۱۳۳-۱۳۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور نیز اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمانوں کا اور زمینوں کا پھیلاؤ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے (یعنی اُن اعلیٰ درجہ کے مسلمانوں کے لئے ہیں) جو خوشحالی اور تنگدستی دونوں حالتوں میں نیک کاموں میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔ (آلِ عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾

[الفرقان: ۶۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور رحمان کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [الشوریٰ: ٤٠]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اور برابر کا بدلہ لینے کے لئے ہم نے اجازت دے رکھی ہے کہ) برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے (لیکن اس کے باوجود) جو شخص درگذر کرے اور (باہمی معاملہ کی) اصلاح کرلے (جس سے دشمنی ختم ہوجائے اور دوستی ہوجائے کہ یہ معافی سے بھی بڑھ کر ہے) تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (اور جو بدلہ لینے میں زیادتی کرنے لگے تو سن لے کہ) واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے۔ (شوریٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ [الشوریٰ: ٣٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کردیتے ہیں۔ (الشوریٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی حِكَايَةً عَنْ قَوْلِ لُقْمٰنَ: ﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴾ [لقمٰن: ١٨-١٩]

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی: اور (بیٹا) لوگوں سے بے رخی کا برتاؤ نہ کیا کرو اور زمین پر متکبرانہ چال سے نہ چلا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور (بولنے میں) اپنی آواز کو پست کرو یعنی شور مت مچاؤ (اگر اونچی آواز سے بولنا ہی کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز اچھی ہوتی جب کہ) آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (لقمٰن)

احادیثِ نبویہ

﴿ 41 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ

لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ رواه ابوداؤد، باب فی حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 42 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ۔ رواه احمد ٢/٤٧٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ (برتاؤ میں) سب سے اچھے ہوں۔ (مسند احمد)

﴿ 43 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی استكمال الايمان.....، رقم: ٢٦١٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جس کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرم ہو۔ (ترمذی)

﴿ 44 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِبْتُ لِمَنْ يَشْتَرِی الْمَمَالِيْكَ بِمَالِهٖ، ثُمَّ يُعْتِقُهُمْ كَيْفَ لَا يَشْتَرِی الْاَحْرَارَ بِمَعْرُوْفِهٖ؟ فَهُوَ اَعْظَمُ ثَوَابًا۔

رواه ابو الغنائم النوسی فی قضاء الحوائج وهو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/١٤٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال سے تو غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ بھلائی کا معاملہ کر کے آزاد آدمیوں کو کیوں نہیں خریدتا جب کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے؟ (یعنی جب وہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے گا تو لوگ اس کے غلام بن جائیں گے)۔ (قضاء الحوائج، جامع صغیر)

﴿ 45 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ.

رواه ابو داؤد، باب فی حسن الخلق، رقم: ٤٨٠٠

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور اس شخص کے لئے جنت کے بلند ترین درجہ میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے بنالے۔ (ابوداؤد)

﴿ 46 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَقِیَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا یُحِبُّ اللّٰهُ لِیَسُرَّهٗ بِذٰلِكَ سَرَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

رواه الطبرانی فی الصغیر واسناده حسن، مجمع الزوائد ٨/٣٥٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لئے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کردیں گے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 47 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَیُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ وَكَرَمِ ضَرِیْبَتِهٖ.

رواه احمد ٢/١٧٧

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ مسلمان جو شریعت پر عمل کرنے والا ہو اپنی طبیعت کی شرافت اور اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کے درجہ کو پالیتا ہے جو رات کو نماز میں بہت زیادہ قرآن کریم پڑھنے والا اور بہت روزے رکھنے والا ہو۔ (مسند احمد)

﴿ 48 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی حسن الخلق، رقم: ٤٧٩٩

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) مؤمن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿ 49 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: آخِرُ مَا اَوْصَانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ لِیْ: اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

رواہ الامام مالك فی الموطا، ماجاء فی حسن الخلق ص ٧٠٤

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری نصیحت جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمائی جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی: معاذ! اپنے اخلاق کو لوگوں کے لئے اچھا بناؤ۔ (مؤطا امام مالک)

﴿ 50 ﴾ عَنْ مَالِكٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ۔ رواہ الامام مالك فی الموطا، ماجاء فی حسن الخلق ص ٧٠٥

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (موطا امام مالک)

﴿ 51 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا (الحدیث) رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، رقم: ٢٠١٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی)

﴿ 52 ﴾ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ فَقَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِیْ صَدْرِكَ، وَكَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ۔ رواہ مسلم، باب تفسیر البر والاثم، رقم: ٦٥١٦

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔ (مسلم)

﴿ 53 ﴾ عَنْ مَكْحُوْلٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاٰنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ، وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ۔

رواه الترمذی مرسلا، مشكوٰة المصابيح، رقم: ٥٠٨٦

حضرت مکحولؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والے لوگ اللہ تعالیٰ کا بہت حکم ماننے والے اور نہایت نرم طبیعت ہوتے ہیں جیسے تابعدار اونٹ جدھر اس کو چلایا جاتا ہے چلا جاتا ہے اور اگر اس کو کسی چٹان پر بٹھا دیا جاتا ہے تو اسی پر بیٹھ جاتا ہے۔
(ترمذی، مشکوۃ المصابیح)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ چٹان پر بیٹھنا بہت مشکل ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ اپنے مالک کی بات مان کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿ 54 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فضل كل قريب هين سهل، رقم: ٢٤٨٨

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے جو آگ پر حرام ہوگا اور جس پر آگ حرام ہوگی؟ (سنو میں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں سے قریب ہونے والا، نہایت نرم مزاج اور نرم طبیعت ہو۔ (ترمذی)

فائدہ : لوگوں سے قریب ہونے والے سے مراد وہ شخص ہے جو نرم خوئی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور لوگ بھی اس کی اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں۔ (معارف الحدیث)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِيْ بَنِي مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ، وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ۔ (و هو جزء من الحديث) ۔ رواه مسلم، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا.....رقم: ٧٢١٠

قبیلہ بنی مجاشع کے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ اس قدر تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ (مسلم)

﴿ 56 ﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِیْرٌ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَفِیْ نَفْسِهٖ كَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٢٧٦

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا حاصل کرنے) کے لئے تواضع کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوتا ہے لیکن لوگوں کی نگاہ میں اونچا ہوتا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہو جاتا ہے اگرچہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے لیکن دوسروں کی نظروں میں وہ کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

﴿ 57 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ۔ رواه مسلم، باب تحريم الكبر وبيانه، رقم: ٢٦٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو۔ (مسلم)

﴿ 58 ﴾ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في كراهية قيام الرَّجُلِ للرَجُلِ،رقم: ٢٧٥٥

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

سنا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس (کی تعظیم) کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

فائدہ : اس وعید کا تعلق اس صورت سے ہے کہ جب کوئی آدمی خود یہ چاہے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں لیکن اگر کوئی خود بالکل نہ چاہے مگر دوسرے لوگ اکرام اور محبت کے جذبہ میں اس کے لئے کھڑے ہو جائیں تو یہ اور بات ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، قَالَ: وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِکَ۔ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ما جاء فی کراھیۃ قیام الرجل للرجل، رقم: ۲۷۵٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص بھی رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ اس کے باوجود وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 60 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِہٖ خَطِیْئَۃً۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث غریب، باب ماجاء فی العفو رقم: ۱۳۹۳

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس شخص کو بھی (کسی کی طرف سے) جسمانی تکلیف پہنچے پھر وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 61 ﴾ عَنْ جَوْذَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ بِمَعْذِرَۃٍ، فَلَمْ یَقْبَلْھَا، کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ۔

رواہ ابن ماجہ، باب المعاذیر، رقم: ۳۷۱۸

حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عذر پیش کرتا ہے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہیں کرتا تو اس کو ایسا گناہ ہوگا جیسا ناحق ٹیکس وصول کرنے والے کا گناہ ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 62 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: یَا رَبِّ! مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان ٦/٣١٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں آپ کے نزدیک زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جو بدلہ لے سکتا ہو اور پھر معاف کردے۔ (بیہقی)

﴿ 63 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللهِ! كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: كُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب،باب ماجاء فی العفو عن الخادم، رقم: ١٩٤٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں (اپنے) خادم کی غلطی کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر وہی عرض کیا: یارسول اللہ! میں (اپنے) خادم کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔ (ترمذی)

﴿ 64 ﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِیْلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ، قِیْلَ لَهُ: اُنْظُرْ، قَالَ: مَااَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ كُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَاَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ۔

رواه البخاری، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم: ٣٤٥١

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت میں ایک آدمی تھا۔ جب موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا (اور روح قبض ہونے کے بعد وہ اس دنیا سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوگیا) تو اس سے پوچھا گیا

کہ تو نے دنیا میں کوئی نیک عمل کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا کہ (اپنی زندگی پر) نظر ڈال (اور غور کر) اس نے پھر عرض کیا: میرے علم میں میرا کوئی (ایسا) عمل نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اور لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا جس میں، میں دولت مند کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیا۔ (بخاری)

﴿ 65 ﴾ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ.

رواه مسلم، باب فضل انظار المعسر .....، رقم: ٤٠٠٠

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں سے بچالیں تو اس کو چاہئے کہ تنگدست کو (جس پر اس کا قرض وغیرہ ہو) مہلت دے دے یا (اپنا پورا مطالبہ یا اس کا کچھ حصہ) معاف کر دے۔ (مسلم)

﴿ 66 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ اَمْرِیْ كَمَا يَشْتَهِیْ صَاحِبِیْ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ، مَاقَالَ لِیْ فِيْهَا اُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِیْ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا، اَمْ اَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا.

رواه ابوداؤد، باب فی الحلم واخلاق النبی ﷺ، رقم: ٤٧٧٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ میں نو عمر لڑکا تھا اس لئے میرے سارے کام رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتے تھے یعنی نو عمری کی وجہ سے مجھ سے بہت سی کوتاہیاں بھی ہو جاتی تھیں۔ (لیکن دس سال کی اس مدت میں) کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اف تک نہیں فرمایا: اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا، یا یہ کیوں نہ کیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 67 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اَوْصِنِیْ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَاتَغْضَبْ. رواه البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ٦١١٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمادیجئے۔ آپؐ نے ارشادفرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس شخص نے اپنی (وہی) درخواست کئی بار دہرائی۔ آپؐ نے ہر مرتبہ یہی ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری)

﴿ 68 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَالْغَضَبِ۔ رواه البخاری، باب الحذر من الغضب، رقم: ٦١١٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: طاقتور وہ نہیں ہے جو (اپنے مقابل کو) پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ (بخاری)

﴿ 69 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ۔

رواه ابوداؤد، باب مایقال عند الغضب، رقم: ٤٧٨٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اس کو چاہئے کہ لیٹ جائے۔ (ابوداؤد)

فائدہ : حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس حالت کی تبدیلی سے ذہن کو سکون ملے اس حالت کو اختیار کرنا چاہئے تاکہ غصہ کا نقصان کم سے کم ہو۔ بیٹھنے کی حالت میں کھڑے ہونے سے کم اور لیٹنے میں بیٹھنے سے کم نقصان کا امکان ہے۔ (مظاہرحق)

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: عَلِّمُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْكُتْ۔ رواه احمد ١/٢٣٩

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگوں کو (دین) سکھاؤ اور خوشخبریاں سناؤ اور دشواریاں پیدا نہ کرو۔ اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ خاموشی اختیار کرلے۔ (مسند احمد)

﴿ 71 ﴾ عَنْ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

رواه ابوداؤد،باب مايقال عند الغضب، رقم: ٤٧٨٤

حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان (کے اثر سے) ہوتا ہے۔ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرلے۔ (ابوداؤد)

﴿ 72 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَةً اَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالٰى. رواه احمد ١٢٨/٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ (کسی چیز کا) ایسا کوئی گھونٹ نہیں پیتا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پینے سے بہتر ہو، جس کو وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی جائے۔ (مسند احمد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلاَئِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ الْحُوْرِ الْعِيْنِ شَاءَ۔

رواه ابوداؤد،باب من كظم غيظا، رقم: ٤٧٧٧

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصہ کو پی جائے جبکہ اس میں غصہ کے تقاضہ کو پورا کرنے کی طاقت بھی ہو (لیکن اس کے باوجود جس پر غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہ دے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے پسند کرلے۔

(ابوداؤد)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَبِلَ عُذْرَهُ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ٣١٥/٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص

اپنی زبان کو روکے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عُیوب کو چھپاتے ہیں۔ جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے (اور پی جاتا ہے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اپنے عذاب کو روکیں گے اور جو شخص (اپنے گناہ پر نادم ہوکر) اللہ تعالیٰ سے معذرت کرتا ہے یعنی معافی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرمالیتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿ 75 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْاَشَجِّ. اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ.: اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ. (وهو جزء من الحديث)

رواه مسلم، باب الامر بالايمان بالله تعالى.....،رقم: ١١٧

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبدقیس کے سردار حضرت اَشج رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ ایک حِلم یعنی نرمی اور برداشت دوسرے جلد بازی سے کام نہ کرنا۔ (مسلم)

﴿ 76 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ.

رواه مسلم، باب فضل الرفق،رقم: ٦٦٠١

امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! اللہ تعالیٰ (خود بھی) نرم ومہربان ہیں (اور بندوں کے لئے بھی ان کے آپس کے معاملات میں) نرمی اور مہربانی کرنا ان کو پسند ہے، نرمی پر اللہ تعالیٰ جو کچھ (اجر وثواب اور مقاصد میں کامیابی) عطا فرماتے ہیں وہ سختی پر عطا نہیں فرماتے اور نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے۔ (مسلم)

﴿ 77 ﴾ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

رواه مسلم، باب فضل الرفق، رقم: ٦٥٩٨

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی (کی صفت) سے محروم رہا وہ (ساری) بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم)

﴿ 78 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ

أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ رواه البغوی فی شرح السنة ۱۳/۷٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم رہا۔
(شرح السنہ)

﴿ 79 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُرِيْدُ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ۔

رواه البيهقی فی شعب الايمان، مشكاة المصابيح، رقم: ٥١٠٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جن گھر والوں کو نرمی کی توفیق دیتے ہیں انہیں نرمی کے ذریعہ نفع پہنچاتے ہیں اور جن گھر والوں کو نرمی سے محروم رکھتے ہیں انہیں اس کے ذریعہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ (بیہقی، مشکوۃ)

﴿ 80 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، قَالَتْ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

رواه البخاری، باب لم يكن النبی ﷺ فاحشا ولا متفاحشا، رقم ٦٠٣٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (جس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو موت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا: تم ہی کو موت آئے اور تم پر اللہ کی لعنت اور اس کا غصہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! ٹھہرو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بدزبانی سے بچو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ میں نے ان کی بات ان ہی

پر لوٹا دی (کہ تم ہی کو آئے) میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی اور ان کی بددعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔ (بخاری)

﴿ 81 ﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، وَاِذَا اشْتَرَى، وَاِذَا اقْتَضٰى۔

رواه البخاری، باب السهولة والسماحة فی الشراء والبیع.....، رقم: ٢٠٧٦

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو بیچنے، خریدنے اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرمی اختیار کرے۔ (بخاری)

﴿ 82 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ، اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔ رواه ابن ماجه، باب الصبر علی البلاء، رقم: ٤٠٣٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مؤمن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہ رکھتا ہو اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر نہ کرتا ہو۔

(ابن ماجہ)

﴿ 83 ﴾ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ۔ رواه مسلم، باب المؤمن امره كله خير، رقم: ٧٥٠٠

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے اس پر وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں اجر ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لئے خیر کا سبب ہے یعنی اس میں بھی اجر ہے۔ (مسلم)

﴿ 84 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ۔ (رواہ احمد ۱/۴۰۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ یااللہ! آپ نے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کردیجئے۔ (مسند احمد)

﴿ 85 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَہُ اللّٰہُ عَثْرَتَہُ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی فضل الاقالۃ، رقم: ۳۴۶۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کی بیچی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو معاف فرمادیتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 86 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَہُ، اَقَالَہُ اللّٰہُ عَثْرَتَہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۱۱/۴۰۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کی لغزش کو معاف کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش کو معاف فرمائیں گے۔ (ابن حبان)

مسلمانوں کے حقوق

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ [الحجرات: ۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ [الحجرات: ۱۱-۱۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والوں) سے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو

عورتوں پر ہنسا چاہئے شاید کہ (جن پر ہنسا جاتا ہے) وہ اُن (ہنسنے والی عورتوں) سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کے بُرے نام رکھو (کیونکہ یہ سب باتیں گناہ کی ہیں اور) ایمان لانے کے بعد (مسلمانوں پر) گناہ کا نام لگنا ہی بُرا ہے اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے (اور حقوق العباد کو ضائع کرنے والے) ہیں (تو جو سزا ظالموں کو ملے گی وہی ان کو ملے گی)۔ ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (اور بعض جائز بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا تو اس لئے تحقیق کرلو ہر موقع اور ہر معاملے میں، بدگمانی نہ کرو) اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو، کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم برا سمجھتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور توبہ کرلو) بیشک اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت (یعنی آدم وحوا) سے پیدا کیا (اس میں تو سب برابر ہیں اور پھر جس بات میں فرق رکھا وہ یہ کہ) تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے (یہ صرف اس لئے) تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو (جس میں مختلف مصلحتیں ہیں، یہ مختلف قبائل اس لئے نہیں کہ ایک دوسرے پر فخر کرو کیونکہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو تم سب میں بڑا عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے (اور سب کے حال سے) باخبر ہیں۔

(حجرات)

فائدہ: غیبت کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کی طرح فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے انسان کا گوشت نوچ نوچ کر کھانے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مسلمان کی غیبت سے اس کو تکلیف ہوتی ہے لیکن جیسے مرے ہوئے انسان کو تکلیف کا اثر نہیں ہوتا ہے اسی طرح جس کی غیبت ہوتی ہے اس کو معلوم نہ ہونے تک تکلیف نہیں ہوتی۔

وَقَالَ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿

[النساء: ۱۳۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اور گواہی کے وقت یہ خیال نہ کرو (کہ جس کے مقابلہ میں ہم گواہی دے رہے ہیں) یہ امیر ہے (اس کو نفع پہنچانا چاہئے) یا یہ غریب ہے (اس کا کیسے نقصان کر دیں تم کسی کی امیری غریبی کو نہ دیکھو کیونکہ) وہ شخص اگر امیر ہے تو بھی اور غریب ہے تو بھی دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے (اتنا تعلق تم کو نہیں) لہٰذا تم گواہی دینے میں نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ کہیں تم حق اور انصاف سے ہٹ جاؤ اور اگر تم ہیر پھیر سے گواہی دو گے یا گواہی سے بچنا چاہو گے تو (یاد رکھنا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴾ [النساء: ٨٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دو یا کم از کم جواب میں وہی الفاظ کہہ دو جو پہلے شخص نے کہے تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا یعنی ہر عمل کا حساب لینے والے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴾ [بنی اسرائیل: ٢٣، ٢٤]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ کے رب نے یہ حکم دے دیا ہے کہ اس معبود برحق کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور تم والدین کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آؤ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس وقت بھی کبھی ان کو "ہوں" مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور انتہائی نرمی اور ادب کے ساتھ ان سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا: اے میرے رب! جس طرح انہوں نے بچپنے میں میری پرورش کی ہے اسی طرح آپ بھی ان دونوں پر رحم

فرمایئے۔ (بنی اسرائیل)

احادیثِ نبویہ

﴿ 87 ﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ ، وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ، وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ۔

رواه ابن ماجه،باب ماجاء فی عيادة المريض، رقم: ١٤٣٣

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے، جب دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب اسے چھینک آئے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللهُ کہے، جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، جب انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 88 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ رواه البخاری، باب الامر باتباع الجنائز، رقم: ١٢٤٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کے جواب میں "یَرْحَمُكَ اللهُ" کہنا۔ (بخاری)

﴿ 89 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔ رواه مسلم، باب بيان انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون.....،رقم: ١٩٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جنت

میں نہیں جا سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ (یعنی تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے) اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتا دوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے؟ (وہ یہ ہے کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔ (مسلم)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَفْشُوا السَّلَامَ کَیْ تَعْلُوْا۔ رواہ الطبرانی واسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۸/۶۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو خوب پھیلاؤ تا کہ تم بلند ہو جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 91 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَضَعَہٗ فِی الْاَرْضِ فَاَفْشُوْہُ بَیْنَکُمْ، فَاِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ فَرَدُّوْا عَلَیْہِ، کَانَ لَہٗ عَلَیْہِمْ فَضْلُ دَرَجَۃٍ بِتَذْکِیْرِہٖ اِیَّاہُمُ السَّلَامَ، فَاِنْ لَمْ یَرُدُّوْا عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنْھُمْ۔

رواہ البزار والطبرانی واحداسنادی البزار جید قوی، الترغیب ۳/۴۲۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے لہٰذا اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ کیونکہ مسلمان جب کسی قوم پر گذرتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو جواب دیتے ہیں تو ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے سلام کرنے والے کو اس قوم پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتے تو فرشتے جو انسانوں سے بہتر ہیں اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (بزار، طبرانی، ترغیب)

﴿ 92 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَی الرَّجُلِ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَۃِ۔ رواہ احمد ۱/۴۰۶

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو صرف جان پہچان کی بنیاد پر سلام

کرے (نہ کہ مسلمان ہونے کی بنیاد پر)۔ (مسند احمد)

﴿ 93 ﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُوْنَ.

رواه ابوداؤد، باب كيف السلام، رقم: ٥١٩٥

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے السلام علیکم کہا، آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دس یعنی ان کے لئے ان کے سلام کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم وَرَحْمَةُ اللهِ کہا، آپؐ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیس یعنی ان کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک تیسرے صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم ورحمة الله وبركاتهٗ کہا، آپؐ نے ان کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تیس یعنی ان کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔

(ابوداؤد)

﴿ 94 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ تَعَالٰى مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ۔ رواه ابوداؤد، باب في فضل من بدا بالسلام، رقم: ٥١٩٧

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

﴿ 95 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْبَادِي بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٤٣٣

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ (بیہقی)

﴿ 96 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : یَا بُنَیَّ ! اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِكَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِكَ۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ماجاء فی التسلیم .....،رقم: ۲۶۹۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹا! جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتو گھر والوں کو سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 97 ﴾ عَنْ قَتَادَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِہٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَھْلَہُ السَّلَامَ۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ ۱۰/۳۸۹

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہوتو اس گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب (گھر سے) جانے لگوتو گھر والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو۔ (مصنف عبدالرزاق)

﴿ 98 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ، ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْآخِرَۃِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن، باب ماجاء فی التسلیم عند القیام.....،رقم:۲۷۰۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے اس کے بعد بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے بڑھا ہوا نہیں ہے یعنی جس طرح ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے ایسے ہی رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔ (ترمذی)

﴿ 99 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ، وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

رواہ البخاری، باب تسلیم القلیل علی الکثیر، رقم: ۶۲۳۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گذرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔ (بخاری)

﴿100﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا: يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوا اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٦/٤٦٦

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (راستہ سے) گذرنے والی جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کرلے تو ان سب کی طرف سے کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک جواب دے دے تو سب کی طرف سے کافی ہے۔ (بیہقی)

﴿101﴾ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَايُوْقِظُ النَّائِمَ، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ.

رواه الترمذي وقال: هذاحديث حسن صحيح، باب كيف السلام، رقم: ٢٧١٩

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ (ترمذی)

﴿102﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: اَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجِزَ فِي الدُّعَاءِ، وَاَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ فِي السَّلَامِ.

رواه الطبراني في الاوسط، وقال لا يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم الابهذا الاسناد، ورجاله رجال الصحيح غير مسروق بن المرزبان وهو ثقة، مجمع الزوائد ٨/٦١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو یعنی دعا نہ کرتا ہو۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام میں بھی بخل کرے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿103﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ. رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء في المصافحة، رقم: ٢٧٣٠

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سلام کی تکمیل

مصافحہ ہے۔ (ترمذی)

﴿104﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَفْتَرِقَا۔ رواہ ابوداؤد، باب فی المصافحۃ، رقم: ۵۲۱۲

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿105﴾ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِیَ الْمُؤْمِنَ، فَسَلَّمَ عَلَیْہِ، وَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَصَافَحَہٗ، تَنَاثَرَتْ خَطَایَاھُمَا کَمَا یَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط ویعقوب بن محمد بن طحلاء روی عنہ غیر واحد ولم یضعفہ احد وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۸/۷۵

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن جب مؤمن سے ملتا ہے، اس کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿106﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِیَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ تَحَاتَّتْ عَنْھُمَا ذُنُوْبُھُمَا کَمَا یَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَۃِ الْیَابِسَۃِ فِیْ یَوْمِ رِیْحٍ عَاصِفٍ وَاِلَّا غُفِرَ لَھُمَا وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُھُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح غیر سالم بن غیلان وھو ثقۃ، مجمع الزوائد ۸/۷۷

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے یعنی مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے تیز ہوا چلنے کے دن سوکھے درخت سے پتے گرتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿107﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِيْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلَيَّ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، فَالْتَزَمَنِيْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ۔ رواه ابوداؤد، باب فی المعانقة، رقم: ٥٢١٤

قبیلہ عنزہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ملاقات کے وقت آپ لوگوں سے مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا آپؐ نے ہمیشہ مجھ سے مصافحہ فرمایا: ایک دن آپ نے مجھے گھر سے بلوایا، میں اس وقت اپنے گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا تھا تو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے مجھے لپٹالیا اور آپ کا یہ معانقہ بہت خوب اور بہت ہی خوب تھا۔ (ابوداؤد)

﴿108﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا، اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا۔

رواه الامام مالك فی الموطا، باب فی الاستئذان ص ٧٢٥

حضرت عطاء بن یسارؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی ماں سے ان کی جائے رہائش میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ماں کے ساتھ ہی گھر میں رہتا ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا: میں ہی ان کا خادم ہوں (اس لئے بار بار جانا ہوتا ہے) آپؐ نے ارشاد فرمایا: اجازت لے کر ہی جاؤ۔ کیا تمہیں اپنی ماں کو برہنہ حالت میں دیکھنا پسند ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر اجازت لے کر ہی جاؤ۔ (مؤطا امام مالک)

﴿109﴾ عَنْ هُزَيْلٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: جَاءَ سَعْدٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَاْذِنُ فَقَامَ مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: هٰكَذَا عَنْكَ۔ اَوْ هٰكَذَا فَاِنَّمَا الْاِسْتِئْذَانُ

مِنَ النَّظَرِ۔ رواہ ابوداؤد،باب فی الاستئذان، رقم :٥١٧٤

حضرت ہزیلؒ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر (اندر جانے کی) اجازت لینے کے لئے رکے اور دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: (دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ) دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہو (کیونکہ دروازہ کے سامنے کھڑے ہونے سے اس بات کا امکان ہے کہ کہیں نظر اندر نہ پڑ جائے اور) اجازت مانگنا تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ نظر نہ پڑے۔ (ابوداؤد)

﴿110﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا اِذْنَ۔

رواہ ابوداؤد،باب فی الاستئذان، رقم: ٥١٧٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نگاہ گھر میں چلی گئی تو پھر اجازت کوئی چیز نہیں (یعنی اجازت کا پھر کوئی فائدہ نہیں)۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَلٰکِنِ ائْتُوْهَا مِنْ جَوَانِبِهَا فَاسْتَاْذِنُوْا، فَاِنْ اُذِنَ لَکُمْ فَادْخُلُوْا وَ اِلَّا فَارْجِعُوْا۔ قلت: له حدیث رواه ابوداؤد غیر هذا، رواه الطبرانی من طرق ورجال هذا رجال الصحیح غیر محمد بن عبد الرحمن بن عرق وهو ثقة، مجمع الزوائد ٨/٨٧

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (لوگوں کے) گھروں (میں داخل ہونے کی اجازت کے لئے ان) کے دروازوں کے سامنے نہ کھڑے ہو (کہ کہیں گھر کے اندر نگاہ نہ پڑ جائے) بلکہ دروازے کے (دائیں بائیں) کناروں پر کھڑے ہوکر اجازت مانگو۔ اگر تمہیں اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿112﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ۔ رواہ البخاری،باب لا یقیم الرجل الرجل .....،رقم: ٦٢٦٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی

شخص کو اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ بیٹھ جائے۔
(بخاری)

﴿113﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ رواه مسلم، باب اذا قام من مجلسه .....،رقم: ٥٦٨٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جگہ سے (کسی ضرورت سے) اٹھا اور پھر واپس آ گیا تو اس جگہ (بیٹھنے) کا وہی شخص زیادہ حقدار ہے۔ (مسلم)

﴿114﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یُجْلَسُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔ رواه ابوداؤد، باب فی الرجل یجلس .....،رقم: ٤٨٤٤

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھا جائے۔
(ابوداؤد)

﴿115﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔
رواه ابوداؤد، باب الجلوس وسط الحلقة، رقم: ٤٨٢٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کے کاندھے پھلانگ کر حلقہ کے درمیان میں آ کر بیٹھ جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ حلقہ بنائے بیٹھے ہوں اور ہر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو۔ ایک آدمی آ کر اس طرح حلقہ کے درمیان میں بیٹھ جائے کہ بعض لوگوں کا ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا باقی نہ رہے۔ (معارف الحدیث)

﴿116﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ، قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ: وَمَا كَرَامَةُ الضَّیْفِ یَا

رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ثَلاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ۔ رواه احمد ۳/۷۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (مہمان کا اکرام) تین دن ہے۔ تین دن کے بعد اگر مہمان رہا تو میزبان کا مہمان کو کھلانا اس پر احسان ہے یعنی تین دن کے بعد کھانا نہ کھلانا بے مروتی میں داخل نہیں۔ (مسند احمد)

﴿117﴾ عَنِ الْمِقْدَامِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَهٗ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَاْخُذَ بِقِرَى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهٖ وَمَالِهٖ۔ رواه ابوداؤد، باب ماجاء فی الضيافة، رقم: ۳۷۵۱

حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم میں (کسی کے ہاں) مہمان ہوا اور صبح تک وہ مہمان (کھانے سے) محروم رہا یعنی اس کے میزبان نے رات میں اس کی مہمان داری نہیں کی تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے یہاں تک کہ یہ مہمان اپنے میزبان کے مال اور کھیتی سے اپنی رات کی مہمانی کی مقدار وصول کرلے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے جب کہ مہمان کے پاس کھانے پینے کا انتظام نہ ہو اور وہ مجبور ہو اور یہ صورت نہ ہو تو مروّت اور شرافت کے درجہ میں مہمان نوازی مہمان کا حق ہے۔ (مظاہر حق)

﴿118﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ جَابِرٌ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَدَّمَ اِلَيْهِمْ خُبْزًا وَخَلًّا، فَقَالَ: كُلُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ، اِنَّهٗ هَلَاكٌ بِالرَّجُلِ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ النَّفَرُ مِنْ اِخْوَانِهٖ فَيَحْتَقِرَ مَا فِیْ بَيْتِهٖ اَنْ يُقَدِّمَهٗ اِلَيْهِمْ، وَهَلَاكٌ بِالْقَوْمِ اَنْ يَحْتَقِرُوْا مَا قُدِّمَ اِلَيْهِمْ۔

رواه احمد والطبرانی فی الاوسط وابو يعلى الاانه قال: وَكَفٰى بِالْمَرْءِ شَرًّا اَنْ

يَحْتَقِرَ مَا قُرِّبَ إِلَيْهِ وفی اسناد ابی یعلی ابو طالب القاص ولم اعرفه وبقية رجال ابی یعلی وثقوا وفی الحاشية: ابوطالب القاص هو يحيى بن يعقوب بن مدرك ثقة ، مجمع الزوائد ٣٢٨/٨

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے سامنے روٹی اور سرکہ پیش کیا اور فرمایا: اسے کھالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سرکہ بہترین سالن ہے۔ آدمی کے لئے ہلاکت ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے پاس آئیں تو جو چیز گھر میں ہو اسے ان کے سامنے پیش کرنے کو کم سمجھے۔ اور لوگوں کے لئے ہلاکت ہے کہ جو اُن کے سامنے پیش کیا جائے وہ اسے حقیر اور کم سمجھیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جو اس کے سامنے پیش کیا جائے وہ اس کو کم سمجھے۔ (مسند احمد، طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿119﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَاللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

رواه البخاری ،باب اذا تثاءب فليضع يده على فيه، رقم: ٦٢٢٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو ہر اس مسلمان کے لئے جو اسے سنے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا ضروری ہے۔ اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جتنا ہو سکے اس کو روکے کیوں کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری)

﴿120﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهُ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب،باب ماجاء فی زيارة الاخوان،رقم :٢٠٠٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی

بیمار کی عیادت کے لئے یا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے تم برکت والے ہو، تمہارا چلنا بابرکت ہے اور تم نے جنت میں ٹھکانا بنالیا۔ (ترمذی)

﴿121﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا۔

رواه مسلم، باب فضل عيادة المريض، رقم: ٦٥٥٤

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت کے توڑے ہوئے پھل۔ (مسلم)

﴿122﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قُلْتُ: يَا اَبَا حَمْزَةَ! وَمَا الْخَرِيْفُ؟ قَالَ: الْعَامُ۔ رواه ابوداؤد، باب في فضل العيادة على وضوء، رقم: ٣٠٩٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اس کو دوزخ سے ستر خریف دور کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوحمزہ! خریف کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: سال کو کہتے ہیں یعنی ستر سال کی مسافت کے بقدر دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿123﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَيُّمَا رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَاِنَّمَا يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ، فَاِذَا قَعَدَ عِنْدَ الْمَرِيْضِ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا لِلصَّحِيْحِ الَّذِيْ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ فَالْمَرِيْضُ مَا لَهُ؟ قَالَ: تُحَطُّ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ۔ رواه احمد ٣/١٧٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب وہ بیمار کے

پاس بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فضیلت تو اس تندرست شخص کے لئے آپ نے ارشاد فرمائی ہے جو بیمار کی عیادت کرتا ہے خود بیمار کو کیا ملتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿124﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ، فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِيْهَا۔ رواه احمد ٣/ ٤٦٠ وفي حديث عمرو بن حزم رضي الله عنه عند الطبراني في الكبير والاوسط: وَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَا يَزَالُ يَخُوْضُ فِيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ٣/ ٢٢

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور (جب بیمار پرسی کے لئے) اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ٹھہر جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بیمار کے پاس سے اٹھ جانے کے بعد بھی وہ رحمت میں غوطہ لگاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جس جگہ سے عیادت کے لئے گیا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿125﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث غريب حسن، باب ماجاء في عيادة المريض، رقم: ٩٦٩

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿126﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى

مَرِيْضٍ فَمُرْهُ اَنْ يَدْعُوَلَكَ فَاِنَّ دُعَائَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ۔

رواه ابن ماجه، باب ماجاء في عيادة المريض، رقم: ١٤٤١

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح (قبول ہوتی) ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿127﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، اِذْجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا اَخَا الْاَنْصَارِ! كَيْفَ اَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ يَعُوْدُهُ مِنْكُمْ ؟ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ، فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ۔ رواه مسلم، باب في عيادة المرضى، رقم: ٢١٣٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک انصاری صحابی نے آکر آپؐ کو سلام کیا پھر واپس جانے لگے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا: انصاری بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اچھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساتھ بیٹھے ہوئے صحابہ سے) ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس کی عیادت کرے گا؟ یہ کہہ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم دس سے زائد افراد تھے۔ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے، ٹوپیاں تھیں نہ قمیص۔ ہم اس پتھریلی زمین پر چلتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ (اس وقت) ان کی قوم کے جو لوگ ان کے قریب تھے پیچھے ہٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے قریب ہو گئے۔ (مسلم)

﴿128﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَعْتَقَ رَقَبَةً۔ رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده قوى ٦/٧

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ بیمار کی عیادت کی، جنازہ میں شرکت کی، روزہ رکھا، جمعہ کی نماز کے لئے گیا اور غلام آزاد کیا۔ (ابن حبان)

﴿129﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْرَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهٖ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللهِ۔رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده حسن ۲/۹۵

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو صبح یا شام مسجد جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ جو کسی حاکم کے پاس اس کی مدد کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جو اپنے گھر میں اس طرح رہتا ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابن حبان)

﴿130﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

رواه مسلم، باب من فضائل ابی بکرالصدیق رضی اللّٰہ عنہ، رقم: ٦١٨٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں بھی یہ باتیں جمع ہوں گی وہ جنت

میں ضرور داخل ہوگا۔ (مسلم)

﴿131﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ۔

رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب، باب مايقول عند عيادة المريض، رقم: ۲۰۸۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ کسی مریض کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَسْاَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيَكَ ''میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے ہیں، عرشِ عظیم کے مالک ہیں کہ وہ تم کو شفا دے دیں'' تو اس کو ضرور شفا ہوگی البتہ اگر اس کی موت کا وقت آ گیا ہو تو اور بات ہے۔ (ترمذی)

﴿132﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ، قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔ رواه مسلم، باب فضل الصلوة على الجنازة واتباعها، رقم: ۲۱۸۹

وفی روایة له: اَصْغَرُ هُمَا مِثْلُ اُحُدٍ رقم: ۲۱۹۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور نمازِ جنازہ کے پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص جنازہ میں حاضر ہوتا ہے اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (دو قیراط) دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دو پہاڑوں میں سے چھوٹا احد پہاڑ کی طرح ہے۔ (مسلم)

﴿133﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

رواه مسلم، باب من صلى عليه مائة.....رقم: ۲۱۹۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے اس میت کے لئے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش ضرور قبول ہوگی۔ (مسلم)

﴿134﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی اجرمن عزی مصابا، رقم: ١٠٧٣

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے تو اس کو مصیبت زدہ کی طرح ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

﴿135﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّيْ اَخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ اِلَّا كَسَاهُ اللهُ سُبْحَانَهٗ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رواه ابن ماجه، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، رقم: ١٦٠١

حضرت محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن اپنے کسی مؤمن بھائی کی مصیبت میں اسے صبر و سکون کی تلقین کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔ (ابن ماجہ)

﴿136﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ، فَاَغْمَضَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ۔ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ! وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

رواه مسلم، باب فی اغماض الميت والدعاء له اذا حُضر، رقم: ٢١٣٠

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ کے انتقال کے بعد تشریف لائے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ ؐ نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ جاتی ہوئی روح کو دیکھنے کی وجہ سے

اوپر اٹھی رہ جاتی ہے (اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند فرمایا)۔ ان کے گھر کے کچھ لوگوں نے آواز سے رونا شروع کر دیا (ممکن ہے کہ کچھ نامناسب الفاظ بھی کہہ دیئے ہوں) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے لئے صرف خیر کی دعا کرو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ! وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما دیجئے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما کر ان کا درجہ بلند فرما دیجئے اور ان کے بعد ان کے پیچھے رہنے والوں کی نگہبانی فرمایئے۔ رب العالمین ہماری اور ان کی مغفرت فرما دیجئے ان کی قبر کو کشادہ فرما دیجئے اور ان کی قبر کو روشن فرما دیجئے۔ (مسلم)

فائدہ: جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کے لئے یہ دعا پڑھے تو اَبِیْ سَلَمَةَ کی جگہ مرنے والے کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والا لام لگا دے مثلاً لِزَیْدٍ کہے۔

﴿137﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ۔ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْهِ بِخَیْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ: آمِیْنَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

رواہ مسلم، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب، رقم: ٦٩٢٩

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کی جانب ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی یہ دعا کرنے والا اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس پر وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور (دعا کرنے والے سے کہتا ہے) اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اس جیسی بھلائی دے جو تم نے اپنے بھائی کے لئے مانگی ہے۔ (مسلم)

﴿138﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ رواہ البخاری، باب من الایمان اَن یحب لاخیه.....، رقم: ١٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ (بخاری)

﴿139﴾ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْقُسَرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ! قَالَ: فَاَحِبَّ لِاَخِيْكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ۔ رواه احمد ٤/ ٧٠

حضرت خالد بن عبداللہ قسریؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم کو جنت پسند ہے یعنی کیا تم جنت میں جانا پسند کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (مسند احمد)

﴿140﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ، اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ، اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا: لِمَنْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لِلهِ، وَلِكِتَابِهٖ، وَلِرَسُوْلِهٖ، وَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔ رواه النسائي، باب النصيحة للامام، رقم: ٤٢٠٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے، بیشک دین خلوص اور وفاداری کا نام ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔ (نسائی)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوص اور وفاداری کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے، ان کے ساتھ انتہائی محبت کی جائے، ان سے ڈرا جائے، ان کی اطاعت وعبادت کی جائے اور ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ وفاداری یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اس کی عظمت کا حق ادا کیا جائے، اس کا علم حاصل کیا جائے، اس کا علم پھیلایا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلوص اور وفاداری یہ ہے کہ ان کی تصدیق کی جائے، ان کا احترام کیا جائے، ان سے اور ان کی سنتوں سے محبت کی جائے اور دل وجان سے ان کی اتباع میں اپنی نجات سمجھی جائے۔

مسلمانوں کے حاکموں کے ساتھ خلوص ووفاداری یہ ہے کہ ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ان کی مدد کی جائے، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھا جائے، اگر ان سے کوئی غلطی ہوتی نظر آئے تو بہتر طریقہ پر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے، ان کو اچھے مشورے دیئے جائیں اور جائز کاموں میں ان کی بات مانی جائے۔

عام مسلمانوں کے ساتھ خلوص ووفاداری یہ ہے کہ ان کی ہمدردی وخیر خواہی کا پورا پورا خیال رکھا جائے جس میں ان کو دین کی طرف متوجہ کرنا بھی شامل ہے، ان کا نفع اپنا نفع اور ان کا نقصان اپنا نقصان سمجھا جائے، جتنا ممکن ہو ان کی مدد کی جائے، ان کے حقوق کو ادا کیا جائے۔

(معارف الحدیث)

﴿141﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ عَدَنَ اِلٰى عَمَّانَ اَكْوَابُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، اَوَّلُ مَنْ يَرِدُهٗ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: شُعْثُ الرُّؤُوْسِ، دُنْسُ الثِّيَابِ الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، الَّذِيْنَ يُعْطَوْنَ مَا عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطَوْنَ مَا لَهُمْ۔ رواه الطبرانی، ورجاله ورجال الصحيح، مجمع الزوائد ۱۰/۴۵۷

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی جگہ عدن سے عمان تک کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کے پیالے گنتی میں آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) ہیں، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض پر جو لوگ سب سے پہلے آئیں گے وہ غریب وتنگدست مہاجرین ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں بتایئے کہ وہ لوگ کیسے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکھرے بالوں والے، میلے کپڑوں والے جو ناز ونعمت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے، جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا اور وہ لوگ ان تمام حقوق کو ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں جبکہ ان کے حقوق ادا نہیں کیے جاتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ : عدن یمن کا مشہور مقام ہے اور عمان اُردن کا مشہور شہر ہے۔ نشانی کے لئے اس حدیث میں عدن اور عمان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں عدن اور عمان کا جتنا فاصلہ ہے آخرت میں حوض کی لمبائی چوڑائی اس مسافت کے برابر ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حوض کی پیمائش بعینہ اتنی مسافت کے برابر ہے بلکہ یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ حوض کی لمبائی چوڑائی سینکڑوں میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿142﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا، وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَ لٰكِنْ وَطِّنُوا اَنْفُسَكُمْ، اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا، وَ اِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، رقم: ٢٠٠٧

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام نہ کرو کہ یوں کہنے لگو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم نہ کرو۔ (ترمذی)

﴿143﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ. (وهو بعض الحديث) رواه البخاری، باب قول النّبی ﷺ: يسروا ولا تعسروا.....، رقم: ٦١٢٦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب کیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹنے کی وجہ سے سزا دیتے تھے۔ (بخاری)

﴿144﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ، فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ. رواه مسلم، باب ثواب العبد.....، رقم: ٤٣١٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو

غلام اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی اور وفاداری کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے وہ دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔ (مسلم)

﴿145﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔ رواه احمد ٤/٤٤٢

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہو اور وہ اس مقروض کو ادا کرنے کے لئے دیر تک مہلت دے دے تو اس کو ہر دن کے بدلہ صدقہ کا ثواب ملے گا۔

(مسند احمد)

﴿146﴾ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ، وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔ رواه ابوداؤد، باب في تنزيل الناس منازلهم، رقم: ٤٨٤٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے میں شامل ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ حافظ قرآن جو اعتدال پر رہے، تیسرا انصاف کرنے والا حاکم۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اعتدال پر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا اہتمام بھی کرے اور ریاکاروں کی طرح تجوید اور حروف کی ادائیگی میں تجاوز نہ کرے۔ (بذل المجہود)

﴿147﴾ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَكْرَمَ سُلْطَانَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الدُّنْيَا اَكْرَمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الدُّنْيَا اَهَانَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رواه احمد و الطبراني باختصار ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٥/٣٨٨

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر کئے ہوئے بادشاہ کا اکرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مقرر

کئے ہوئے بادشاہ کی بے عزتی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلیل کردیں گے۔
(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿148﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ.

رواه الحاكم وقال: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي ٦٢/١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جن کی عمر بڑی ہے اور اس وجہ سے نیکیاں بھی زیادہ ہیں ان میں خیر و برکت ہے۔ (حاشیہ الترغیب)

﴿149﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ.

رواه احمد والطبراني في الكبير واسناده حسن، مجمع الزوائد ٣٣٨/١

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿150﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِتَقْوَى اللهِ، وَاُوْصِيْهِ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُعَظِّمَ كَبِيْرَهُمْ، وَيَرْحَمَ صَغِيْرَهُمْ، وَيُوَقِّرَ عَالِمَهُمْ، وَ اَنْ لَا يَضْرِبَهُمْ فَيُذِلَّهُمْ، وَلَا يُوْحِشَهُمْ فَيُكْفِرَهُمْ، وَاَنْ لَا يُحْصِيَهُمْ فَيَقْطَعَ نَسْلَهُمْ، وَاَنْ لَا يُغْلِقَ بَابَهُ دُوْنَهُمْ فَيَاْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيْفَهُمْ.

رواه البيهقي في السنن الكبرى ١٦١/٨

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اسے مسلمانوں کی جماعت کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑوں کی تعظیم کرے، ان کے چھوٹوں پر رحم کرے، ان کے علماء کی عزت کرے، ان کو ایسا نہ مارے کہ ان کو ذلیل کردے، ان کو ایسا نہ

ڈرائے کہ ان کو کافر بنادے، ان کو خصّی نہ کرے کہ ان کی نسل کو ختم کردے اور اپنا دروازہ ان کی فریاد کے لئے بند نہ کرے کہ اس کی وجہ سے قوی لوگ کمزوروں کو کھاجائیں یعنی ظلم عام ہوجائے۔ (بیہقی)

﴿151﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ۔ رواه ابوداؤد، باب في الحد يشفع فيه، رقم: ٤٣٧٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی لغزشوں کو معاف کردیا کرو، البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کریں جس کی وجہ سے ان پر حد جاری ہوتی ہو وہ معاف نہیں کی جائے گی۔ (ابوداؤد)

﴿152﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ: اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ۔

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في النهي عن نتف الشيب، رقم: ٢٨٢١

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ بڑھاپا مسلمان کا نور ہے۔ (ترمذی)

﴿153﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَاِنَّهٗ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كُتِبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، وَرُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده حسن ٢٥٣/٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نہ اُکھیڑا کرو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن نور کا سبب ہوں گے۔ جو شخص حالت اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے یعنی جب کسی مسلمان کا ایک بال سفید ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک گناہ معاف کردیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿154﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَقْوَامًا يَخْتَصُّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ وَيُقِرُّهَا فِيْهِمْ مَا بَذَلُوْهَا، فَاِذَا مَنَعُوْهَا نَزَعَهَا مِنْهُمْ فَحَوَّلَهَا

اِلٰی غَیْرِھِمْ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر،وابو نعیم فی الحلیۃ وھوحدیث حسن، الجامع الصغیر ۱/۳۵۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو خاص طور پر نعمتیں اس لئے دیتے ہیں تا کہ وہ لوگوں کو نفع پہنچائیں۔ جب تک وہ لوگوں کو نفع پہنچاتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان نعمتوں میں ہی رکھتے ہیں اور جب وہ ایسا کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے نعمتیں لے کر دوسروں کو دے دیتے ہیں۔

(طبرانی، حلیۃ الاولیاء، جامع صغیر)

﴿155﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَۃٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَۃٌ، وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَۃٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَۃٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَۃٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَۃٌ۔

رواہ الترمذی وقالَ: ھذا حدیث حسن غریب،باب ماجاء فی صنائع المعروف، رقم: ۱۹۵۶

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے، تمہارا کسی کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، پتھر، کانٹا، ہڈی (وغیرہ) کا راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔ (ترمذی)

﴿156﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَشٰی فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ كَانَ خَیْرًا لَہٗ مِنِ اعْتِكَافِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ، وَمَنِ اعْتَكَفَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنْدَقٍ اَبْعَدُ مَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ.

رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جید، مجمع الزوائد ۸/۳۵۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے لئے چل کر جاتا ہے تو اس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس

کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں۔ ہر خندق آسمان وزمین کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿157﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَاَبِیْ طَلْحَةَ بْنِ سَهْلِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِیءٍ يَخْذُلُ امْرَءً ا مُسْلِمًا فِی مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللهُ فِی مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنِ امْرِیءٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِی مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ۔ رواه ابوداؤد، باب الرجل يذب عن عرض اخيه، رقم: ٤٨٨٤

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جبکہ اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہشمند (اور طلبگار) ہوگا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کا خواہشمند (اور طلبگار) ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿158﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَهْتَمُّ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُصْبِحْ وَيُمْسِ نَاصِحًا لِلهِ، وَلِرَسُوْلِهٖ، وَلِكِتَابِهٖ، وَلِاِمَامِهٖ، وَلِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ۔ رواه الطبرانی من رواية عبد الله بن جعفر، الترغيب ٢/٥٧٧، وعبد الله بن جعفر وثقه ابوحاتم وابوزرعة وابن حبان، الترغيب ٤/٥٧٣

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے مسائل ومعاملات کو اہمیت نہ دے اور ان کے لئے فکر نہ کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ جو صبح وشام اللہ تعالیٰ، ان کے رسول، ان کی کتاب، ان کے امام یعنی خلیفۂ وقت اور عام مسلمانوں کا مخلص اور وفادار نہ ہو یعنی جو شخص دن رات میں کسی وقت بھی اس خلوص اور خیر خواہی سے خالی ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ (ترغیب)

﴿159﴾ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ فِی حَاجَةِ اَخِیْهِ كَانَ اللّٰهُ فِی حَاجَتِهٖ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه ابوداؤد، باب المؤاخاة، رقم:٤٨٩٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد)

﴿160﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلدَّالُّ عَلَى الْخَیْرِ كَفَاعِلِهٖ وَاللّٰهُ یُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ۔

رواه البزار من رواية زيادبن عبد الله النميرى وقد وثق وله شواهد، الترغيب ١/١٢٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس کو بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ پریشان حال کی مدد کو پسند فرماتے ہیں۔ (بزار، ترغیب)

﴿161﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ یَاْلَفُ وَیُؤْلَفُ، وَلَا خَیْرَ فِیْ مَنْ لَا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ وَخَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ۔

رواه الدارقطنى وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٢/٦٦١

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والا محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے محبت کی جائے۔ اور لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔ (دارقطنی، جامع صغیر)

﴿162﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ؟ قَالَ: فَیَعْمَلُ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ: فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْیَاْمُرْ بِالْخَیْرِ اَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ: فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْیُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

رواه البخارى، باب كل معروف صدقة، رقم: ٦٠٢٢

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو

چاہئے کہ صدقہ دیا کرے۔لوگوں نے دریافت کیا: اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہوتو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے یا (کر سکتا ہو پھر بھی) نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: کسی غمزدہ محتاج کی مدد کردے۔عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو کسی کو بھلی بات بتادے۔عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا: تو (کم از کم) کسی کو نقصان پہنچانے سے ہی باز رہے کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

﴿163﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَكُفُّ عَلَیْهِ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَرَآئِهٖ۔

رواه ابوداؤد،باب فی النصیحة والحیاطة، رقم: ٤٩١٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے اور ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی ہر طرف سے حفاظت کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿164﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، اَفَرَاَیْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَیْفَ اَنْصُرُهٗ؟ قَالَ: تَحْجُزُهٗ اَوْتَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ۔

رواه البخاری، باب یمین الرجل لصاحبه انه اخوه.....، رقم: ٦٩٥٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ہر حالت میں مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں اس کی مدد کروں گا یہ بتائیے کہ ظالم ہونے کی صورت میں اس کی کیسے مدد کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو ظلم کرنے سے روک دو کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

﴿165﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ: اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔

رواه ابوداؤد،باب فی الرحمة، رقم: ٤٩٤١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابوداؤد)

﴿166﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، اَوِاقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

رواه ابو داؤد،باب فی نقل الحدیث، رقم: ٤٨٦٩

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجلسیں امانت ہیں (ان میں کی گئی راز کی باتیں کسی کو بتانا جائز نہیں) سوائے تین مجلسوں کے (کہ وہ امانت نہیں ہیں بلکہ دوسروں تک ان کا پہنچا دینا ضروری ہے)۔ ایک وہ مجلس جس کا تعلق ناحق خون بہانے کی سازش سے ہو، دوسری وہ جس کا تعلق زنا کاری سے ہو، تیسری وہ جس کا تعلق ناحق کسی کا مال چھیننے سے ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف میں ان تین باتوں کا ذکر بطور مثال کے ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی مجلس میں کسی معصیت اور ظلم کے لئے کوئی مشورہ کیا جائے اور تم کو بھی اس میں شریک کیا جائے تو پھر ہرگز اس کو راز میں نہ رکھو۔ (معارف الحدیث)

﴿167﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ، عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ۔

رواه النسائی،باب صفة المؤمن، رقم ٤٩٩٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان اور مال کے بارے میں اَمن میں رہیں۔ (نسائی)

﴿168﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَمَا نَهَى اللهُ عَنْهُ۔

رواه البخاری، باب المسلم من سلم المسلمون.....،رقم: ١٠

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر یعنی چھوڑنے والا وہ ہے جو ان تمام کاموں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔ (بخاری)

﴿169﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔ رواہ البخاری، باب ای الاسلام افضل، رقم: ۱۱

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ کون سے مسلمان کا اسلام افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس (مسلمان) کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

فائدہ: زبان سے تکلیف پہنچانے میں کسی کا مذاق اڑانا، تہمت لگانا، برا بھلا کہنا اور ہاتھ سے تکلیف پہنچانے میں کسی کو ناحق مارنا، کسی کا مال ظلماً لینا وغیرہ امور شامل ہیں۔ (فتح الباری)

﴿170﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ۔

رواہ ابوداؤد، باب فی العصبیۃ، رقم: ۵۱۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی قوم کی ناحق مدد کرتا ہے وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی کنویں میں گر گیا ہو اور اس کو دُم سے پکڑ کر نکالا جا رہا ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس طرح کنویں میں گرے ہوئے اونٹ کو دُم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کرنا اپنے آپ کو بے فائدہ مشقت میں ڈالنا ہے کیونکہ اس طریقہ سے اونٹ کو کنویں سے نہیں نکالا جا سکتا اسی طرح قوم کی ناحق مدد کرنا بھی بے فائدہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے قوم کو صحیح راستہ پر نہیں ڈالا جا سکتا۔ (بذل المجہود)

﴿171﴾ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ۔

رواہ ابوداؤد، باب فی العصبیۃ، رقم: ۵۱۲۱

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عصبیت کی دعوت دے وہ ہم میں سے نہیں، جو عصبیت کی بنا پر لڑے وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیت (کے جذبہ) پر مرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿172﴾ عَنْ فُسَيْلَةَ رَحِمَهَا اللهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ. رواه احمد ٤/١٠٧

حضرت فسیلہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کیا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی عصبیت میں داخل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اپنی قوم سے محبت کرنا) عصبیت نہیں ہے۔ بلکہ عصبیت یہ ہے کہ قوم کے ناحق ہونے کے باوجود آدمی اپنی قوم کی مدد کرے۔ (مسند احمد)

﴿173﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

رواه ابن ماجه، باب الورع والتقوى، رقم: ٤٢١٦

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں کون سا شخص سب سے بہتر ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شخص جو مخموم دل اور زبان کا سچا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: زبان کا سچا تو ہم سمجھتے ہیں، مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: مخموم دل وہ شخص ہے جو پرہیزگار ہو، جس کا دل صاف ہو، جس پر نہ تو گناہوں کا بوجھ ہو اور نہ ظلم کا، نہ اس کے دل میں کسی کے لئے کینہ ہو اور نہ حسد۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ''جس کا دل صاف ہو'' سے مراد وہ شخص ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے غیر کے غبار اور غلط افکار و خیالات سے پاک ہو۔ (مظاہر حق)

﴿174﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ.

رواه ابوداؤد، باب فی رفع الحدیث من المجلس، رقم: ٤٨٦٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی شخص مجھ تک کسی کے بارے میں کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیونکہ میرا دل

چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ابوداؤد)

﴿175﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْساً مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَطْلُعُ الْآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوْئِهِ، وَقَدْ تَعَلَّقَ نَعْلَيْهِ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَطَلَعَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ اَيْضًا، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ حَالِهِ الْاُوْلٰى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ تَبِعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: اِنِّيْ لَاحَيْتُ اَبِيْ فَاَقْسَمْتُ اَنْ لَا اَدْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُؤْوِيَنِيْ اِلَيْكَ حَتّٰى تَمْضِيَ فَعَلْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَكَانَ عَبْدُاللهِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ الثَّلَاثَ اللَّيَالِيَ، فَلَمْ يَرَهُ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّهُ اِذَا تَعَارَّ وَ تَقَلَّبَ عَلٰى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ، وَكَبَّرَ حَتّٰى يَقُوْمَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: غَيْرَ اَنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا، فَلَمَّا مَضَتِ الثَّلَاثُ اللَّيَالِيْ، وَكِدْتُ اَنْ اَحْتَقِرَ عَمَلَهُ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللهِ! لَمْ يَكُنْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَبِيْ غَضَبٌ وَلَا هُجْرٌ، وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعْتَ اَنْتَ الثَّلَاثَ الْمَرَّاتِ، فَاَرَدْتُ اَنْ آوِيَ اِلَيْكَ فَاَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ؟ فَاَقْتَدِيَ بِكَ، فَلَمْ اَرَكَ عَمِلْتَ كَثِيْرَ عَمَلٍ، فَمَا الَّذِيْ بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِيْ فَقَالَ: مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْتَ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِشًّا وَلَا اَحْسُدُ اَحَدًا عَلٰى خَيْرٍ اَعْطَاهُ اللهُ اِيَّاهُ فَقَالَ عَبْدُاللهِ: هٰذِهِ الَّتِيْ بَلَغَتْ بِكَ وَهِيَ الَّتِيْ لَا نُطِيْقُ۔

رواه احمد والبزار بنحوه و رجال احمد رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۸/ ۱۵۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری آئے جن کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور انہوں نے جوتے بائیں ہاتھ میں لٹکا رکھے تھے۔ دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور پھر وہی انصاری اُسی حال میں آئے جس حال میں پہلی مرتبہ آئے تھے۔ تیسرے دن پھر رسول اللہ ﷺ نے وہی بات فرمائی اور وہی انصاری اسی پہلی حالت میں آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ (مجلس سے) اٹھے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان انصاری کے پیچھے گئے اور ان سے کہا کہ والد

صاحب سے میرا جھگڑا ہوگیا ہے جس کی وجہ سے میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے یہاں تین دن ٹھہرالیں۔ انہوں نے فرمایا: بہت اچھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ان کے پاس تین راتیں گذاریں۔ میں نے ان کو رات میں کوئی عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ البتہ جب رات کو ان کی آنکھ کھل جاتی اور بستر پر کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لئے بستر سے اٹھتے۔ اور ایک بات یہ بھی تھی کہ میں نے ان سے خیر کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔ جب تین راتیں گذر گئیں اور میں ان کے عمل کو معمولی ہی سمجھ رہا تھا (اور میں حیران تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بشارت تو اتنی بڑی دی اور ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے ان سے کہا: اللہ کے بندے! میرے اور میرے باپ کے درمیان نہ کوئی ناراضگی ہوئی اور نہ جدائی ہوئی لیکن (قصہ یہ ہوا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے بارے میں) تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے۔ اس پر میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے ہاں رہ کر آپ کا خاص عمل دیکھوں تاکہ (پھر اس عمل میں) آپ کے نقش قدم پر چلوں۔ میں نے آپ کو زیادہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا (اب آپ بتائیں) کہ آپ کا وہ کونسا خاص عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس مرتبہ پر پہنچ گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے ارشاد فرمایا؟ ان انصاری نے کہا: (میرا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) یہی عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (میں یہ سن کر چل پڑا) جب میں نے پشت پھیری تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا: میرے اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں البتہ ایک بات یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ نہیں ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص نعمت عطا فرما رکھی ہو تو میں اس پر اس سے حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے تم اس مرتبہ پر پہنچے اور یہ ایسا عمل ہے جس کو ہم نہیں کر سکتے۔ (مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿176﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَسَّعَ عَلٰی مَكْرُوْبٍ كُرْبَةً فِی الدُّنْیَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ كُرْبَةً فِی الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔ رواہ احمد ۲/۲۷۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی پریشان حال کی پریشانی کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی کوئی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالیں گے۔ جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے رہتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿177﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: كَانَ رَجُلَانِ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَوَاخِیَیْنِ، فَكَانَ اَحَدُهُمَا یُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا یَزَالُ الْمُجْتَهِدُ یَرَی الْآخَرَ عَلَی الذَّنْبِ فَیَقُوْلُ: اَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ یَوْمًا عَلَی ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: اَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَ رَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَوْ لَا یُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، فَقُبِضَ اَرْوَاحُهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، فَقَالَ لِهٰذَا الْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ بِیْ عَالِمًا اَوْ كُنْتَ عَلٰی مَا فِیْ یَدِیْ قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی النهی عن البغی، رقم: ٤٩٠١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ ایک ان میں گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا خوب عبادت کیا کرتا تھا۔ عابد جب بھی گنہگار کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اس سے کہتا کہ گناہ سے رُک جا۔ ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو پھر کہا کہ باز آجا۔ اس نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دے (میں جانوں میرا رب جانے) کیا تجھ کو مجھ پر نگراں بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے (غصہ میں آکر) کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل نہیں کریں گے۔ پھر دونوں کا انتقال ہو گیا اور (عالم ارواح) میں دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عابد سے پوچھا: کیا تم میرے بارے میں جانتے تھے (کہ میں معاف نہیں کروں گا) یا معاف کرنا جو میرے قبضہ میں ہے کیا تمھیں اس پر قدرت حاصل تھی (کہ تم مجھے معاف کرنے سے روک دو کہ جو دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے) اور گنہگار سے ارشاد فرمایا: میری رحمت سے جنت میں چلا جا (اس لئے کہ وہ رحمت کا امیدوار تھا) اور عابد کے بارے میں (فرشتوں سے) فرمایا کہ اسے دوزخ میں لیجاؤ۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ پر جرأت کی جائے اس لئے کہ اس گنہگار کی معافی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ ضروری نہیں کہ ہر گنہگار کے ساتھ یہی معاملہ ہو کیونکہ اصول تو یہی ہے کہ گناہ پر سزا ہو اور نہ یہ مطلب ہے کہ گناہوں اور ناجائز کاموں سے روکا نہ جائے۔ قرآن وحدیث میں سینکڑوں جگہ گناہوں سے روکنے کا حکم ہے اور نہ روکنے پر وعید ہے۔

بلکہ حدیث کا منشا یہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر یہ گھمنڈ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ خدائی اختیارات میں دخل دے کر اتنی بڑی بات کہنے کی جرأت کرے کہ قسم کھا کر کسی کی مغفرت کا انکار کر دے جبکہ اللہ تعالیٰ کو یہ حق ہے کہ جسے چاہیں بخش سکتے ہیں۔

﴿178﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاةَ فِیْ عَیْنِ اَخِیْهِ وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِهٖ۔ رواه ابن حبان (ورجاله ثقات) ۷۳/۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا ایک تنکا بھی نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر تک بھی اسے نظر نہیں آتا۔

(ابن حبان)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی سے معمولی عیوب نظر آجاتے ہیں اور اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں جاتی۔

﴿179﴾ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَةً، وَمَنْ حَفَرَ لِاَخِیْهِ قَبْرًا حَتّٰی یُجِنَّهٗ فَکَاَنَّمَا اَسْکَنَهٗ مَسْکَنًا حَتّٰی یُبْعَثَ۔ رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۱۴/۳

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی (کی میت) کے لئے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لئے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿180﴾ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْہِ غُفِرَ لَہٗ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً، وَمَنْ کَفَّنَ مَیِّتًا کَسَاہُ اللّٰہُ مِنَ السُّنْدُسِ وَاِسْتَبْرَقِ الْجَنَّۃِ۔

(الحدیث) رواہ الحاکم وقال: ھذاحدیث صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذھبی ۱/۳۵٤

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿181﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی، فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا، فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ: اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ، قَالَ: ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا؟ قَالَ: لَا، غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ، بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ۔

رواہ مسلم ،باب فضل الحب فی اللّٰہ تعالی، رقم: ٦٥٤٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے دوسری بستی میں ملاقات کے لئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے راستے پر ایک فرشتے کو بٹھادیا (جب وہ شخص اس فرشتہ کے قریب پہنچا تو) فرشتہ نے اس سے پوچھا: تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی حق ہے جس کو لینے کے لئے جارہے ہو؟ اس شخص نے کہا: نہیں میرے جانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لئے بھیجا ہے کہ جس طرح تم اس بھائی سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿182﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

رواہ احمد والبزار ورجالہ ثقات،مجمع الزوائد ۱/۲٦۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند

کرے کہ اسے ایمان کا ذائقہ حاصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے دوسرے (مسلمان) سے محبت کرے۔ (مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿183﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ رَجُلًا لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ مِنْ غَيْرِ مَالٍ اَعْطَاهُ فَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ۔

رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٠/٤٨٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان (کی نشانیوں) میں سے ہے کہ ایک شخص دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کرے جبکہ دوسرے شخص نے اس کو مال (و دنیوی فائدہ وغیرہ کچھ) نہ دیا ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا یہ ایمان (کا کامل درجہ) ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿184﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللهِ تَعَالٰى اِلَّا كَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهٖ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٤/١٧١

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں ان میں افضل وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿185﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ رَجُلًا لِلّٰهِ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ لِلّٰهِ فَدَخَلَا جَمِيْعًا الْجَنَّةَ، فَكَانَ الَّذِيْ اَحَبَّ اَرْفَعَ مَنْزِلَةً مِنَ الْاٰخَرِ، وَاَحَقَّ بِالَّذِيْ اَحَبَّ لِلّٰهِ۔ رواه البزار باسناد حسن، الترغيب ٤/١٧

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی شخص سے محبت کرے اور (اس محبت کا اظہار) یہ کہہ کر کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوں تو جس شخص نے محبت کی وہ دوسرے کے مقابلہ میں اونچے درجہ میں ہوگا اور اس درجہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔ (بزار، ترغیب)

﴿186﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَرْفَعُہٗ قَالَ: مَامِنْ رَجُلَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ اِلَّا کَانَ اَحَبُّھُمَا اِلَی اللّٰہِ اَشَدَّھُمَا حُبًّا لِصَاحِبِہٖ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجال الصحیح غیر المعافی بن سلیمان وھو ثقۃ، مجمع الزوائد ۱۰/۴۸۹

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو دو شخص آپس میں ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے محبت کریں تو ان دونوں میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿187﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ وَتَرَاحُمِھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ، اِذَا اشْتَکٰی مِنْہُ عُضْوٌ، تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی۔ رواہ مسلم، باب تراحم المؤمنین.....، رقم: ۶۵۸۶

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی کرنے میں بدن کی طرح ہے۔ جب اس کا ایک عضو بھی دکھتا ہے تو اس دُکھن کی وجہ سے بدن کے باقی سارے اعضاء بھی بخار و بے خوابی میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

﴿188﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ، یَغْبِطُھُمْ بِمَکَانِھِمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ۔

رواہ ابن حبّان، قال المحقق: اسنادہ جید ۲/۳۳۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انبیاء اور شہدا ان کے خاص مرتبہ اور مقام کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

﴿189﴾ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ عَنْ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: حُقَّتْ مَحَبَّتِیْ عَلَی الْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِیْ عَلَی الْمُتَنَاصِحِیْنَ

فِيَّ، وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ،وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ عَلَى الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ، وَهُمْ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُوْنَ بِمَكَانِهِمْ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده جيد ٣٣٨/٢، وعند احمد ٢٣٩/٥ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحُقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَوَاصِلِيْنَ فِيَّ۔ وَعند مالك ص ٧٢٣ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ ۔ وعند الطبرانی فی الثلاثة عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ حُقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ اَجْلِيْ۔ مجمع الزوائد ٤٩٥/١٠

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: میری محبت اُن لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ ان کے خاص مرتبہ کی وجہ سے انبیاء اور صدیقین ان پر رشک کریں گے۔ (ابن حبان)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ (مؤطا امام مالک)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿190﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء فی الحب فی الله، رقم: ٢٣٩٠

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ حدیث قدسی

بیان کرتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ بندے جو میری عظمت اور جلال کی وجہ سے آپس میں الفت ومحبت رکھتے ہیں ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے ان پر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔ (ترمذی)

﴿191﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ جُلَسَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ، وَكِلْتَا يَدَيِ اللهِ يَمِيْنٌ، عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ وُجُوْهُهُمْ مِنْ نُوْرٍ، لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ وَلَا صِدِّيْقِيْنَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔ رواه الطبراني ورجاله وثقوا، مجمع الزوائد ١٠/٤٩١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے ہم نشیں ہوں گے جو عرش کے دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہی ہیں۔ وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہدا اور نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿192﴾ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَاعْقِلُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَاَلْوَى بِيَدِهٖ اِلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ اِنْعَتْهُمْ لَنَا يَعْنِيْ: صِفْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسُؤَالِ الْاَعْرَابِيِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُمْ نَاسٌ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ، وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ اَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوْا فِي اللهِ وَتَصَافَوْا يَضَعُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا وَثِيَابَهُمْ نُوْرًا، يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُوْنَ، وَهُمْ اَوْلِيَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ رواه احمد ٥/٣٤٣

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو!

سنو اور سمجھو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیا اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ ایک دیہاتی آدمی نے جو مدینہ منورہ سے دور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لئے) اپنے ہاتھ سے رسول ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے اور نہ شہدا۔ انبیا اور شہدا ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور ان کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ آپ ان کا حال بیان فرما دیجئے یعنی ان کی صفات بیان فرما دیجئے۔ اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عام لوگوں میں سے غیر معروف افراد اور مختلف قبیلوں کے لوگ ہوں گے جن میں کوئی قریبی رشتہ داریاں بھی نہیں ہوں گی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے خالص و سچی محبت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر رکھیں گے جن پر ان کو بٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور والا بنا دیں گے۔ قیامت کے دن جب عام لوگ گھبرا رہے ہوں گے ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (مسند احمد)

﴿193﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ رواه البخاري، باب علامة الحب في الله.....رقم: ٦١٦٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا؟ یعنی عمل اور حسنات میں بالکل ان کے قدم بہ قدم نہ ہو سکا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہوگا یعنی آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿194﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ۔ رواه احمد ٥/٢٥٩

حضرت ابوأمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندہ نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی بندہ سے محبت کی، اس نے اپنے رب ذوالجلال کی تعظیم کی۔

(مسند احمد)

﴿195﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔ رواہ ابوداؤد، باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم رقم: ٤٥٩٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے دشمنی کرنا ہے۔

(ابوداؤد)

﴿196﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ اَتٰی اَخَاہُ یَزُوْرُہٗ فِی اللّٰہِ اِلَّا نَادَاہُ مَلَکٌ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ طِبْتَ، وَطَابَتْ لَکَ الْجَنَّةُ، وَاِلَّا قَالَ اللّٰہُ فِیْ مَلَکُوْتِ عَرْشِہٖ: عَبْدِیْ زَارَ فِیَّ، وَعَلَیَّ قِرَاہُ، فَلَمْ یَرْضَ لَہٗ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

(الحدیث) رواہ البزار وابویعلی باسناد جید، الترغیب ٣/٣٦٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اپنے (مسلمان) بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ملاقات کے لئے آتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اس کو پکار کر کہتا ہے: تم خوش حالی کی زندگی بسر کرو، تمہیں جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ عرش والے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری خاطر ملاقات کی میرے ذمہ اس کی مہمانی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بدلے میں جنت سے کم نہیں دیتے۔ (بزار، ابویعلی، ترغیب)

﴿197﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاہُ وَمِنْ نِیَّتِہٖ اَنْ یَفِیَ فَلَمْ یَفِ وَلَمْ یَجِیْءْ لِلْمِیْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ۔

رواہ ابوداؤد، باب فی العدة، رقم: ٤٩٩

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کیا اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی تھی لیکن وہ پورا نہ کر سکا اور وقت پر نہ آسکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

﴿198﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن،باب ماجاء ان المستشار مؤتمن،رقم: ٢٨٢٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے کسی معاملہ میں مشورہ کیا جائے اس معاملہ میں اس پر بھروسہ کیا گیا ہے (لہٰذا اسے چاہئے کہ مشورہ لینے والے کا راز ظاہر نہ کرے اور وہی مشورہ دے جو مشورہ لینے والے کے لئے زیادہ مفید ہو)۔ (ترمذی)

﴿199﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِیْثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِیَ اَمَانَةٌ۔ رواه ابوداؤد،باب فی نقل الحدیث، رقم: ٤٨٦٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کہے اور پھر اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تم سے بات کرے اور وہ تم سے یہ نہ کہے کہ اس کو راز میں رکھنا، لیکن اگر اس کے کسی انداز سے تمہیں یہ محسوس ہو کہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی یہ بات کسی کے علم میں آئے مثلاً بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا وغیرہ تو اس کی یہ بات امانت ہی ہے۔ اور امانت ہی کی طرح تمہیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

﴿200﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ یَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْکَبَائِرِ الَّتِی نَهَی اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ یَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ لَا یَدَعُ لَهُ قَضَاءً۔ رواه ابوداؤد،باب فی التشدید فی الدَین، رقم: ٣٣٤٢

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اُن کبیرہ گناہوں (شرک، زنا وغیرہ) کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس نے ادائیگی کا انتظام نہ کیا ہو۔ (ابوداؤد)

﴿201﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحدیث حسن، باب ماجاء ان نفس المؤمن.....،رقم: ١٠٧٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی

روح اس کے قرضہ کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے (راحت ورحمت کی اس منزل تک نہیں پہنچتی جس کا نیک لوگوں سے وعدہ ہے) جب تک کہ اس کا قرضہ نہ ادا کر دیا جائے۔ (ترمذی)

﴿202﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ، اِلَّا الدَّيْنَ۔ رواه مسلم،باب من قتل فی سبیل الله.....،رقم: ٤٨٨٣

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

﴿203﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ، فَنَظَرَ ثُمَّ طَاطَا بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! سُبْحَانَ اللهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ! قَالَ: فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ؟ قَالَ: فِي الدَّيْنِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ۔ رواه احمد ٢٨٩/٥

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن مسجد کے میدان میں جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہِ مبارک اٹھائی اور کچھ دیکھا پھر نگاہ نیچی فرمائی اور (ایک خاص فکرمندانہ انداز میں) اپنا ہاتھ پیشانی مبارک پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کس قدر سخت وعید نازل ہوئی ہے! حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دن اور اس رات صبح تک ہم سب خاموش رہے اور اس خاموشی کو ہم نے اچھا نہ جانا۔ پھر (صبح کو) میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا سخت وعید نازل ہوئی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخت وعید قرضہ کے بارے میں نازل ہوئی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو پھر زندہ ہو پھر شہید ہو پھر زندہ ہو اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ (مسند احمد)

﴿204﴾ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ ؟ فَقَالُوْا: لَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

رواه البخاری،باب من تکفل عن میت.....، رقم: ۲۲۹۵

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھادیں۔آپؐ نے دریافت فرمایا: کیا اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا۔آپؐ نے دریافت فرمایا: اس میت پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا قرض میں نے اپنے ذمہ لے لیا۔تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھادی۔ (بخاری)

﴿205﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللهُ۔

رواه البخاری،باب من اخذ اموال الناس.....،رقم: ۲۳۸۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مال (ادھار) لے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کردیں گے۔اور جو شخص کسی سے (ادھار) لے اور اس کا ارادہ ہی ادا نہ کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کردیں گے۔ (بخاری)

فائدہ: ''اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کردیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ادھار کی ادائیگی میں اس کی مدد فرمائیں گے اور اگر زندگی میں ادا نہ کرسکا تو آخرت میں اس کی طرف سے ادا فرمادیں گے۔ ''اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کردیں گے'' کا مطلب یہ ہے کہ بری نیت کی وجہ سے اسے جانی یا مالی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ (فتح الباری)

﴿206﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ اللهُ مَعَ

الدَّائِنِ حَتّٰی یَقْضِیَ دَیْنَهٗ مَا لَمْ یَکُنْ فِیْمَا یَکْرَهُ اللّٰهُ۔

رواه ابن ماجه، باب من ادّان دینا وهو ینوی قضائه، رقم: ۲٤۰۹

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ یہ قرضہ کسی ایسے کام کے لئے نہ لیا گیا ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿207﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا، فَاَعْطٰی سِنًّا فَوْقَهٗ، وَقَالَ: خِیَارُکُمْ مَحَاسِنُکُمْ قَضَاءً۔ رواه مسلم، باب جواز اقتراض الحیوان.....،رقم: ٤١١١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ نے قرضہ کی ادائیگی میں اس سے بڑی عمر والا اونٹ دیا اور ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں بہتر ہوں۔ (مسلم)

﴿208﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ ﷺ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا، فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَیَّ وَقَالَ: بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْ اَهْلِکَ وَمَالِکَ، اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ۔ رواه النسائی،باب الاستقراض، رقم: ٤٦٨٧

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمادیا اور ساتھ ہی مجھے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال اور مال میں برکت دیں۔ قرض کا بدلہ یہ ہے کہ ادا کیا جائے اور (قرض دینے والے کی) تعریف اور شکریہ ادا کیا جائے۔ (نسائی)

﴿209﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا یَسُرُّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْئٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ۔

رواه البخاری،باب اداء الدیون.....،رقم: ۲۳۸۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گذریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے سوائے اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے

رکھ لوں۔ (بخاری)

﴿210﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَا یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرِ اللّٰهَ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی الشکر.....،رقم: ١٩٥٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (ترمذی)

فائدہ : بعض شارحین نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جو احسان کرنے والے بندوں کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ ناشکری کی اس عادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بھی نہیں ہوتا۔ (معارف الحدیث)

﴿211﴾ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ۔

رواه الترمذی وقال : هذا حدیث حسن جید غریب،باب ماجاء فی الثناء بالمعروف، رقم: ٢٠٣٥

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا (اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں) کہا تو اس نے (اس دعا کے ذریعہ) پوری تعریف کی اور شکریہ ادا کر دیا۔ (ترمذی)

فائدہ : ان الفاظ میں دعا کرنا گویا اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ میں اس کا بدلہ دینے سے عاجز ہوں اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے اس احسان کا بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔ اس طرح اس دعائیہ کلمہ میں احسان کرنے والے کی تعریف ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿212﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِیْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِیْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِی الْمَهْنَاءِ، حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا، مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِمْ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح غریب، باب ثناء المهاجرین.....،رقم: ٢٤٨٧

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جن کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے اِن جیسے لوگ نہیں دیکھے یعنی انصارِ مدینہ کہ اگر ان کے پاس فراخی ہو تو خوب خرچ کرتے ہیں اور اگر کمی ہو تو بھی ہماری غم خواری اور مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے محنت اور مشقت کا ہمارا حصہ تو اپنے ذمہ لے لیا ہے اور نفع میں ہم کو شریک کر لیا ہے۔ (ان کے اس غیر معمولی ایثار سے) ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا اجر وثواب انہی کے حصے میں نہ آجائے (اور آخرت میں ہم خالی ہاتھ رہ جائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہوگا جب تک اس احسان کے بدلے تم ان کے لئے دُعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف یعنی ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے۔ (ترمذی)

﴿213﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ، فَلَا یَرُدُّهُ، فَاِنَّهُ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ.

رواه مسلم، باب استعمال المسك.....رقم: ٥٨٨٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو ہدیہ کے طور پر خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ بہت ہلکی اور کم قیمت چیز ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔ (مسلم)

فائدہ: پھول جیسی کم قیمت چیز قبول کرنے سے اگر انکار کیا جائے تو اس کا بھی اندیشہ ہے کہ پیش کرنے والے کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی اور اس سے اس کی دل شکنی ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿214﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: اَلْوَسَائِدُ وَ الدُّهْنُ وَاللَّبَنُ [اَلدُّهْنُ یَعْنِیْ بِهِ الطِّیْبَ]

رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی کراهیة رد الطیب، رقم: ٢٧٩٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو رد نہیں کرنا چاہئے (یعنی کوئی دے تو انکار نہیں کرنا چاہیے)۔ تکیہ، خوشبو

اور دودھ۔ (ترمذی)

﴿215﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لِاَخِیْهِ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهٗ هَدِیَّةً عَلَیْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

رواه ابو داؤد، باب فی الهدیة لقضاء الحاجة، رقم: ٣٥٤١

حضرت ابوأمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کے لئے (کسی معاملے میں) سفارش کی پھر اگر اس شخص نے اس سفارش کرنے والے کو (سفارش کے عوض میں) کوئی ہدیہ پیش کیا اور اس نے وہ ہدیہ قبول کرلیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ میں داخل ہوگیا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس کو سود اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ وہ سفارش کرنے والے کو بغیر کسی عوض کے حاصل ہوا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿216﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهٗ ابْنَتَانِ، فَیُحْسِنُ اِلَیْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا، اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ۔

رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده ضعیف وهو حدیث حسن، بشواهده ٢٠٧/٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں پھر جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا یہ ان کے پاس رہے وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ دونوں بیٹیاں اس کو ضرور جنت میں داخل کرادیں گی۔ (ابن حبّان)

﴿217﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَیْنِ، وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوات، رقم: ١٩١٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی وہ اور میں جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ یہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ (ترمذی)

﴿218﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ يَلِيْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

رواه البخاری،باب رحمة الولد.....،رقم: ٥٩٩٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان بیٹیوں کے کسی معاملہ کی ذمہ داری لی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری)

﴿219﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ رواه الترمذی،باب ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوات،رقم: ١٩١٦

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے اور ان کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اس کے لئے جنت ہے۔

(ترمذی)

﴿220﴾ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى رَحِمَهُ اللهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب،باب ماجاء فی ادب الولد، رقم: ١٩٥٢

حضرت ایوبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی)

﴿221﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: مَنْ وُلِدَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ يَعْنِيْ الذَّكَرَ عَلَيْهَا اَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔

رواه الحاكم وقال: هذاحديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبی ١٧٧/٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے یہاں لڑکی پیدا ہو پھر وہ نہ تو اُسے زندہ دفن کرے (جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوتا

تھا) اور نہ اس سے ذلت آمیز سلوک کرے اور نہ (برتاؤ میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح دے یعنی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جیسا کہ لڑکوں کے ساتھ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے بدلہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿222﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا، فَقَالَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْهُ.

رواه البخاري،باب الهبة للولد،رقم: ٢٥٨٦

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام ہدیہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو بھی اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غلام کو واپس لے لو۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو ہدیہ کرنے میں برابری ہونا چاہیے۔

﴿223﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٤٠١/٦

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر بالغ ہو جانے کے بعد بھی (اپنی غفلت اور لاپرواہی سے) اس کا نکاح نہیں کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔ (بیہقی)

﴿224﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.

رواه البخاري،باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، رقم: ٥٩٩٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو؟ ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کا مادّہ نکال دیا ہے۔ تو اس میں میرا کیا اختیار ہے۔ (بخاری)

﴿225﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَهَادَوا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب فی حث النبی ﷺ علی الهدیة، رقم: ۲۱۳۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ہدیہ دلوں کی رنجش کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو کم نہ سمجھے)۔ (ترمذی)

﴿226﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُكُمْ شَیْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ، وَاِنِ اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی اکثار ماء المرقة، رقم: ۱۸۳۳

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی تھوڑی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ اگر کوئی دوسری نیکی نہ ہو سکے تو یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لیا کرے۔ جب تم (پکانے کی غرض سے) گوشت خریدو یا سالن کی ہانڈی پکاؤ تو شوربہ بڑھا دیا کرو اور اس میں سے کچھ نکال کر اپنے پڑوسی کو دے دیا کرو۔ (ترمذی)

﴿227﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔

رواه مسلم، باب بیان تحریم ایذاء الجار، رقم: ۱۷۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم)

﴿228﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ؟ قَالَ: اِنْ سَاَلَكَ فَاَعْطِهٖ، وَاِنِ اسْتَغَاثَكَ فَاَغِثْهُ، وَاِنِ اسْتَقْرَضَكَ فَاَقْرِضْهُ، وَاِنْ دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِنْ مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِنْ مَاتَ فَشَیِّعْهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِیْبَةٌ فَعَزِّهٖ، وَلَا تُؤْذِهٖ بِقُتَارِ قِدْرِكَ اِلَّا اَنْ تَغْرِفَ لَهٗ مِنْهَا، وَلَا تُرْفِعْ عَلَیْهِ الْبِنَاءَ لِتَسُدَّ عَلَیْهِ الرِّیْحَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ رواه الاصبهانی فی كتاب الترغیب ۱/۴۸۰،

وقال فی الحاشیة: عزاه المنذری فی الترغیب ۳/۳۵۷ للمصنف بعد ان رواه من طرق اخری، ثم قال المنذری، لا یخفی ان كثرة هذه الطرق تكسبه قوة واللّٰه اعلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو اسے دو، اگر وہ تم سے مدد چاہے تو تم اس کی مدد کرو، اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرو، اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اسے تسلی دو، اپنی ہانڈی میں گوشت پکنے کی مہک سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تنگدستی کی وجہ سے وہ گوشت نہ پکا سکتا ہو) مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو اور اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا رُک جائے مگر یہ کہ اس کی اجازت سے ہو۔ (ترغیب)

﴿229﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ۔ رواه الطبرانی و ابو یعلی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۸/۳۰۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

(طبرانی، ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿230﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانَةَ یُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَیْرَ اَنَّهَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِیَ فِی النَّارِ

قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ! فَإِنَّ فُلَانَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ رواه احمد ۲/ ۴۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے یعنی برا بھلا کہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلانی عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نفلی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے بلکہ اس کا صدقہ وخیرات پنیر کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہے۔ (مسند احمد)

﴿231﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُلْتُ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ، وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.

رواه الترمذی وقال: هذاحدیث غریب،باب من اتقی المحارم فهو اعبد النّاس،رقم: ۲۳۰۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا ان لوگوں کو سکھائے جو ان پر عمل کریں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تیار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہِ شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور گن کر یہ پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: حرام سے بچو تم سب سے بڑے عبادت گذار بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس پر راضی رہو تم سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو مؤمن بن جاؤ گے۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو تم (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ ہنسا نہ کرو کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿232﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ

اللهِ! كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ۔

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح،مجمع الزوائد ١٠/ ٤٨٠

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے یہ کام اچھا کیا ہے اور یہ کام برا کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو یقیناً تم نے اچھا کیا اور جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برا کیا تو یقیناً تم نے برا کیا۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿233﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَايَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوْا: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحِبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَمَنْ جَاوَرَهٗ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان،مشكوٰة المصابيح،رقم: ٤٩٩٠

حضرت عبدالرحمان بن اَبی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن وضو فرمایا: تو آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر (اپنے چہرے اور جسموں پر) ملنے لگے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کون سی چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ جب بات کرے تو سچ بولے، جب کوئی امانت اس کے پاس رکھوائی جائے تو اس کو ادا کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (بیہقی، مشکوۃ)

﴿234﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ رواه البخاري،باب الوصاة بالجار، رقم: ٦٠١٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔ (بخاری)

﴿235﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ۔ رواه احمد باسناد حسن،مجمع الزوائد ٦٣٢/١٠

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (جھگڑنے والوں میں) سب سے پہلے دو جھگڑنے والے پڑوسی پیش ہوں گے یعنی بندوں کے حقوق میں سے سب سے پہلا معاملہ دو پڑوسیوں کا پیش ہوگا۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿236﴾ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَايُرِيْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، اَوْذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ۔

رواه مسلم،باب فضل المدينة.....،رقم: ٣٣١٩

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ میں اس طرح پگھلا دے گا جس طرح سیسہ پگھل جاتا ہے یا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿237﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَدْ اَخَافَ مَابَيْنَ جَنْبَيَّ۔

رواه احمد ورجاله رجال الصحيح،مجمع الزوائد ٦٥٨/٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ مجھے ڈراتا ہے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿238﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَلْيَمُتْ بِالْمَدِيْنَةِ فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا۔

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ٥٧/٩

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ میں مرے، میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مریں گے (اور وہاں دفن ہوں گے)۔ (ابن حبان)

فائدہ: علماء نے لکھا ہے شفاعت سے مراد خاص قسم کی شفاعت ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام شفاعت تو سارے ہی مسلمانوں کے لئے ہوگی، کوشش کرنے اور طاقت رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہاں اخیر تک رہے۔

﴿239﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِیْ، اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَوْ شَهِیْدًا۔

رواه مسلم، باب الترغیب فی سکنی المدینة.....رقم: ٣٣٤٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ طیبہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ (مسلم)

﴿240﴾ عَنْ سَهْلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا، وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَهُمَا شَیْئًا۔

رواه البخاری، باب اللعان.....رقم: ٥٣٠٤

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ نے شہادت کی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی۔ (بخاری)

﴿241﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْقُشَیْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ ضَمَّ یَتِیْمًا بَیْنَ اَبَوَیْنِ مُسْلِمَیْنِ اِلٰی طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ حَتّٰی یُغْنِیَهُ اللهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ رواه احمد والطبرانی وفیه: علی بن زید وهو حسن الحدیث وبقیة رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ٨/٢٩٤

حضرت عمرو بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ایسے یتیم بچے کو جس کے ماں باپ مسلمان تھے اسے اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا یعنی اپنی کفالت میں لے لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بچے کو ان (کی کفالت سے) بے نیاز کر دیا یعنی وہ اپنی ضروریات خود پوری کرنے لگا تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿242﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَا تَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَوْمَا يَزِيْدُ بِالْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ، اِمْرَاَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْمَا تُوا۔

رواه ابوداؤد، باب فی فضل من عال یتامیٰ، رقم: ٥١٤٩

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت کہ جس کا چہرہ (اپنی اولاد کی پرورش، دیکھ بھال اور محنت ومشقت کی وجہ سے) سیاہ پڑ گیا ہو قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ حدیث کے راوی حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا (مطلب یہ تھا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن آپ ﷺ اور وہ عورت قریب ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ چہرہ والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد) وہ عورت ہے جو بیوہ ہوگئی ہو اور حسن وجمال، عزت ومنصب والی ہونے کے باوجود اپنے یتیم بچوں (کی پرورش) کی خاطر دوسرا نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ بچے بالغ ہونے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں یا انہیں موت آجائے۔ (ابوداؤد)

﴿243﴾ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ يَتِيْمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلٰى قَصْعَتِهِمْ فَيَقْرُبَ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط، وفیه: الحسن بن واصل، وهو الحسن بن دینار وهو ضعیف لسوء حفظه، وهو حدیث حسن والله اعلم، مجمع الزَّوَائِد ٨/٢٩٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں کے ساتھ کوئی یتیم ان کے برتن میں کھانے کے لئے بیٹھے تو شیطان ان کے برتن کے قریب نہیں آتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿244﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ فَقَالَ: امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ۔

رواه احمد ورجاله رجال الصحیح،مجمع الزوائد ۲۹۳/۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿245﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ: اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَوْ کَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ۔

رواه البخاری،باب الساعی علی الأرملة، رقم: ٦٠٠٦

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کی ضرورت میں دوڑ دھوپ کرنے والے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے یا اس کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت کرتا ہو۔ (بخاری)

﴿246﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ. (وهو جزء من الحدیث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحیح ٤٨٤/٩

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کے لئے زیادہ اچھا ہوں۔ (ابن حبان)

﴿247﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوْزٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ لَهَا: مَنْ اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا جُثَامَةُ الْمُزَنِیَّةُ قَالَ: کَیْفَ حَالُکُمْ:؟ کَیْفَ اَنْتُمْ بَعْدَنَا؟ قَالَتْ: بِخَیْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ! فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللهِ تُقْبِلُ عَلٰی هٰذِهِ الْعَجُوْزِ هٰذَا الْاِقْبَالَ فَقَالَ: اِنَّهَا کَانَتْ تَاْتِیْنَا اَیَّامَ خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا وَاِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ اخرجه الحاکم بنحوه وقال حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولیس له علة ووافقه الذهبی ١٦/١-الاصابة ٢٧٢/٤

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپؐ میرے پاس تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں جُثامہ مُزَنِیَّہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے (مدینہ آنے کے) بعد تمہارے حالات کیسے رہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! سب خیریت رہی۔ جب وہ چلی گئیں تو میں نے (حیرت سے) عرض کیا: اس بڑھیا کی طرف آپ نے اتنی توجہ فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خدیجہ کی زندگی میں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں اور پرانی جان پہچان کی رعایت کرنا ایمان (کی علامت) ہے۔ (اصابہ)

﴿248﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ اَوْ قَالَ غَیْرَهٗ۔ رواہ مسلم، باب الوصیة بالنساء، رقم: ٣٦٤٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن مرد کی یہ شان نہیں کہ اپنی مؤمنہ بیوی سے بغض رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہوگی تو دوسری پسندیدہ بھی ہوگی۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں حسن معاشرت کا ایک مختصر اصول بتادیا کہ ایک انسان میں اگر کوئی بری عادت ہے تو اس میں کچھ خوبیاں بھی ہوں گی ایسا کون ہوگا جس میں کوئی برائی نہ ہو یا کوئی خوبی نہ ہو۔ لہٰذا برائیوں سے چشم پوشی کی جائے اور خوبیوں کو دیکھا جائے۔ (ترجمان)

﴿249﴾ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ یَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَیْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی حق الزوج علی المراة، رقم: ٢١٤٠

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے شوہروں کا ان پر مقرر فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿250﴾ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب،باب ماجاء فی حق الزوج علی المراة، رقم: ١١٦١

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا اس حال میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

(ترمذی)

﴿251﴾ عَنِ الْاَحْوَصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا، اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی حق المراة علی زوجها،رقم: ١١٦٣

حضرت احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: غور سے سنو! عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔ تم ان سے اُن کی عصمت اور اپنے مال کی حفاظت وغیرہ کے علاوہ اور کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں اگر وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو پھر ان کو ان کے بستروں میں تنہا چھوڑ دو یعنی ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو لیکن گھر ہی میں رہو اور ہلکی مار مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری اختیار کرلیں تو ان پر (زیادتی کرنے کے لئے) بہانہ مت ڈھونڈو۔ غور سے سنو! تمہارا حق تمہاری بیویوں پر ہے (اسی طرح) تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گذرے اور نہ وہ تمہارے گھروں میں تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو آنے دیں۔ غور سے سنو! ان عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے ساتھ ان کے لباس اور ان کی خوراک میں اچھا سلوک کرو یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ان کے لئے ان چیزوں کا انتظام کیا کرو۔ (ترمذی)

﴿252﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهُ، قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ۔ رواه ابن ماجه، باب اجر الاجراء رقم: ٢٤٤٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دیا کرو۔ (ابن ماجہ)

صلۂ رحمی

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لا وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ [النساء ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور مساکین کے ساتھ بھی اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور پاس کے بیٹھنے والے کے ساتھ بھی (مراد وہ شخص ہے جو روز کا آنے جانے والا اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ہو) اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان غلاموں کے ساتھ بھی جو تمہارے قبضہ میں ہیں، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو اپنے کو بڑا سمجھے اور شیخی کی بات کرے۔ (نساء)

فائدہ: قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جو پڑوس میں رہتا ہو اور اس سے

رشتہ داری بھی ہو اور دور کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جس سے رشتہ داری نہ ہو، دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قریب کے پڑوسی سے مراد وہ پڑوسی ہے جس کا دروازہ اپنے دروازے کے قریب ہو اور دور کا پڑوسی وہ ہے جس کا دروازہ دور ہو۔

مسافر سے مراد رفیقِ سفر، مسافر مہمان اور ضرورت مند مسافر ہے۔ (کشف الرحمان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل: ۹۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ انصاف کا اور بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتے ہیں، تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس لئے نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ (نحل)

احادیثِ نبویہ

﴿253﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث صحيح، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدين، رقم: ۱۹۰۰

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے۔ چنانچہ تمہیں اختیار ہے خواہ (اس کی نافرمانی کرکے اور دل دکھاکے) اس دروازہ کو ضائع کردو یا (اس کی فرمانبرداری اور اس کو راضی رکھ کر) اس دروازہ کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

﴿254﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ.

رواه الترمذی، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدين، رقم: ۱۸۹۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

﴿255﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ. رواه مسلم،باب فضل صلة اصدقاء الاب.....رقم:٦٥١٣

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ بیٹا (باپ کے انتقال کے بعد) باپ سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مسلم)

﴿256﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصِلَ اَبَاهُ فِيْ قَبْرِهٖ،فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ بَعْدَهٗ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ١٧٥/٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہے جب کہ وہ قبر میں ہیں تو اس کو چاہئے کہ اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (ابن حبان)

﴿257﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُمَدَّ لَهٗ فِيْ عُمُرِهٖ وَيُزَادَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ فَلْيَبُرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. رواه احمد ٢٦٦/٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے اس کو چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرے۔ (مسند احمد)

﴿258﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوْبٰى لَهٗ زَادَ اللهُ فِيْ عُمُرِهٖ. رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١٥٤/٤

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لئے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿259﴾ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَةَ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِكْرَامُ صَدِیْقِهِمَا۔

رواه ابوداؤد،باب فی بر الوالدین، رقم: ٥١٤٢

حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ قبیلہ بنوسلمہ کے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میرے لئے اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی کوئی صورت ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ان کے لئے دعائیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو پورا کرنا، جن لوگوں سے ان کی وجہ سے رشتہ داری ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا۔ (ابوداؤد)

﴿260﴾ عَنْ مَالِكٍ اَوِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ یَبَرَّهُمَا، دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (وهو بعض الحدیث) رواه ابویعلی والطبرانی واحمد مختصرًا باسنادحسن، الترغیب ٣/٣٤٧

حضرت مالک یا ابنِ مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پایا پھر ان کے ساتھ بدسلوکی کی تو وہ شخص دوزخ میں داخل ہوگا اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کردیں گے اور جو کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے یہ اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا۔ (ابویعلی، مسند احمد، طبرانی، ترغیب)

﴿261﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَغِمَ اَنْفُهٗ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ، قِیْلَ: مَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا

فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ رواہ مسلم، باب رغم من ادرك ابویه.....رقم: ٦٥١٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی ذلیل وخوار ہو، پھر ذلیل خوار ہو، پھر ذلیل وخوار ہو! عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون (ذلیل وخوار ہو)؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر (ان کی خدمت سے ان کا دل خوش کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔ (مسلم)

﴿262﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْكَ۔

رواہ البخاری، باب من احق الناس بحسن الصحبة، رقم: ٥٩٧١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تمہارا باپ۔ (بخاری)

﴿263﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَاُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَذَاكِ الْبِرُّ كَذَاكِ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ۔ رواہ احمد ٦/١٥١

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں۔ میں نے وہاں کسی قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو میں نے کہا: یہ کون ہے (جو یہاں جنت میں قرآن پڑھ رہا ہے)؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی ایسی ہی ہوتی ہے، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی نیکی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے۔ حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ (مسند احمد)

﴿264﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاسْتَفْتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، قُلْتُ: اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ، اَفَاَصِلُ اُمِّیْ؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِیْ اُمَّکِ۔ رواہ البخاری، باب الھدیۃ للمشرکین، رقم: ٢٦٢٠

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میری والدہ جو مُشرکہ تھیں (مکہ سے سفر کرکے) میرے پاس (مدینہ) آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ معلوم کیا اور پوچھا: میری والدہ آئی ہیں اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرسکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (بخاری)

﴿265﴾ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الْمَرْاَۃِ قَالَ: زَوْجُھَا، قُلْتُ: فَاَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَی الرَّجُلِ قَالَ: اُمُّہٗ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک ٤/ ١٥٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی ماں کا ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿266﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَھَلْ لِیْ تَوْبَۃٌ؟ قَالَ: ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ھَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبِرَّھَا۔ رواہ الترمذی، باب فی بر الخالۃ، رقم: ١٩٠٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کرلیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری کوئی خالہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو (اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہاری

توبہ قبول فرمالیں گے)۔ (ترمذی)

﴿267﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ، وَصَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ۔

رواه الطبرانی فی الکبیر واسناده حسن، مجمع الزوائد ۲۹۳/۳

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکیوں کا کرنا بری موت سے بچالیتا ہے، چھپ کر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ : صلہ رحمی میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی اپنی کمائی سے رشتہ داروں کی مالی خدمت کرے یا یہ کہ اپنے وقت کا کچھ حصہ ان کے کاموں میں لگائے۔ (معارف الحدیث)

﴿268﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ۔ رواه البخاری،باب اکرام الضیف.....،رقم: ٦١٣٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿269﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُبْسَطَ لَهُ فِیْ رِزْقِهٖ، وَیُنْسَاَ لَهُ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهُ۔

رواه البخاری،باب من بسط له فی الرزق.....،رقم: ٥٩٨٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے اس کو چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

﴿270﴾ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (وهو بعض الحديث)

رواه احمد والبزار ورجال احمد رجال الصحيح غير نوفل بن مساحق وهو ثقة، مجمع الزوائد ٢٧٤/٨

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ رحم یعنی رشتہ داری کا حق اللہ تعالیٰ کے نام رحمان سے لیا گیا ہے یعنی یہ رشتہ داری رحمان کی رحمت کی ایک شاخ ہے جو اس رشتہ داری کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیں گے۔

(مسند احمد، بزار، مجمع الزوائد)

﴿271﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

رواه البخاری، باب ليس الواصل بالمكافئ، رقم: ٥٩٩١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابری کا معاملہ کرے یعنی دوسرے کے اچھے برتاؤ کرنے پر اس سے اچھا برتاؤ کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے قطع رحمی کرنے پر بھی صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

﴿272﴾ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ۔ رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ٤٥٦/١

حضرت علاء بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کا علم حاصل کرو جس کے ذریعہ سے تم اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرسکو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿273﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَ اَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ رواہ احمد ۵/۱۵۹

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا: مجھے حکم فرمایا کہ میں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھوں اور ان سے قریب رہوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو (دنیاوی ساز وسامان میں) مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں اور ان پر نظر نہ کروں جو (دنیاوی ساز وسامان میں) مجھ سے اوپر کے درجہ کے ہیں، مجھے حکم فرمایا: کہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں اگر چہ وہ مجھ سے منہ موڑیں، مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ (لوگوں کے لئے) کڑوی ہو، مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے پیغام کو ظاہر کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم فرمایا کہ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کثرت سے پڑھا کروں کیونکہ یہ کلمہ اس خزانہ سے ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو پڑھنے کا معمول رکھتا ہے اس کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا اجر وثواب محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿274﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ رواہ البخاری، باب اثم القاطع، رقم: ۵۹۸۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری)

فائدہ: قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہ جا سکے گا ہاں جب اس کو سزا دے کر پاک کر دیا جائے یا اس کو معاف کر دیا جائے تو جنت میں جا سکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿275﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ لِيْ قَرَابَةً، اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ

كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ، مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

رواه مسلم، باب صلة الرحم.....،رقم: ٦٥٢٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور میں ان کی زیادتیوں کو برداشت کرتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم گرم راکھ جھونک رہے ہو۔ اور جب تک تم اس خوبی پر قائم رہو گے تمہارے ساتھ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ (مسلم)

مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ [الاحزاب: ۵۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی (ایسا) کام کیا ہو (جس سے وہ سزا کے مستحق ہو جائیں) ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ (احزاب)

فائدہ: اگر ایذا زبانی ہے تو بہتان ہے اور اگر عمل سے ہے تو صریح گناہ ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ○ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ○ وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ○ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ○ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ○ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [المطففین ۱-۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بڑی تباہی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے

جائیں گے، جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (یعنی اس دن سے ڈرنا چاہئے اور ناپ تول میں کمی سے توبہ کرنا چاہئے)۔ (مطففین)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [الهمزة: ١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہر ایسے شخص کے لئے بڑی خرابی ہے جو عیب نکالنے والا اور طعنہ دینے والا ہو۔ (ہمزۃ)

احادیثِ نبویہ

﴿276﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ، اَوْكِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ۔

رواه ابوداؤد، باب فی التجسس، رقم: ٤٨٨٨

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم ان کو بگاڑ دو گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں عیوب کو تلاش کرنے سے ان میں نفرت، بغض اور بہت سی برائیاں پیدا ہوں گی اور ممکن ہے کہ لوگوں کے عیوب تلاش کرنے اور انہیں پھیلانے سے وہ لوگ ضد میں گناہوں پر جرأت کرنے لگیں۔ یہ ساری باتیں ان میں مزید بگاڑ کا سبب ہوں گی۔ (بذل المجہود)

﴿277﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِمْ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده قوی ١٣/٧٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو ستایا نہ کرو، ان کو عار نہ دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو تلاش نہ کیا کرو۔ (ابن حبان)

﴿278﴾ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ مَنْ

آمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ قَلْبَهٗ: لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهٗ مَنِ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ فِيْ بَيْتِهٖ۔

رواه ابوداؤد،باب فی الغیبة، رقم: ٤٨٨٠

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو صرف زبانی اسلام لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیوب کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب کے پیچھے پڑ جائیں اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کے پہلے جملہ سے اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا منافق کا کام ہوسکتا ہے، مسلمانوں کا نہیں۔ (بذل المجہود)

﴿279﴾ عَنْ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْقَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ۔

رواه ابوداؤد،باب مایؤمرمن انضمام العسکروسعته،رقم: ٢٦٢٩

حضرت انس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا۔ وہاں لوگ اس طرح ٹھہرے کہ آنے جانے کے لئے راستے بند ہوگئے۔ آپؐ نے لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے ایک آدمی بھیجا کہ جو اس طرح ٹھہرا کہ آنے جانے کا راستہ بند کر دیا اسے جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

﴿280﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ جَرَّدَ ظَهْرَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

رواه الطبرانی فی الکبیر و الاوسط واسناده جید،مجمع الزوائد ٦/٣٨٤

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ننگا کر کے ناحق مارا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر

ناراض ہوں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿281﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ، مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِیَامٍ وَزَكٰوةٍ، وَیَاْتِیْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ، قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ، اُخِذَ مِنْ خَطَایَا هُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔

رواہ مسلم، باب تحریم الظلم، رقم: ٦٥٧٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درہم (روپیہ، پیسہ) اور (دنیا کا) سامان نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن بہت سی نماز، روزہ، زکوٰۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لیکر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔ پھر اگر دوسروں کے حقوق چکائے جانے سے پہلے اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو (ان حقوق کے بقدر) حقداروں اور مظلوموں کے گناہ (جو انہوں نے دنیا میں کئے ہوں گے) ان سے لیکر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

﴿282﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔ رواہ البخاری، باب ماینهی من السباب واللعن، رقم: ٦٠٤٤

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا بے دینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

فائدہ: جو مسلمان کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے وہ اپنے اسلام کے کامل ہونے کی نفی کرتا

ہے اور ممکن ہے کہ قتل کرنا کفر پر مرنے کا سبب بھی بن جائے۔ (مظاہر حق)

﴿283﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ: سَابُّ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ۔ رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن، الجامع الصغير ٢/٣٨

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اس آدمی کی طرح ہے جو ہلاکت و بربادی کے قریب ہو۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿284﴾ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِي يَشْتِمُنِي وَهُوَ دُوْنِي، أَفَأَنْتَقِمُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ۔ رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده صحيح ١٣/٣٤

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیتا ہے جبکہ وہ مجھ سے کم درجہ کا ہے کیا میں اس سے بدلہ لوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دو شخص دو شیطان ہیں جو آپس میں فحش گوئی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو جھوٹا کہتے ہیں۔ (ابن حبان)

﴿285﴾ عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اِعْهَدْ اِلَيَّ، قَالَ: لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا، قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً، قَالَ: وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ، اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. (وهو بعض الحديث) رواه ابوداؤد، باب ماجاء في اسبال الازار، رقم: ٤٠٨٤

حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرما دیجئے! آپ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی کو گالی نہ دینا۔ حضرت ابو جری فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی نہ آزاد کو، نہ غلام کو، نہ اونٹ کو نہ بکری کو۔ نیز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نیکی کو بھی معمولی سمجھ کر نہ چھوڑو (یہاں تک کہ) تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرنا بھی نیکی میں داخل ہے۔ اپنا تہبند آدھی پنڈلیوں تک اونچا رکھا کرو، اگر اتنا اونچا نہ رکھ سکو تو (کم سے کم) ٹخنوں تک اونچا رکھا کرو۔ تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر ناپسند ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور تمہیں کسی ایسی بات پر عار دلائے جو تم میں ہو اور وہ اسے جانتا ہو تو اس کو کسی ایسی بات پر عار نہ دلانا جو اس میں ہو اور تم اسے جانتے ہو، اس صورت میں اس عار دلانے کا وبال اُسی پر ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿286﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَابَكْرٍ وَالنَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ، فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَعْجَبُ وَیَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ، فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! كَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ: اِنَّهٗ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ یَرُدُّ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ وَقَعَ الشَّیْطَانُ فَلَمْ اَكُنْ لِاَقْعُدَ مَعَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَالَ: یَا اَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَیُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّةٍ یُرِیْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ یُرِیْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا قِلَّةً۔ رواہ احمد ۲/۴۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے آپ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپؐ (اس شخص کے مسلسل برا بھلا کہنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے اور تبسم فرماتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی زیادہ برا بھلا کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دے دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر وہاں سے چل دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (جب تک) وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرما رہے۔ پھر جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب تک تم خاموش تھے اور صبر کر رہے تھے) تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ پھر جب تم نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان بیچ میں آ گیا

اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (لہذا میں اٹھ کر چل دیا) اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں۔ جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے درگذر کر دیتا ہے (اور انتقام نہیں لیتا) تو بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے اس کو قوی کر دیتے ہیں، جو شخص صلہ رحمی کے لئے دینے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو بہت زیادہ دیتے ہیں اور جو شخص دولت بڑھانے کے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور بھی کم کر دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿287﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهُ، فَيَسُبُّ اُمَّهُ۔

رواه مسلم، باب الكبائر واكبرها، رقم: ٢٦٣

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ اس طرح کہ) آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے (اس طرح گویا اس نے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائی)۔ (مسلم)

﴿288﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ، شَتَمْتُهُ، لَعَنْتُهُ، جَلَدْتُهُ، فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً، تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه مسلم، باب من لعنه النبي ﷺ ....، رقم: ٦٦١٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: یا اللہ! میں آپ سے عہد لیتا ہوں آپ اس کے خلاف نہ کیجئے گا۔ وہ یہ ہے کہ میں ایک انسان ہی ہوں لہٰذا جس کسی مؤمن کو میں نے تکلیف دی ہو، اس کو برا بھلا کہہ دیا ہو، لعنت کی ہو، مارا ہو تو آپ ان سب چیزوں کو اس مؤمن کے لئے رحمت اور گناہوں سے پاکی اور اپنی ایسی قربت کا ذریعہ بنا دیجئے کہ

اس کی وجہ سے آپ اس کو قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمادیں۔ (مسلم)

﴿289﴾ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ۔ رواه الترمذی، باب ماجاء فی الشتم، رقم: ۱۹۸۲

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُردوں کو برا بھلا مت کہو کہ اس سے تم زندوں کو تکلیف پہنچاؤ گے۔ (ترمذی)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ مرنے والے کو برا بھلا کہنے سے اس کے عزیزوں کو تکلیف ہوگی اور جس کو برا بھلا کہا گیا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

﴿290﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔ رواه ابوداؤد، باب فی النهی عن سب الموتی، رقم: ۴۹۰۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں نہ بیان کرو۔ (ابوداؤد)

﴿291﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ۔ رواه البخاری، باب من كانت له مظلمة عند الرجل.....، رقم: ۲۴۴۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی پر بھی اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا اس کی عزت وآبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرالے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم (اس دن سارا حساب نیکیوں اور گناہوں سے ہوگا لہٰذا) اگر اس ظلم کرنے والے کے پاس کچھ نیک عمل ہوں گے تو اس کے ظلم کے بقدر نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کے اتنے ہی گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

﴿292﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَاَرْبَى الرِّبَا

اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ اَخِيْهِ. (وهو بعض الحديث) رواه الطبراني في الاوسط وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٢/٢٢

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سود اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی کرنا ہے (یعنی اس کی عزت کو نقصان پہنچانا ہے چاہے کسی طریقے سے ہو مثلاً غیبت کرنا، حقیر سمجھنا، رسوا کرنا وغیرہ وغیرہ)۔

(طبرانی، جامع صغیر)

فائدہ: مسلمان کی آبروریزی کو بدترین سود اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس طرح سود میں دوسرے کے مال کو ناجائز طریقہ پر لے کر اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے اسی طرح مسلمان کی آبروریزی کرنے میں اس کی عزت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور چونکہ مسلمان کی عزت اس کے مال سے زیادہ محترم ہے اس وجہ سے آبروریزی کو بدترین سود فرمایا گیا ہے۔

(فیض القدیر، بذل المجہود)

﴿293﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِيْ عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ (الحديث) رواه ابوداؤد، باب في الغيبة، رقم: ٤٨٧٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿294﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ احْتَكَرَ حُكْرَةً يُرِيْدُ اَنْ يُغْلِيَ بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ خَاطِئٌ.

رواه احمد وفيه: ابومعشر وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ٤/١٨١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں پر (غلّہ کو) مہنگا کرنے کے لئے روکے رکھا تو وہ گنہگار ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿295﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ۔

رواه ابن ماجه،باب الحكرة والجلب، رقم: ٢١٥٥

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کا غلہ (کھانے پینے کی چیزیں) روکے رکھے یعنی باوجود ضرورت کے فروخت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر کوڑھ اور تنگدستی کو مسلط فرما دیتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: روکنے والے سے وہ شخص مراد ہے جو لوگوں کی ضرورت کے وقت مہنگائی کے انتظار میں غلہ روکے رکھے جبکہ غلہ عام طور پر نہ مل رہا ہو۔ (مظاہر حق)

﴿296﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ۔

رواه مسلم، باب تحريم الخطبة على خطبة اخيه.....رقم: ٣٤٦٤

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن مؤمن کا بھائی ہے۔ ایمان والے کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، اور اسی طرح اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام دے۔ البتہ پہلے پیغام بھیجنے والے کی بات ختم ہو جائے تو پھر پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مسلم)

فائدہ: سودے پر سودا کرنے کے کئی مطلب ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان سودا ہو چکا ہو پھر تیسرا شخص بیچنے والے سے یہ کہے کہ اس شخص سے سودے کو ختم کر کے مجھ سے سودا کر لو۔ (نووی)

معاملات میں عمل کے لئے علماء کرام سے مسائل معلوم کئے جائیں۔

نکاح کے پیغام پر پیغام دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہیں نکاح کا پیغام دیا ہو اور لڑکی والے اس پیغام پر مائل ہو چکے ہوں اب دوسرے شخص کو (اگر اس نکاح کے پیغام کا علم ہے تو اس شخص کو) اس لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام نہیں دینا چاہئے۔ (فتح الملہم)

﴿297﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ

فَلَيْسَ مِنَّا. (الحديث) رواه مسلم، باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح.....،رقم: ٢٨٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

﴿298﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِىْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

رواه البخاری،باب قول النبی ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا، رقم: ٧٠٧٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کھینچ لے اور وہ (ہتھیار اشارے اشارے میں مسلمان بھائی کے جا لگے اور اس کی سزا میں وہ اشارہ کرنے والا) جہنم میں جا گرے۔ (بخاری)

﴿299﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَدَعَهُ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ.

رواه مسلم،باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم، رقم: ٦٦٦٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالقاسم محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف لوہے یعنی ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس (لوہے سے اشارہ کرنے) کو چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حقیقی بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کو قتل کرنے یا نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اس کا تعلق مذاق سے ہی ہوسکتا ہے مگر اس کے باوجود فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اس ارشاد کا مقصد کسی مسلمان پر اشارۃً بھی ہتھیار یا لوہا اٹھانے سے سختی کے ساتھ روکنا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿300﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا، فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا

رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: اَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

رواه مسلم،باب قول النبی ﷺ من غشنا فليس منا، رقم: ٢٨٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اناج منڈی میں) ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گذرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈھیر کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی۔ آپؐ نے غلہ بیچنے والے سے پوچھا یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! غلہ پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بھیگے ہوئے غلہ کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ خریدنے والے اس کو دیکھ سکتے۔ جس نے دھوکہ دیا وہ میرا نہیں (یعنی میری اتباع کرنے والا نہیں)۔ (مسلم)

﴿301﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ، اُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

رواه ابوداؤد،باب الرجل يذب عن عرض اخيه،رقم: ٤٨٨٣

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان (کی عزت وآبرو) کو منافق کے شر سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اس کے گوشت یعنی جسم کو (دوزخ کی آگ سے) بچائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی الزام لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر قید کرے گا یہاں تک کہ (سزا پاکر) اپنے الزام (کے گناہ کی گندگی) سے پاک صاف ہو جائے۔ (ابوداؤد)

﴿302﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ۔

رواه احمد والطبرانی واسناد احمد حسن ،مجمع الزوائد ١٧٩/٨

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت وآبرو کی مدافعت کرتا ہے (مثلاً غیبت کرنے والے کو اس حرکت سے روکتا ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس

کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمادیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿303﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ احمد ٦/٤٤٩

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حفاظت کے لئے مدافعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کو ہٹادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿304﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ، وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَھُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ عَنْہُ، وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَالَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی الرجل یعین علی خصومۃ ....،رقم: ٣٥٩٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے جاری ہونے سے مانع بن گئی (مثلاً اس کی سفارش کی وجہ سے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاسکا) اس نے اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا۔ جو شخص یہ جانتے ہوئے کہ وہ ناحق پر ہے جھگڑا کرتا ہے تو جب تک وہ اس جھگڑے کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے۔ اور جو شخص مؤمن کے بارے میں ایسی بری بات کہتا ہے جو اس میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھیں گے یہاں تک کہ اپنے بہتان کی سزا پاکر اس گناہ سے پاک ہوجائے۔ (ابوداؤد)

﴿305﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُہٗ، وَلَا یَخْذُلُہٗ، وَلَا یَحْقِرُہٗ، اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا، وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ: بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ۔

رواہ مسلم،باب تحریم ظلم المسلم ،رقم: ٦٥٤١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، خرید وفروخت میں خریداری کی نیت کے بغیر محض دھوکہ دینے کے لئے بولی میں اضافہ نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رُخی اختیار نہ کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر زیادتی کرتا ہے اور (اگر کوئی دوسرا اس پر زیادتی کرے) تو اس کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے (اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ ارشاد فرمایا) تقوی یہاں ہوتا ہے۔ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان کا خون، اس کا مال اس کی عزت وآبرو دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد "تقویٰ یہاں ہوتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور آخرت کے حساب کی فکر کا نام ہے وہ دل کے اندر کی ایک کیفیت ہے، ایسی چیز نہیں ہے جسے کوئی دوسرا آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقویٰ ہے یا نہیں ہے۔ اس لئے کسی مسلمان کو حق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھے۔ کیا خبر جس کو ظاہری معلومات سے حقیر سمجھا جا رہا ہے اس کے دل میں تقویٰ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو۔ (معارف الحدیث)

﴿306﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، اَوْ قَالَ: الْعُشْبَ.

رواہ ابوداؤد، باب فی الحسد، رقم: ٤٩٠٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا گھاس کو کھا جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿307﴾ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا یَحِلُّ لِاِمْرِیءٍ اَنْ یَّاْخُذَ عَصَا اَخِیْهِ بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ مِنْهُ۔ رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح ۳۱۶/۱۳

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کی لاٹھی (جیسی چھوٹی چیز بھی) اس کی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں۔ (ابن حبان)

﴿308﴾ عَنْ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا وَّلَا جَادًّا۔ (الحديث) رواه ابوداؤد، باب من ياخذ الشيء من مزاح، رقم: ٥٠٠٣

حضرت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سامان کو (بلا اجازت) نہ مذاق میں لے اور نہ حقیقت میں لے۔ (ابوداؤد)

﴿309﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهُ فَاَخَذَهُ فَفَزِعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

رواه ابوداؤد، باب من ياخذ الشيء، من مزاح، رقم: ٥٠٠٤

حضرت عبدالرحمان بن ابولیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے یہ قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی کو نیند آگئی دوسرے آدمی نے جاکر (مذاق میں) اس کی رسی لے لی (جب سونے والے کی آنکھ کھلی اور اسے اپنی رسی نظر نہیں آئی) تو وہ پریشان ہوگیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ (ابوداؤد)

﴿310﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔ رواه النسائي، باب تعظيم الدم، رقم: ٣٩٩٥

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری دنیا کے ختم ہوجانے سے زیادہ بڑی بات ہے۔ (نسائی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جیسے دنیا کا ختم ہوجانا لوگوں کے نزدیک بہت بڑی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مؤمن کا قتل کرنا اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے۔

﴿311﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَذْکُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ۔

رواه الترمذی،وقال: هذا حدیث غریب،باب الحکم فی الدماء، رقم: ١٣٩٨

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اگر آسمان وزمین والے سب کے سب کسی مؤمن کے قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالدیں گے۔ (ترمذی)

﴿312﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا، اَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔

رواه ابوداؤد،باب فی تعظیم قتل المؤمن،رقم: ٤٢٧٠

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر گناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے سوائے اس شخص کے (گناہ کے) جو شرک کی حالت میں مرا ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔ (ابوداؤد)

﴿313﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهٖ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔ رواه ابوداؤد، باب فی تعظیم قتل المؤمن،رقم: ٤٢٧٠ سنن ابی داؤد، طبع دار الباز،مکة المکرمة

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول فرمائیں گے نہ نفل۔ (ابوداؤد)

﴿314﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ: فَقُلْتُ اَوْقِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

رواه مسلم،باب اذاتواجه المسلمان بسیفیهما،رقم: ٧٢٥٢

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں (اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کردے) تو قاتل اور مقتول دونوں (دوزخ کی) آگ میں ہوں گے۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا کسی اور نے عرض کیا: یارسول اللہ قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول (دوزخ میں) کیوں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ اس نے بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (مسلم)

﴿315﴾ عَنْ اَنَسٍ رضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الْکَبَائِرِ قَالَ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ۔

رواہ البخاری، باب ماقیل فی شھادۃ الزور، رقم: ۲۶۵۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ وہ کون کون سے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری)

﴿316﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا ھُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَکْلُ الرِّبَا، وَ اَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ، وَ التَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

رواہ البخاری، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ.....رقم: ۲۷۶۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، (اپنی جان بچانے کے لئے) جہاد میں اسلامی لشکر کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور پاک دامن، ایمان والی اور بری باتوں سے بے خبر (بھولی بھالی) عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری)

﴿317﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ، فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب،باب لا تظهر الشماتة لاخيك،رقم: ٢٥٠٦

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی کسی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کیا کرو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما کر اس کو اس مصیبت سے نجات دیدیں اور تم کو مصیبت میں مبتلا کردیں۔ (ترمذی)

﴿318﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ، قَالَ اَحْمَدُ: قَالُوْا: مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ۔

رواه الترمذی وقال: حديث حسن غريب،باب فی وعيد من عيّر اخاهُ بذنب، رقم:٢٥٠٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی ایسے گناہ پر عار دلائی جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہوجائے۔ (ترمذی)

﴿319﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَيُّمَا امْرِیءٍ قَالَ لِاَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا، اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔

رواه مسلم،باب بيان حال ايمان.....،رقم: ٢١٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو ''اے کافر'' کہا تو کفر اُن دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ شخص واقعی کافر ہوگیا تھا جیسا کہ اس نے کہا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر خود کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ (مسلم)

﴿320﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ: وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْقَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ! وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ۔

(وهو جزء من الحديث) رواه مسلم،باب بيان حال ايمان.....،رقم: ٢١٧

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا ''اللہ کا دشمن'' کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا خود اس پر لوٹ آتا ہے۔ (مسلم)

﴿321﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔ رواه البزار و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ١٤١/٨

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے بھائی کو ''اے کافر'' کہا تو یہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔

(بزار، مجمع الزوائد)

﴿322﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء في اللعن والطعن، رقم: ٢٠١٩

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت ملامت کرنے والا ہو۔ (ترمذی)

﴿323﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه مسلم، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، رقم: ٦٦١٠

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ (گنہگاروں کے) سفارشی بن سکیں گے اور نہ (انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کے) گواہ بن سکیں گے۔ (مسلم)

﴿324﴾ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم، باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه .....، رقم: ٣٠٣

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن پر لعنت کرنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔ (مسلم)

﴿325﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: خِيَارُ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ، وَشِرَارُ عِبَادِ اللهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ

الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ۔

رواه احمد وفيه: شهر بن حوشب و بقية رجاله رجال الصحيح مجمع الزوائد ۱۷٦/۸

حضرت عبدالرحمان بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ اور بدترین بندے چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور اللہ تعالیٰ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ یا کسی پریشانی میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہنے والے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿326﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ، وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ. (الحديث) رواه البخاري، باب الغيبة.....رقم: ٦٠٥٢

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی چیز پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو) ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿327﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ.

رواه ابو داؤد، باب في الغيبة، رقم: ٤٨٧٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو میرا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ لوگ انسانوں کا گوشت کھایا کرتے تھے یعنی ان کی غیبتیں کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

﴿328﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَارْتَفَعَتْ رِيْحٌ

مُنْتِنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ؟ هٰذِهِ رِيْحُ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

رواه احمد ورجاله ثقات،مجمع الزوائد ۱۷۲/۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بدبو اٹھی۔ آپ صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کس کی ہے؟ یہ بدبو ان لوگوں کی ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿329﴾ عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ۳۰۶/۵

حضرت ابوسعد اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غیبت کرنا زنا سے زیادہ (برا) کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اگر زنا کر لیتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے معاف نہیں کیا جاتا۔ (بیہقی)

﴿330﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا۔ تَعْنِيْ قَصِيْرَةً۔ فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ، قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهٗ اِنْسَانًا، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔

رواه ابوداؤد، باب في الغيبة، رقم: ۴۸۷۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: بس آپ کو تو صفیہ کا پستہ قد ہونا کافی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایسا جملہ کہا کہ اگر اس جملہ کو سمندر میں ملا دیا جائے تو اس جملہ کی کڑواہٹ سمندر کی نمکینی پر غالب آجائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بھی فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر میں نے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص کی نقل اتاری تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا اتنا یعنی بہت زیادہ مال بھی ملے تب بھی مجھے پسند نہیں کہ کسی کی نقل اتاروں۔ (ابوداؤد)

﴿331﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ قِیْلَ: اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ، فَقَدِاغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔

رواه مسلم،باب تحریم الغیبة، رقم: ٦٥٩٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی (کی غیر موجودگی میں اس) کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اسے ناگوار گذرے (بس یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا: اگر میں اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی ذکر کروں جو واقعۃً اس میں ہو (تو کیا یہ بھی غیبت ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ برائی جو تم بیان کر رہے ہو اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ برائی (جو تم بیان کر رہے ہو) اس میں موجود ہی نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا۔ (مسلم)

﴿332﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ امْرَاً بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لِیَعِیْبَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَاْتِیَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ فِیْهِ۔

رواه الطبرانی فی الكبیر ورجاله ثقات،مجمع الزوائد ٤/٣٦٣

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو بدنام کرنے کے لئے اس میں ایسی برائی بیان کرے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ میں قید رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس برائی کو ثابت کر دے (اور کیسے ثابت کر سکے گا)۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿333﴾ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَنْسَابَكُمْ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِسِبَابٍ عَلٰی اَحَدٍ، وَاِنَّمَا اَنْتُمْ وُلْدُ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُهُ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ

اِلَّا بِالدِّيْنِ، اَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ حَسْبُ الرَّجُلِ اَنْ يَكُوْنَ فَاحِشًا بَذِيًّا بَخِيْلًا جَبَانًا۔

رواه احمد ٤/١٤٥

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نَسب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے تم کسی کو برا کہو اور عار دلاؤ۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو۔ تمہاری مثال اس صاع (یعنی پیمانے) کی طرح ہے جس کو تم نے بھرا نہ ہو یعنی کوئی بھی تم میں کامل نہیں ہے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ (تم میں سے) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے البتہ دین یا نیک عمل کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت ہے۔ آدمی (کے برا ہونے) کے لئے یہ بہت ہے کہ وہ فحش، بیہودہ باتیں کرنے والا، بخیل اور بزدل ہو۔ (مسند احمد)

﴿334﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ، اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنُوْا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَاقُلْتَ، قَالَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ۔ اَوْ تَرَكَهُ۔ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهٖ۔

رواه ابوداؤد، باب في حسن العشرة، رقم: ٤٧٩١

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اپنی قوم کا برا آدمی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو آنے کی اجازت دیدو۔ جب وہ آ گیا تو آپ ﷺ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے تو اس شخص سے بڑی نرمی سے بات کی جبکہ پہلے آپ نے اسی کے بارے میں فرمایا تھا (کہ وہ اپنے قبیلہ کا بہت برا آدمی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین درجہ والا وہ شخص ہوگا جس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے آنے والے شخص کے حق میں مذمت کے جو الفاظ فرمائے اس کا مقصد حقیقت حال سے باخبر فرما کر اس شخص کے فریب سے لوگوں کو بچانا مقصود تھا لہٰذا یہ غیبت میں داخل نہیں اور آپ ﷺ کا اس شخص کے آنے پر نرمی سے گفتگو کرنا اس بات کی

تعلیم کے لئے تھا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ سلوک کس طرح کرنا چاہئے اس میں اس کی اصلاح کا پہلو بھی آتا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿335﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِیْمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ۔ رواه ابوداؤد، باب فی حسن العشرة، رقم: ٤٧٩٠

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے اور فاسق دھوکہ باز کمینہ ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مؤمن کی طبیعت میں چال بازی اور مکاری نہیں ہوتی وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے اور ان کے بارے میں بدگمانی کرنے سے اپنی طبعی شرافت کی وجہ سے دور رہتا ہے۔ اس کے برخلاف فاسق کی طبیعت ہی میں دھوکہ دہی اور مکاری ہوتی ہے، فتنہ وفساد پھیلانا ہی اس کی عادت ہوتی ہے۔ (ترجمان السنہ)

﴿336﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ آذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللهَ۔ رواه الطبرانی فی الاوسط وهو حدیث حسن فیض القدیر ١٩/٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی (یعنی اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا)۔ (طبرانی، جامع صغیر)

﴿337﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللهِ اَلَدُّ الْخَصِمُ۔ رواه مسلم، باب فی الالد الخصم، رقم: ٦٧٨٠

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔ (مسلم)

﴿338﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی الخیانة والغش، رقم: ١٩٤١

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص

کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ (ترمذی)

﴿339﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰی اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ؟ قَالَ: فَسَکَتُوْا، فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ، بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ، وَشَرُّکُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحدیث حسن صحیح،باب حدیث خیرکم من یرجی خیره.....،رقم: ۲۲۶۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بھلا شخص کون ہے اور برا کون؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتایئے کہ ہم میں بھلا کون ہے اور برا کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس سے برائی کا خطرہ نہ ہو اور تم میں سب سے برا شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور برائی کا ہر وقت خطرہ لگا رہے۔ (ترمذی)

﴿340﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ کُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

رواه مسلم،باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن.....،رقم: ۲۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں: نسب میں طعن کرنا اور مُردوں پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

﴿341﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب،باب ماجاء فی المراء،رقم: ۱۹۹۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اس سے (ایسا) مذاق کرو (جس سے اس کو تکلیف پہنچے) اور نہ ایسا

وعدہ کرو جس کو پورا نہ کرسکو۔ (ترمذی)

﴿342﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔ رواه مسلم، باب خصال المنافق، رقم: ٢١١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (مسلم)

﴿343﴾ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ رواه البخاری، باب مایکره من النمیمة، رقم: ٦٠٥٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ چغل خوری کی عادت ان سنگین گناہوں میں سے ہے جو جنت کے داخلے میں رکاوٹ بننے والے ہیں۔ کوئی آدمی اس گندی عادت کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کسی کو معاف کرکے یا اس جرم کی سزا دے کر اس کو پاک کردیں تو اس کے بعد جنت میں داخلہ ہوسکے گا۔ (معارف الحدیث)

﴿344﴾ عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖ"

[الحج: ٣٠-٣١] ۔ رواه ابوداؤد، باب فی شهادة الزّور، رقم: ٣٥٩٩

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر کردی گئی ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی گواہی سے بچو، یکسوئی کے ساتھ بس اللہ ہی کے ہو کر اس کے ساتھ کسی کو

شریک کرنے والے نہ ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جھوٹی گواہی شرک و بت پرستی کی طرح گندہ گناہ ہے اور ایمان والوں کو اس سے ایسے ہی پرہیز کرنا چاہئے جیسا کہ شرک و بت پرستی سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

﴿345﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَاِنْ قَضِیْبٌ مِنْ اَرَاكٍ۔

رواه مسلم،باب وعید من اقتطع حق مسلم.....،رقم: ٣٥٣

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا کوئی حق لے لیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یارسول اللہ! اگر چہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو (تب بھی یہی سزا ہوگی)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چہ پیلو (کے درخت) کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

﴿346﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ۔

رواه البخاری،باب اثم من ظلم شیئا من الارض،رقم: ٢٤٥٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی سی زمین بھی ناحق لے لی قیامت کے دن وہ اس کی وجہ سے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿347﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا۔ (وهو جزء من الحدیث)۔ رواه الترمذی وقال: هذاحدیث حسن صحیح،باب ماجاء فی النهی عن نكاح الشغار،رقم: ١١٢٣

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے لُوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿348﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ، وَلَا یُزَکِّیْھِمْ، وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ، قَالَ: فَقَرَاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا، مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ: اَلْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ۔

رواہ مسلم،باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار.....رقم: ۲۹۳

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے کلام فرمائیں گے، نہ ان کو نظر رحمت سے دیکھیں گے، نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور انہیں دردناک عذاب دیں گے۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پڑھی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو سب ناکام ہوئے اور خسارہ میں رہے۔ یارسول اللہ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سودا فروخت کرنے والا۔ (مسلم)

﴿349﴾ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْکَہٗ ظُلْمًا اُقِیْدَ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات،مجمع الزوائد ٤/٤٣٦

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آقا اپنے غلام کو ناحق مارے گا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ملازمین (نوکر، خادم، کارندوں) کو مارنا بھی اس وعید میں داخل ہے۔

(معارف الحدیث)

مسلمانوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : ﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ﴾ [آلِ عمران: ۱۰۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی (دین) کو مضبوط پکڑے رہو اور باہم نااتفاقی مت کرو۔ (آلِ عمران)

احادیثِ نبویہ

﴿350﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ، فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث صحیح،باب فی فضل صلاح ذات البین،رقم: ۲۵۰۹

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو روزہ، نماز اور صدقہ خیرات سے افضل درجہ والی چیز نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باہمی اتفاق سب سے افضل ہے کیونکہ آپس کی نااتفاقی (دین کو) مونڈنے والی ہے یعنی جیسے استرے سے سر کے بال ایک دم صاف ہوجاتے ہیں ایسے ہی آپس کی لڑائی سے دین ختم ہوجاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿351﴾ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ۔ رواه ابوداؤد، باب فی اصلاح ذات البين، رقم: ٤٩٢٠

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صلح کرانے کے لئے ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو (فرضی باتیں) پہنچائیں اس نے جھوٹ نہیں بولا یعنی اسے جھوٹ بولنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد)

﴿352﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهٗ اَحَدُهُمَا۔ (وهو طرف من الحديث)

رواه احمد واسناده حسن، مجمع الزوائد ٨/٣٣٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: قسم ہے اس ذات عالی کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو مسلمانوں میں پھوٹ پڑنے کی وجہ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہوتی کہ ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہوجائے۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿353﴾ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔ رواه مسلم، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام ....، رقم: ٦٥٣٢

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلقی کرکے)

اسے چھوڑے رکھے کہ دونوں ملیں تو یہ اِدھر کو منہ پھیر لے اور وہ اُدھر کو منہ پھیر لے اور دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لئے) سلام میں پہل کرے۔ (مسلم)

﴿354﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔

رواه ابوداؤد،باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جس شخص نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا اور مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ (ابوداؤد)

﴿355﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِی الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ. زَادَ اَحْمَدُ: وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

رواه ابوداؤد،باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے (قطع تعلق کر کے) اسے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا اگر تین دن گذر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا قطع تعلق (کے گناہ) سے نکل گیا۔ (ابوداؤد)

﴿356﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَاِذَا لَقِیَهٗ سَلَّمَ عَلَیْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ عَلَیْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ.

رواه ابوداؤد باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٣

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (اس سے قطع تعلق کر کے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ اس کو سلام کرے اگر وہ ایک مرتبہ بھی

سلام کا جواب نہ دے تو سلام کرنے والے کا (تین دن قطع تعلق کا) گناہ بھی سلام کا جواب نہ دینے والے کے ذمہ ہوگیا۔ (ابوداؤد)

﴿357﴾ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَاِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا كَانَا عَلٰى صِرَامِهِمَا، وَاِنَّ اَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُوْنُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَةً لَهُ، وَاِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ، رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ، وَاِنْ مَاتَا عَلٰى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ۔ رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط الشيخين ١٢/٤٨٠

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ اور جب تک وہ اس قطع تعلق پر قائم رہیں گے حق سے ہٹے رہیں گے۔ اور ان دونوں میں سے جو (صلح کرنے میں) پہل کرے گا اس کا پہل کرنا اس کے قطع تعلق کے گناہ کا کفارہ ہوجائے گا۔ پھر اگر اس پہل کرنے والے نے سلام کیا اور دوسرے نے سلام قبول نہ کیا اور اس کا جواب نہ دیا۔ تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور دوسرے کو شیطان جواب دے گا۔ اگر اسی (پہلی) قطع تعلق کی حالت میں دونوں مر گئے تو نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ (ابن حبان)

﴿358﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ اِلَّا اَنْ يَتَدَارَكَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ۔

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٨/١٣١

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے (اگر اس حالت میں مر گیا) تو جہنم میں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی مدد فرمائیں (تو دوزخ سے بچ جائے گا)۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿359﴾ عَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ

هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ۔ رواه ابوداؤد،باب فی هجرة الرجل اخاه، رقم: ٤٩١٥

حضرت ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑے رکھا اس نے گویا اس کا خون کیا یعنی سال بھر قطع تعلقی کا گناہ اور ناحق قتل کرنے کا گناہ قریب قریب ہے۔ (ابوداؤد)

﴿360﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

رواه مسلم،باب تحريش الشيطان .....رقم: ٧١٠٣

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں مسلمان اس کی پرستش کریں یعنی کفر وشرک کریں لیکن ان کے درمیان فتنہ وفساد پھیلانے اور ان کو آپس میں بھڑکانے سے مایوس نہیں ہوا۔ (مسلم)

﴿361﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاثْنَيْنِ، فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِىءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ رواه مسلم،باب النهی عن الشحناء، رقم: ٦٥٤٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو مغفرت فرماتے ہیں البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے کہ جس کی اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے دشمنی ہو۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو) کہا جائے گا: ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح وصفائی نہ کرلیں، ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح وصفائی نہ کرلیں۔ (مسلم)

﴿362﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللهُ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ

لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالهما ثقات، مجمع الزوائد ۱۲۶/۸

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پندرھویں شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں مگر دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک شرک کرنے والا یا وہ شخص جو کسی سے کینہ رکھے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿363﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَمِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُلَهٗ، وَمِنْ تَائِبٍ فَيُتَابُ عَلَيْهِ، وَيُرَدُّ اَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتّٰى يَتُوْبُوْا۔ رواه الطبرانی فی الاوسط ورواته ثقات، الترغیب ۴۵۸/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندوں کے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کی جاتی ہے، توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی ہے (لیکن) کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑے رکھا جاتا ہے یعنی ان کا استغفار قبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس (کینہ سے) توبہ نہ کرلیں۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿364﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔ رواه البخاری، باب نصر المظلوم، رقم: ۲۴۴۶

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اور اس عمل سے یہ سمجھایا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی قوت کا ذریعہ ہونا چاہئے)۔ (بخاری)

﴿365﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ۔ رواه ابوداؤد، باب فیمن خبب امراة علی زوجها، رقم: ۲۱۷۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿366﴾ عَنِ الزُّبَيْرِبْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ، هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ۔

(الحديث) رواه الترمذی،باب فی فضل صلاح ذات البين، رقم: ٢٥١٠

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں کی بیماری تمہارے اندر سرایت کر گئی۔ وہ بیماری حسد اور بغض ہے جو مونڈ دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ یہ دین کا صفایا کر دیتی ہے (کہ اس بیماری کی وجہ سے انسان کے اخلاق تباہ و برباد ہو جاتے ہیں)۔ (ترمذی)

﴿367﴾ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْخُرَاسَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔

رواه الامام مالك فی الموطا، ماجاء فی المهاجرة ص ٧٠٦

حضرت عطاء بن عبداللہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں مصافحہ کیا کرو (اس سے) کینہ ختم ہو جاتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو باہم محبت پیدا ہوتی ہے اور دشمنی دور ہو جاتی ہے۔ (مؤطا امام مالک)

مسلمان کی مالی اعانت

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ط وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ [البقرۃ: ٢٦١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جولوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہرایک بال میں سوسو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا فیاض اور بڑے علم والا ہے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرۃ: ٢٧٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جولوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں، انہی کے لئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [ال عمران:۹۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کرسکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ [الانسان:۸-۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ لوگ باوجود کھانے کی رغبت اور احتیاج کے مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے کسی بدلہ اور شکریہ کے خواہشمند نہیں ہیں۔ (دہر)

احادیثِ نبویہ

﴿368﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْزًا حَتّٰی يُشْبِعَهٗ وَسَقَاهُ مَاءً حَتّٰی يَرْوِيَهٗ بَعَّدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ، بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ١٢٩/٤

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے سات خندقیں دور فرما دیتے ہیں۔ دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿369﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانَ۔ رواه البيهقي في شعب الايمان ٢١٧/٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔ (بیہقی)

﴿370﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ، کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ، وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ، اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ، وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاءٍ، سَقَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی فضل سقی الماء،رقم: ۱۶۸۲

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ننگے پن کی حالت میں کپڑا پہناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز لباس پہنائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائیں گے۔ جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی خاص شراب پلائیں گے جس پر مہر لگی ہوگی۔ (ابوداؤد)

﴿371﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ فَقَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

رواہ البخاری،باب اطعام الطعام من الاسلام،رقم: ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اسلام میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور (ہر ایک کو) سلام کرنا خواہ اس سے تمہاری جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری)

﴿372﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔ رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح،باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام، رقم: ۱۸۵۵

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو اور سلام پھیلاتے رہو (ان اعمال کی وجہ سے) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

﴿373﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔ قَالُوْا: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! مَا الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ؟ قَالَ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ

السَّلَامِ۔ رواہ احمد ۳۲۵/۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجِ مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے نبی! حج مبرور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (جس حج میں) کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے۔ (مسند احمد)

﴿374﴾ عَنْ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ شَيْءٍ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث مستقيم وليس له علة ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ۲۳/۱

حضرت ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل جنت کو واجب کرنے والا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح بات کرنے اور کھانا کھلانے کو لازم پکڑو۔ (مستدرک حاکم)

﴿375﴾ عَنِ الْمَعْرُوْرِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِاُمِّهٖ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: يَااَبَا ذَرٍّ! اَعَيَّرْتَهُ بِاُمِّهٖ؟ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

رواه البخاري، باب المعاصي من امر الجاهلية.....، رقم: ۳۰

حضرت معرورؒ فرماتے ہیں کہ میری حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مقام ربذہ میں ملاقات ہوئی۔ وہ اور ان کا غلام ایک ہی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا (کہ کیا بات ہے آپ کے اور غلام کے کپڑوں میں کوئی فرق نہیں ہے) اس پر انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا اور اسی سلسلے میں اس کو ماں کی غیرت دلائی۔ (یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ابوذر! کیا تم نے اس کو ماں کی غیرت دلائی ہے؟ تم میں ابھی جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے ماتحت (لوگ) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا ماتحت بنایا ہے۔ لہذا جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو، اس کو وہی

کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے۔ ماتحتوں سے وہ کام نہ لو جو ان پر بوجھ بن جائے اور اگر کوئی ایسا کام لو تو ان کا ہاتھ بٹاؤ۔ (بخاری)

﴿376﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا۔ رواه مسلم،باب فی سخائه ﷺ، رقم: ٦٠١٨

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو۔ اور آپ ﷺ نے دینے سے انکار کر دیا ہو۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی حالت میں سائل کے سامنے اپنی زبان پر صاف انکار کا لفظ نہیں لاتے تھے۔ اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو فوراً عنایت فرما دیتے اور اگر دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو وعدہ فرما لیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا مناسب الفاظ میں عذر فرما دیتے یا دعائیہ جملے ارشاد فرما دیتے۔ (مظاہر حق)

﴿377﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔

رواه البخاری،باب قول الله تعالیٰ: كلوا من طيبات مارزقنكم.....،رقم: ٥٣٧٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور (ناحق) قیدی کو رہائی دلانے کی کوشش کرو۔ (بخاری)

﴿378﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَعُوْدُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ، يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ: يَارَبِّ! وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيْكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. رواه مسلم،باب فضل عيادة المريض، رقم: ٦٥٥٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں (بیمار ہونے کے عیب سے پاک ہیں)؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانا مانگا تم نے مجھے نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا کیا تمھیں معلوم نہیں تھا کہ تم اگر اس کو کھانا کھلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے؟ آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا تھا تم نے اس کو نہیں پلایا اگر تم اس کو پانی پلاتے تو تم اس کا ثواب میرے پاس پاتے۔ (مسلم)

﴿379﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَائَهُ بِهٖ، وَقَدْ وَلِیَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ، فَلْیُقْعِدْهُ مَعَهُ، فَلْیَاْكُلْ، فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِیْلًا، فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَیْنِ.

رواه مسلم،باب اطعام المملوك مما یاكل.....،رقم: ٤٣١٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کرے پھر وہ اس کے پاس لے کر آئے جبکہ اس نے اس کے پکانے میں گرمی اور دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہے تو مالک کو چاہئے کہ اس خادم کو بھی کھانے میں اپنے ساتھ بٹھائے اور اُسے بھی کھلائے۔ اگر وہ کھانا تھوڑا ہو (جو دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے) تو مالک کو چاہئے کہ کھانے میں سے ایک دو لقمے ہی اس خادم کو دے دے۔ (مسلم)

﴿380﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَیْهِ خِرْقَةٌ. رواه الترمذی وقال:

هذا حديث حسن غريب،باب ماجاء فی ثواب من كسامسلما، رقم: ٢٤٨٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جومسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے تو جب تک پہننے والے کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہتا ہے، پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (ترمذی)

﴿381﴾ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُنَاوَلَةُ الْمِسْكِيْنِ تَقِيْ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ رواه الطبرانی فی الكبير والبيهقی فی شعب الايمان والضياء وهو حديث صحيح، الجامع الصغير ٢/٦٥٧

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بُری موت سے بچاتا ہے۔ (طبرانی، بیہقی، ضیاء، جامع صغیر)

﴿382﴾ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُنْفِذُ۔ وَ رُبَّمَا قَالَ يُعْطِيْ۔ مَا اُمِرَ بِهٖ، فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ، فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔ رواه مسلم،باب اجر الخازن الامين.....رقم: ٢٣٦٣

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مسلمان امانتدار خزانچی جو مالک کے حکم کے مطابق خوشدلی سے جتنا مال جسے دینے کو کہا گیا ہے اتنا اسے پورا پورا دے دے تو اسے بھی مالک کی طرح صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مسلم)

﴿383﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً، وَمَاسُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً، وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةً، وَمَا اَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةً ،وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً۔

رواه مسلم،باب فضل الغرس والزرع، رقم: ٣٩٦٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جومسلمان درخت لگاتا ہے پھر اس میں سے جتنا حصہ کھالیا جائے وہ درخت لگانے والے کے لئے صدقہ ہوجاتا ہے اور جو اس میں سے چُرالیا جائے وہ بھی صدقہ ہوجاتا ہے یعنی اس پر بھی مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور جتنا حصہ اس میں سے چرندے کھالیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ

ہوجاتا ہے۔ اور جتنا حصہ اس میں سے پرندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہوجاتا ہے۔ (غرض یہ کہ) جو کوئی اس درخت میں سے کچھ (بھی پھل وغیرہ) لیکر کم کر دیتا ہے تو وہ اس (درخت لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوجاتا ہے۔ (مسلم)

﴿384﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ۔ (الحديث) رواه ابن حبّان، قال المحقق: اسناده على شرط مسلم ٦١٥/١١

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بنجر زمین کو کاشت کے قابل بناتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿385﴾ عَنِ الْقَاسِمِ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ فَقَالَ لَهٗ: اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً۔ رواه احمد ٤٤٤/٦

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص گذرے۔ اس وقت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کوئی پودا لگا رہے تھے۔ اس شخص نے حضرت ابودرداء سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ملامت کرنے میں جلدی نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿386﴾ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قَدْرَمَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذٰلِكَ الْغِرَاسِ۔ رواه احمد ٤١٥/٥

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پودا لگاتا ہے پھر اس درخت سے جتنا پھل پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پھل کی پیداوار کے بقدر

پودا لگانے والے کے لئے اجر لکھ دیتے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿387﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔ رواه البخاری،باب المكافاة فی الهبة،رقم: ٢٥٨٥

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کے جواب میں (خواہ اسی وقت یا دوسرے وقت) خود بھی عطا فرماتے تھے۔ (بخاری)

﴿388﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ،فَمَنْ أَثْنٰى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔ رواه ابوداؤد،باب فی شكر المعروف،رقم: ٤٨١٣

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو ہدیہ دیا جائے، اگر اس کے پاس بھی دینے کے لئے کچھ ہو تو اس کو بدلے میں ہدیہ دینے والے کو دے دینا چاہئے اور اگر کچھ نہ ہو تو (بطورِ شکریہ) دینے والے کی تعریف کرنی چاہئے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کر دیا۔ اور جس نے (تعریف نہیں کی بلکہ احسان کے معاملہ کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

﴿389﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔ (وهو جزء من الحديث) رواه النسائی،باب فضل من عمل فی سبيل اللهِ.....،رقم: ٣١١٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿390﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ماجاء فی البخل، رقم: ١٩٦٣

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (ترمذی)

اخلاصِ نیت یعنی تصحیح نیت

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے پورا کرنا۔

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرۃ:۱۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہاں جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دیا اور وہ مخلص بھی ہو تو ایسے شخص کو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ملتا ہے۔ ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ﴾ [البقرہ:۲۷۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی کے لئے خرچ کیا کرو۔ (بقرہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

مِنْهَاط وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ﴾ [آل عمران:۱۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص دنیا میں اپنے عمل کا بدلہ چاہے گا اسے دنیا ہی میں دے دیں گے (اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا) اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے گا ہم اس کو ثواب عطا فرمائیں گے (اور دنیا میں بھی دیں گے) اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے (یعنی ان لوگوں کو بہت جلد بدلہ دیں گے جو آخرت کے ثواب کی نیت سے عمل کرتے ہیں)۔

(آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الشعراء:۱۴۵]

(حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔ میرا بدلہ تو ربُّ العالمین ہی کے ذمہ ہے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾ [الروم:۳۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو صدقہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی لوگ اپنا مال اور ثواب بڑھانے والے ہیں۔ (روم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ [الاعراف:۲۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ﴾ [الحج:۳۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے پاس نہ تو ان قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کا خون، بلکہ ان کے پاس تو تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے یعنی اُن کے یہاں تو تمہارے دلی جذبات دیکھے جاتے ہیں۔ (حج)

احادیثِ نبویہ

﴿1﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ، وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ.

رواه مسلم، باب تحریم ظلم المسلم.....رقم:٦٥٤٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں رضامندی کا فیصلہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی بنیاد پر نہیں ہوگا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھ کر ہوگا کہ دل میں کتنا اخلاص تھا۔

﴿2﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ، وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوٰی، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ. رواه البخاری، باب النیة فی الایمان، رقم:٦٦٨٩

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سارے اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے۔ اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی لہٰذا جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے لئے ہجرت کی یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی خوشنودی کے سوا اس کی ہجرت کی کوئی اور وجہ نہ تھی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ہی کے لئے ہوگی یعنی اس کو اس ہجرت کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی دنیاوی غرض یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو (اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے لئے نہ ہوگی بلکہ) جس دوسری غرض اور نیت سے اس نے ہجرت کی ہے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی) اس کی ہجرت اسی (غرض) کے لئے سمجھی جائے گی۔ (بخاری)

﴿3﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ. رواه ابن ماجه، باب النیة، رقم:٤٢٢٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی ہر ایک کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق معاملہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

﴿ 4 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَغْزُوْ جَيْشُ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. رواه البخاري، باب ماذكر في الاسواق،رقم:٢١١٨

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کی نیت سے نکلے گا جب وہ ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! سب کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار والے بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اس لشکر میں شامل نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب کو دھنسا دیا جائے گا پھر اپنی اپنی نیتوں کے مطابق ان کا حشر ہوگا یعنی قیامت والے دن ان کی نیتوں کے مطابق ان سے معاملہ کیا جائے گا۔ (بخاری)

﴿ 5 ﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيْهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

رواه ابوداؤد، باب الرخصة في القعود من العذر، رقم٢٥٠٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے کہ جس راستے پر بھی تم چلے، جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا اور جس وادی سے بھی تم گزرے وہ ان اعمال (کے اجر وثواب) میں تمہارے ساتھ شریک رہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے ہمارے ساتھ شریک رہے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ تمہارے ساتھ نکلنا چاہتے تھے، لیکن) عذر نے ان کو روک دیا۔ (ابوداؤد)

﴿ 6 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هَمَّ بِهَا وَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

رواه البخاری، باب من هم بحسنة او بسيئة، رقم: ٦٤٩١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کے بارے میں ایک فیصلہ فرشتوں کو لکھوا دیا پھر اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور پھر (کسی وجہ سے) نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نیکی کو کر لے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی آگے کئی گنا تک لکھ دیتے ہیں۔ اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اس کے کرنے سے رک جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پوری ایک نیکی لکھ دیتے ہیں (کیونکہ اس کا برائی سے رکنا اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے ہے) اور اگر ارادہ کرنے کے بعد اس نے وہ گناہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک (ہی) گناہ لکھتے ہیں۔ (بخاری)

﴿ 7 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلٰى زَانِيَةٍ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَعَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ، فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللهُ.

رواه البخاری، باب إذا تصدق على غنى.....رقم: ١٤٢١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بنی

اسرائیل) کے ایک آدمی نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں (آج رات چپکے سے) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ (رات کو چپکے سے صدقہ کا مال لے کر نکلا اور بے خبری میں) ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگوں میں چرچا ہوا (کہ رات) چور کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! (چور کو صدقہ دینے میں بھی) آپ کے لئے ہی تعریف ہے (کہ اس سے بھی زیادہ برے آدمی کو دیا جاتا تو میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے عزم کیا کہ آج رات (بھی) ضرور صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور (بے خبری میں) صدقہ ایک بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح چرچا ہوا کہ آج رات بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ! بدکار عورت (کو صدقہ دینے) میں بھی آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو اس قابل بھی نہ تھا) پھر (تیسری مرتبہ) ارادہ کیا کہ آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح چرچا ہوا کہ رات مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ صدقہ دینے والے نے کہا: یا اللہ! چور، بدکار عورت اور مالدار کو صدقہ دینے پر آپ ہی کے لئے تعریف ہے (کہ میرا مال تو ایسے لوگوں کو دینے کے قابل بھی نہ تھا) خواب میں بتایا گیا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) تیرا صدقہ چور پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کر لے اور بدکار عورت پر (اس لئے کرایا گیا) کہ شاید وہ بدکاری سے توبہ کر لے (جب وہ دیکھے گی کہ بدکاری کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی) اور مالدار پر اس لئے تاکہ اسے عبرت حاصل ہو (کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے) شاید وہ بھی اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے لگے۔ (بخاری)

فائدہ: اس شخص کے اخلاص کی وجہ سے تینوں صدقے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لئے۔

﴿8﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوْا: اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ! كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ فِيْ طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ اَرُحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى

نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْمَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا اُحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّي اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ فَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ! فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ. رواه البخاری، باب من استاجر اجیراً فترك اجره.....رقم: ۲۲۷۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے کسی امت کے تین شخص (ایک ساتھ سفر پر) نکلے۔ (چلتے چلتے رات ہوگئی) رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار میں داخل ہوگئے۔ اسی دوران پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے غار کے منہ کو بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) انہوں نے کہا کہ اس چٹان سے نجات کی یہی صورت ہے کہ سب کے سب اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے عمل کے واسطے سے دعائیں کیں) ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ! (آپ جانتے ہیں کہ) میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ میں اہل وعیال اور غلاموں کو ان سے پہلے دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں ایک چیز کی تلاش میں دور نکل گیا، جب واپس لوٹ کر آیا تو والدین سو چکے تھے۔ (پھر بھی) میں نے ان کے لئے شام کا دودھ دوہا (اور اسے پیالے میں لے

کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا) تو دیکھا کہ وہ (اس وقت بھی) سو رہے ہیں۔ میں نے ان کو جگانا پسند نہیں کیا اور ان سے پہلے اہل وعیال یا غلاموں کو دودھ پلانا بھی گوارا نہ کیا۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے سرہانے کھڑا ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور وہ بیدار ہوئے (تو میں نے انہیں دودھ دیا) اس وقت انہوں نے اپنے شام کے حصے کا دودھ پیا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف آپ کی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہم اس چٹان کی وجہ سے جس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرمادیں۔ اس دعا کے نتیجہ میں وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن باہر نکلنا ممکن نہ ہوا۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے (ایک مرتبہ) اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ قحط سالی نے اسے (میرے پاس) آنے پر مجبور کردیا۔ میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ تنہائی میں مجھ سے ملے۔ وہ آمادہ ہوگئی یہاں تک کہ جب میں اس پر قابو پاچکا (اور قریب تھا کہ میں اپنی نفسانی خواہش پوری کروں) تو اس نے کہا کہ میں تمہارے لئے اس بات کو حلال نہیں سمجھتی کہ تم اس مہر کو ناحق توڑو (یہ سن کر) میں اپنے برے ارادے سے باز آگیا اور میں اس سے دور ہوگیا حالانکہ مجھے اس سے بہت زیادہ محبت تھی اور میں نے وہ سونے کے دینار بھی چھوڑ دیئے جو اسے دیئے تھے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور فرمادیں چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن (پھر بھی) نکلنا ممکن نہ ہوا۔

تیسرے نے دعا کی: یا اللہ! کچھ مزدوروں کو میں نے مزدوری پر رکھا تھا، سب کو میں نے مزدوری دے دی صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لئے بغیر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری کی رقم کو کاروبار میں لگا دیا یہاں تک کہ مال میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ ایک دن آیا اور آکر کہا: اللہ کے بندے! مجھے میرے مزدوری دے، میں نے کہا یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آرہے ہیں یہ تمہاری مزدوری ہے یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر یہ منافع حاصل ہوا ہے۔ اس نے کہا: اللہ کے بندے! مذاق نہ کر، میں نے کہا: مذاق نہیں کر رہا، (حقیقت بیان کر رہا ہوں) چنانچہ (میری وضاحت کے بعد) وہ سارا مال لے گیا، کچھ نہ چھوڑا۔ یا اللہ! اگر

میں نے یہ کام صرف آپ کی رضا کی خاطر کیا تھا تو یہ مصیبت جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں دور فرمادیں چنانچہ وہ چٹان بالکل سرک گئی (اور غار کا منہ کھل گیا) اور سب باہر نکل آئے۔ (بخاری)

﴿ 9 ﴾ عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ وَ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ، قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَیْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ۔ اَوْ کَلِمَةٍ نَحْوَهَا۔ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ، قَالَ: اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ یَتَّقِیْ رَبَّهٗ فِیْهِ وَیَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ وَیَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّیَّةِ، یَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّهٗ وَلَا یَصِلُ فِیْهِ رَحِمَهٗ، وَلَا یَعْلَمُ لِلّٰهِ فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ یَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِیَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ. رواه الترمذی وقال:هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء مثل الدنیا مثل أربعة نفر،رقم:۲۳۲۵

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں قسم کھا کر تین چیزیں بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد ایک بات خاص طور سے تمہیں بتاؤں گا اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنا۔ (وہ تین باتیں جس پر میں قسم کھاتا ہوں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ) کسی بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (دوسری یہ ہے کہ) جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس صبر کی وجہ سے اس کی عزت بڑھاتے ہیں۔ (تیسری یہ ہے کہ) جو شخص لوگوں سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک بات تمہیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا ہو وہ (اپنے علم کی وجہ سے) اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (کہ اس کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) صلہ رحمی (میں خرچ) کرتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے (اس لئے مال نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) یہ شخص قیامت میں سب سے

بہترین درجوں میں ہوگا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال نہیں دیا وہ سچی نیت رکھتا ہے اور یہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتا تو (اللہ تعالیٰ) اس کی نیت کی وجہ سے (اس کو بھی وہی ثواب دیتے ہیں جو پہلے شخص کا ہے) اس طرح ان دونوں کا ثواب برابر ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر علم عطا نہیں کیا، وہ اپنے مال میں علم نہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کرتا ہے (بے جا خرچ کرتا ہے) نہ اس مال میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس مال میں حق ہے، یہ شخص قیامت میں بدترین درجہ میں ہوگا۔ چوتھا وہ شخص ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا نہ علم عطا کیا، وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا میں بھی فلاں یعنی تیسرے آدمی کی طرح (بے جا خرچ) کرتا تو اس کو اس نیت کا گناہ ہوتا ہے اور اس کا اور تیسرے آدمی کا گناہ برابر ہو جاتا ہے یعنی اچھے یا برے عزم پر اسی جیسا ثواب اور گناہ ہوتا ہے جو اچھے یا برے عمل پر ہوتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 10 ﴾ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ، قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ اِلَى النَّاسِ" وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

رواه الترمذی، باب منه عاقبة من التمس رضا الناس.....رقم: ٢٤١٤

مدینہ منورہ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھ کو کوئی نصیحت لکھ کر بھیج دیں جو مختصر ہو زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام مسنون اور حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا، اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرما دیں گے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالے کر دیں گے۔ "وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ" (اور تم پر سلامتی ہو) (ترمذی)

﴿ 11 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ.

رواه النسائی، باب من غزا یلتمس الاجر والذکر، رقم:۳۱۴۲

حضرت ابوأمامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لئے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مقصود ہو۔ (نسائی)

﴿ 12 ﴾ عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا یَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِیْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ. رواه النسائی، باب الاستنصار بالضعیف، رقم: ۳۱۸۰

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد (اس کی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر نہیں فرماتے بلکہ) کمزور اور خستہ حال لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اُن کے اخلاص کی وجہ سے فرماتے ہیں۔ (نسائی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَهُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ حَتّٰی اَصْبَحَ، کُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰی وَکَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَیْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ. رواه النسائی، باب من اتی فراشه.....،رقم:۱۷۸۸

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھوں گا پھر نیند کا ایسا غلبہ ہو جائے کہ صبح ہی آنکھ کھلے تو اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، اور اس کا سونا اس کے رب کی طرف سے اس کے لئے عطیہ ہوتا ہے۔ (نسائی)

﴿ 14 ﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهٗ، فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَمْرَهٗ، وَجَعَلَ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ، وَلَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَهٗ، وَمَنْ کَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِیَّتَهٗ، جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ اَمْرَهٗ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ، وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ. رواه ابن ماجه، باب الهم بالدنیا،رقم:۴۱۰۵

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا: جس شخص کا مقصد دنیا بن جائے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو بکھیر دیتے ہیں یعنی ہر کام میں اس کو پریشان کر دیتے ہیں، فقر (کا خوف) اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لئے پہلے سے مقدر تھی۔ اور جس شخص کی نیت آخرت کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو آسان فرما دیتے ہیں، اس کے دل کو غنی فرما دیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿15﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ اُلَاةِ الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. (وهو بعض الحديث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح ۱/۲۷۰

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عادتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے مؤمن کا دل کینہ، خیانت (اور ہر قسم کی برائی) سے پاک رہتا ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے عمل کرنا۔ (۲) حاکموں کی خیر خواہی کرنا۔ (۳) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والوں کو جماعت کے لوگوں کی دعائیں ہر طرف سے گھیرے رہتی ہیں (جن کی وجہ سے شیطان کے شر سے حفاظت رہتی ہے)۔ (ابن حبان)

﴿16﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: طُوْبٰى لِلْمُخْلِصِيْنَ، اُولٰٓئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى، تَنْجَلِّي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ. رواه البيهقي في شعب الايمان ۵/۳۴۳

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اخلاص والوں کے لئے خوشخبری ہو کہ وہ اندھیروں میں چراغ ہیں ان کی وجہ سے سخت سے سخت فتنے دور ہو جاتے ہیں۔ (بیہقی)

﴿17﴾ عَنْ اَبِيْ فِرَاسٍ رَحِمَهُ اللهُ. رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ. قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَلْاِخْلَاصُ. (وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ۵/۳۴۲

قبیلۂ اسلم کے حضرت ابو فراسؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پکار کر پوچھا: یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان اخلاص ہے۔ (بیہقی)

ریاکاری

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ [النساء: ۱۴۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ منافق جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔ (نساء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ○ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ○ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ﴾ [الماعون: ۴-۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) دکھلاوا کرتے ہیں۔ (ماعون)

فائدہ: نماز سے غافل ہونے میں قضا کر کے پڑھنا یا بے دھیانی سے پڑھنا یا کبھی پڑھنا کبھی نہ پڑھنا سب شامل ہے۔ (کشف الرحمن)

احادیثِ نبویہ

﴿ 35 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ.

رواه الترمذی، باب منه حدیث ان لکل شیء شرة، رقم:٢٤٥٣

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ انسان کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ دین یا دنیا کے بارے میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر یہ کہ کسی کو اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھیں۔ (ترمذی)

فائدہ : انگلیوں سے اشارہ کا مطلب مشہور ہونا ہے۔ حدیث میں مراد یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں شہرت کا ہونا دنیا کے بارے مشہور ہونے سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ شہرت حاصل ہونے کے بعد اپنی بڑائی کے احساس سے بچنا ہر ایک کے بس کا کام نہیں۔ البتہ اگر کسی کی شہرت غیر اختیاری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل سے نفس اور شیطان سے محفوظ رکھیں تو ایسے مخلصین کے حق میں شہرت خطرناک نہیں ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 36 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِيْ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَاِنَّ مَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَاِذَا حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى، يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رواه ابن ماجه، باب من ترجی له السلامة من الفتن، رقم:٣٩٨٩

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن مسجد نبوی تشریف لے گئے تو دیکھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے ایک بات کی وجہ سے رونا آرہا ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا:

تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کسی دوست سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت دی۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو نیک ہوں، متقی ہوں اور ایسے چھپے ہوئے ہوں کہ جب موجود نہ ہوں تو ان کو تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو نہ انہیں بلایا جائے اور نہ انہیں پہچانا جائے، ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں، وہ فتنوں کی کالی آندھیوں سے (دل کی روشنی کی وجہ سے اپنے دین کو بچاتے ہوئے) نکل جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

﴿ 37 ﴾ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح،باب حديث: ماذئبان جائعان ارسلافی غنم.....،رقم: ٢٣٧٦

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا آدمی کے دین کو، مال کی حرص اور بڑا بننے کی چاہت نقصان پہنچاتی ہے۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُفَاخِرًا مُكَاثِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى عِيَالِهٖ وَ تَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. رواه البيهقی فی شعب الايمان ٢٩٨/٧

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوسروں پر فخر کرنے کے لئے، مالدار بننے کے لئے، نام ونمود کے لئے دنیا طلب کرے اگرچہ حلال طریقے سے ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ اور جو شخص دنیا حلال طریقے سے اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کو دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے گھر والوں کے لئے روزی حاصل کر سکے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کر سکے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا۔ (بیہقی)

﴿ 39 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً اِلاَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ سَائِلُهُ عَنْهَا: مَا اَرَادَ بِهَا؟ قَالَ جَعْفَرُ: كَانَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ اِذَا حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بَكَى حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَحْسَبُوْنَ اَنَّ عَيْنِيْ تَقَرُّ بِكَلَامِيْ عَلَيْكُمْ فَاَنَا اَعْلَمُ اَنَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ سَائِلِيْ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَااَرَدْتَ بِهٖ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٢٨٧/٢

حضرت حسنؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بیان (وعظ اور تقریر) کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس سے اس بیان کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے اس کا کیا مقصد اور کیا نیت تھی؟ حضرت جعفرؒ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن دینارؒ جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو اس قدر روتے کہ ان کی آواز بند ہو جاتی پھر فرماتے: لوگ سمجھتے ہیں کہ تمہارے سامنے بات کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں یعنی میں بیان کرنے سے خوش ہوتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یقیناً مجھ سے پوچھیں گے کہ اس بیان کرنے سے تیرا کیا مقصد تھا۔ (بیہقی)

﴿ 40 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَسْخَطَ اللهَ فِيْ رِضَى النَّاسِ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ، وَاَسْخَطَ عَلَيْهِ مَنْ اَرْضَاهُ فِيْ سَخَطِهٖ، وَمَنْ اَرْضَى اللهَ فِيْ سَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَاَرْضٰى عَنْهُ مَنْ اَسْخَطَهُ فِيْ رِضَاهُ حَتّٰى يَزِيْنَهُ وَيَزِيْنَ قَوْلَهُ وَعَمَلَهُ فِيْ عَيْنِهٖ. رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح غير يحي بن سليمان الجعفي، وقد وثقه الذهبي في آخر ترجمة يحي بن سليمان الجعفي، مجمع الزوائد ٣٨٦/١٠

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ناراض کر دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے خوش کیا تھا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے لوگوں کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی خوش کر دیتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ناراض کیا تھا یہاں تک کہ ان ناراض ہونے والے لوگوں کی نگاہ میں اس شخص کو اچھا فرما دیتے ہیں، اور اس شخص کے قول اور عمل کو ان لوگوں کی نگاہ میں مزین کر دیتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 41 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ

النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ،قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَجَوَادٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ. رواه مسلم، باب من قاتل للرياء و السمعة استحق النار، رقم:٤٩٢٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے جن کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا۔ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی وہ اُس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے آپ کی رضا کے لئے جنگ کی یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم دین سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور قرآن شریف پڑھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار فرمائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری رضا کے لئے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری ہی رضا کے لئے قرآن شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے علم دین اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے

گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

تیسرا شخص وہ مالدار ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھرپور دولت دی ہوگی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں بتلائیں گے اور وہ ان کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ عرض کرے گا: جن راستوں میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیرا دیا ہوا مال ان سب ہی میں تیری رضا کے لئے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتا ہے، تو نے مال اس لئے خرچ کیا تھا کہ لوگ سخی کہیں چنانچہ کہا جا چکا۔ پھر اس کو حکم سنا دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)

﴿ 42 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا، مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ، لَایَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا، لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا.

رواه ابوداؤد، باب فی طلب العلم لغیر اللّٰه، رقم: ٣٦٦٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وہ علم جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سیکھنا چاہئے تھا دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ (ابوداؤد)

﴿ 43 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ، یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانًا.

رواه الترمذی، باب حدیث خاتلی الدنیا بالدین و عقوبتهم، رقم: ٢٤٠٤

الجامع الصحیح وهو سنن الترمذی۔ دار الباز مکة المکرمة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے، بھیڑوں کی نرم کھال کا لباس پہنیں گے (تاکہ لوگ انہیں دنیا سے بے رغبت سمجھیں) ان کی زبانیں شکر سے

زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے۔ (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں دلیر بن رہے ہیں؟ مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان لوگوں میں ان ہی میں سے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے عقلمند کو بھی حیران (و پریشان) بنا کر چھوڑے گا یعنی ان ہی لوگوں میں سے ایسے لوگوں کو مقرر کر دوں گا جو ان کو طرح طرح کے نقصان میں مبتلا کریں گے۔ (ترمذی)

﴿ 44 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ، نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.

رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب ومن سورة الكهف، رقم:٣١٥٤

حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس شخص نے اپنے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تھا کسی اور کو بھی شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اسی دوسرے سے جا کر مانگ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ : ''اللہ تعالیٰ شرکت میں سب شرکاء سے زیادہ بے نیاز ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اور شرکاء اپنے ساتھ کسی کی شرکت قبول کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح ہرگز کسی کی شرکت گوارا نہیں کرتے۔

﴿ 45 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن غريب، باب فی من يطلب بعلمه الدنيا، رقم:٢٦٥٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے علم اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور مقصد (مثلاً عزت، شہرت، مال وغیرہ حاصل

کرنے) کے لئے سیکھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ترمذی)

﴿ 46 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ؟ قَالَ: وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَنْ یَدْخُلُهُ؟ قَالَ: اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی الریاء والسمعة، رقم: ۲۳۸۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جُبُّ الحَزَن سے پناہ مانگا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: جُبُّ الحَزَن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے کہ خود جہنم روزانہ سومرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن پڑھنے والے جو دکھلاوے کے لئے اعمال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 47 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ سَیَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ، وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، وَیَقُوْلُوْنَ: نَاْتِی الْاُمَرَاءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا، وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ، کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ، کَذٰلِكَ لَایُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: کَاَنَّهُ یَعْنِی: الْخَطَایَا.

رواه ابن ماجه، ورواته ثقات، الترغیب ۱۹۶/۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کی سمجھ حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے (پھر حکّام کے پاس اپنی ذاتی غرض سے جائیں گے) اور کہیں گے ہم ان حکّام کے پاس جاکر ان کی دنیا سے فائدہ تو اٹھالیتے ہیں (لیکن) اپنے دین کی وجہ سے ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا (کہ ان حکّام کے پاس ذاتی غرض کے لئے جائیں اور ان سے متاثر نہ ہوں) جس طرح خاردار درخت سے سوائے کانٹے کے اور کچھ نہیں مل سکتا اسی طرح ان حکّام کی نزدیکی سے سوائے برائیوں کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔ (ابن ماجہ، ترغیب)

﴿ 48 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ

الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟ قَالَ، قُلْنَا: بَلٰى، فَقَالَ: اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ: اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ. رواه ابن ماجه، باب الرياء والسمعة،رقم:٤٢٠٤

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (اپنے حجرہ مبارک سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم لوگ آپس میں مسیح دجّال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجّال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ شرکِ خفی ہے (جس کی ایک مثال یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو سنوار کر اس لئے پڑھے کہ کوئی دوسرا اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 49 ﴾ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَشِّرْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِيْنِ فِي الْاَرْضِ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ نَصِيْبٌ. رواه احمد ٥/١٣٤

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو عزت، سربلندی، نصرت اور روئے زمین میں غلبہ کی خوشخبری دے دو (یہ انعامات تو مجموعی طور پر امت کو مل کر رہیں گے پھر ہر ایک کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق ہوگا) چنانچہ جس نے آخرت کا کام دنیوی منافع حاصل کرنے کے لئے کیا ہوگا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ (مسند احمد)

﴿ 50 ﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ.

(وهو بعض الحديث) رواه احمد ٤/١٢٦

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھلانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلانے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو دکھلانے کے لئے یہ اعمال کئے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک بنالیا اس حالت میں یہ اعمال اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں رہتے بلکہ ان لوگوں کے لئے بن جاتے ہیں جن کو دکھلانے کے لئے کئے جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا بجائے ثواب کے عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔

﴿ 51 ﴾ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ بَکٰی، فَقِیْلَ لَہٗ: مَا یُبْکِیْکَ؟ قَالَ: شَیْئًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُہٗ، فَذَکَرْتُہٗ، فَاَبْکَانِیْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الشِّرْکَ وَالشَّھْوَۃَ الْخَفِیَّۃَ، قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَتُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَمَا اِنَّھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰکِنْ یُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ، وَالشَّھْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ اَنْ یُصْبِحَ اَحَدُھُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَہٗ شَھْوَۃٌ مِنْ شَھَوَاتِہٖ فَیَتْرُکُ صَوْمَہٗ. رواہ احمد ۱۲۴/۴

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ وہ رونے لگے۔ لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ایک بات یاد آگئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنی تھی اس بات نے مجھے رُلا دیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور شہوتِ خفیہ کا ڈر ہے۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپؐ کے بعد آپؐ کی امت شرک میں مبتلا ہوجائے گی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں (لیکن) وہ نہ تو سورج اور چاند کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی، بلکہ اپنے اعمال میں ریاکاری کرے گی۔ شہوتِ خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح روزہ دار ہو پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اُس کو پسند ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا روزہ توڑ ڈالے (اور اس طرح اپنی خواہش پوری کرلے)۔

(مسند احمد)

﴿ 52 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَۃِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ، فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ؟ قَالَ: ذٰلِکَ بِرَغْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَھْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ. رواہ احمد ۲۳۵/۵

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں

ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے مگر اندرونی طور پر دشمن ہوں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے غرض کی وجہ سے ظاہری دوستی ہوگی اور اندرونی دشمنی کی وجہ سے وہی ایک دوسرے سے خوفزدہ بھی رہیں گے۔ (مسند احمد)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی دوستی اور دشمنی کی بنیاد ذاتی اغراض پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نہیں ہوگی۔

﴿ 53 ﴾ عَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، فَقَالَ: یَاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا ھٰذَا الشِّرْکَ، فَاِنَّہٗ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ، فَقَالَ لَہٗ مَنْ شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَقُوْلَ: وَکَیْفَ نَتَّقِیْہِ، وَھُوَ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ شَیْئًا نَعْلَمُہٗ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُ. رواہ احمد ٤/٤٠٣

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا جس میں یہ ارشاد فرمایا: لوگو! اس شرک (ریاکاری) سے بچتے رہو کہ یہ چیونٹی کے رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ ایک شخص کے دل میں سوال پیدا ہوا اس نے پوچھا: یارسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچیں جبکہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو: "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ شَیْئًا نَعْلَمُہٗ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ" **ترجمہ**: اے اللہ! ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم جانتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے۔ (مسند احمد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ شَھَوَاتِ الْغَیِّ فِیْ بُطُوْنِکُمْ وَ فُرُوْجِکُمْ، وَمُضِلَّاتِ الْھَوٰی. رواہ احمد والبزار والطبرانی فی الثلاثۃ و رجالہ رجال الصحیح لان ابا الحکم البنانی الراوی عن أبی برزۃ بینہ الطبرانی، فقال: عن أبی الحکم، ھو علی بن الحکم، وقد روی لہ البخاری، وأصحاب السنن، مجمع الزوائد ١/٤٤٦

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ایسی گمراہ کن خواہشات میں پڑ جاؤ جن کا تعلق تمہارے پیٹوں اور

شرمگاہوں سے ہے (جیسے حرام کھانا، بدکاری وغیرہ) اور ایسی خواہشات میں پڑ جاؤ جو (تمہیں راہِ حق سے ہٹا کر) گمراہی کی طرف لے جائیں۔ (مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللهُ بِهٖ سَامِعَ خَلْقِهٖ، وَصَغَّرَهٗ، وَحَقَّرَهٗ. رواه الطبرانی فی الکبیر واحد اسانید الطبرانی فی الکبیر رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۳۸۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے عمل کو لوگوں کے درمیان مشہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اس ریا والے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچا دیں گے (کہ یہ شخص ریا کار ہے) اور اس کو لوگوں کی نگاہ میں چھوٹا اور ذلیل کر دیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 56 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْمُ فِي الدُّنْيَا مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ اِلَّا سَمَّعَ اللهُ بِهٖ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه الطبرانی و اسناده حسن، مجمع الزوائد ۱۰/۳۸۳

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ دنیا میں شہرت اور دکھلانے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بات کو تمام مخلوق کے سامنے شہرت دیں گے (کہ اس شخص نے نیک اعمال لوگوں کو دکھلانے کے لئے کئے تھے جس کی وجہ سے اس کی رُسوائی ہوگی)۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 57 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخْتَمَةٍ، فَتُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: اَلْقُوْا هٰذِهٖ، وَاقْبَلُوْا هٰذِهٖ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ وَ جَلَالِكَ، مَا رَاَيْنَا اِلَّا خَيْرًا، فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ هٰذَا كَانَ لِغَيْرِ وَجْهِيْ، وَاِنِّيْ لَا اَقْبَلُ الْيَوْمَ اِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهِيْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: وَ عِزَّتِكَ، مَا كَتَبْنَا اِلَّا مَا عَمِلَ، قَالَ: صَدَقْتُمْ، اِنَّ عَمَلَهٗ كَانَ لِغَيْرِ وَجْهِيْ.

رواه الطبرانی فی الاوسط بإسنادین، ورجال أحدهما رجال الصحیح، ورواه البزار، مجمع الزوائد ۱۰/۶۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مُہر شدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے نامۂ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو قبول کرلو اور بعض لوگوں کے نامۂ اعمال کے بارے میں فرمائیں گے ان کو پھینک دو۔ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت اور جلال کی قسم! ہم نے ان اعمال ناموں میں بھلائی کے علاوہ تو کچھ اور دیکھا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ اعمال میرے لئے نہیں کئے تھے اور میں آج کے دن ان ہی اعمال کو قبول کروں گا جو صرف میری رضا کے لئے کئے گئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو وہی لکھا جو اس نے عمل کیا (اور وہ سب اعمال نیک اور اچھے ہی ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتو! تم سچ کہتے ہو (لیکن) اس کے اعمال میری رضا کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے تھے۔

(طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 58 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ: وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ: فَشُحٌّ مُطَاعٌ، وَھَوًی مُتَّبَعٌ، وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ. (وھو طرف من الحدیث) رواہ البزار واللفظ لہ والبیھقی وغیرھما مروی عن جماعۃ من الصحابۃ واسانیدہ وان کان لا یسلم شیئ منھا من مقال فھو بمجموعھا حسن ان شاءَ اللّٰہ تعالیٰ، الترغیب ۱/ ۲۸۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: وہ بخل جس کی اطاعت کی جائے یعنی بخل کیا جائے، وہ خواہشِ نفس جس پر چلا جائے اور آدمی کا اپنے آپ کو بہتر سمجھنا۔ (بزار، بیہقی، ترغیب)

﴿ 59 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مِنْ اَسْوَءِ النَّاسِ مَنْزِلَۃً مَنْ اَذْھَبَ آخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان ۳/ ۳۵۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی آخرت کو برباد کرلے۔ یعنی دوسرے کو دنیوی فائدے

پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا کام کر کے اپنی آخرت کو برباد کر لے۔ (بیہقی)

﴿ 60 ﴾ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّيْ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُنَافِقٌ عَلِيْمُ اللِّسَانِ. رواه البيهقي في شعب الإيمان ٢/٢٨٤

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ڈر اس منافق کا ہے جو زبان کا عالم ہو (علم کی باتیں کرتا ہو لیکن ایمان اور عمل سے خالی ہو)۔ (بیہقی)

فائدہ: منافق سے مراد ریاکار یا فاسق ہے۔ (مظاہر حق)

﴿ 61 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللهِ حَتّٰى يَجْلِسَ. تفسيرابن كثير ٣/١١٦

حضرت عبداللہ بن قیس خزاعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص کسی نیک کام میں دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے لگے تو جب تک وہ اس نیت کو چھوڑ نہ دے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿ 62 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، اَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا.

رواه ابن ماجه، باب من لبس شهرة من الثياب،رقم:٣٦٠٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنا کر اس میں آگ بھڑکا دیں گے۔ (ابن ماجہ)

دعوت وتبلیغ

اپنے یقین وعمل کو درست کرنے اور سارے انسانوں کو صحیح یقین وعمل پر لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والے طریقۂ محنت کو سارے عالم میں زندہ کرنے کی کوشش کرنا۔

دعوت اور اس کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ط وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴾ [یونس:۲۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور وہ جسے چاہتے ہیں سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿ ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [الجمعة:٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے اَن پڑھ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ یعنی وہ رسول اُمّی اور اَن پڑھ ہیں وہ رسول ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں یعنی قرآن کریم کے ذریعہ ان کو دعوت دیتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں اور ایمان لانے کے لئے ان کو آمادہ کرتے ہیں (جس سے ان کو ہدایت حاصل ہوتی ہے) اور ان کی اخلاقی اصلاح کرتے اور ان کو سنوارتے ہیں، ان کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں اور سنت اور صحیح سمجھ بوجھ کی تعلیم دیتے ہیں۔ یقیناً ان رسول کی بعثت سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ (جمعہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾ [الفرقان:٥١،٥٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اگر ہم چاہتے تو (آپؐ کے علاوہ اسی زمانے میں) ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے (اور تنہا آپؐ پر تمام کام نہ ڈالتے لیکن چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر بڑھانا مقصود ہے اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا تو اس طرح سارا کام تنہا آپؐ کے سپرد کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ لہٰذا اس نعمت کے شکریہ میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کی خوشی کا کام نہ کیجئے (یعنی کافر تو اس سے خوش ہوں گے کہ آپ تبلیغ نہ کیا کریں یا کم کریں) اور قرآن (میں جو حق کے دلائل ہیں ان) سے ان کفار کا زور وشور سے مقابلہ کیجئے (یعنی عام اور تام تبلیغ کیجئے، سب سے کہئے اور بار بار کہئے اور ہمت قوی رکھئے)۔ (فرقان)

وقَالَ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ [النحل:١٢٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: آپ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیجئے۔ (نحل)

وقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الذاريات:٥٥]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو

نفع دیتا ہے۔ (ذاریات)

وَقَالَ تَعَالٰی : يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾ [المدثر:۱-۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اے کپڑا اوڑھنے والے! اپنی جگہ سے اٹھیے اور ڈرایئے اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کیجئے۔ (مدثر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴾ [الشعراء:۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: شاید آپ ان کے ایمان نہ لانے پر غم کھاتے کھاتے اپنی جان دیدیں گے۔ (شعراء)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [التوبة: ۱۲۸]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بلاشبہ تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں، تم کو کسی قسم کی تکلیف کا پہنچنا ان پر بہت گراں گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے انتہائی خواہشمند ہیں (اُن کی یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے) بالخصوص مسلمانوں پر بڑے شفیق اور نہایت مہربان ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ﴾ [فاطر:۸]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: ان کے ایمان نہ لانے پر پچھتا پچھتا کر، کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ○ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ○ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ

لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا○ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۖ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا○ مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا○ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا○ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا○ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا○ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا○ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا○ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا○ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴾ [نوح:۱-۲۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ڈرایئے اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! میں تمہیں صاف طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ان سے ڈرتے رہو اور میرا کہنا مانو (ایسا کرنے پر) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدیں گے اور موت کے مقررہ وقت تک عذاب کو مؤخر رکھیں گے یعنی دنیا میں بھی عذاب سے حفاظت رہے گی اور آخرت میں عذاب کا نہ ہونا تو ظاہر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پھر اس کو پیچھے نہیں ہٹایا جاسکتا یعنی ایمان اور تقوے کی برکت سے عذاب سے تو حفاظت ہو جائے گی مگر موت بہر حال آکر رہے گی۔ کاش تم یہ بات سمجھتے (جب ایک لمبی مدت تک ان باتوں کا اثر قوم پر نہ ہوا تو) نوح (علیہ السلام) نے دعا کی: میرے رب میں اپنی قوم کو رات دن، دعوت دیتا رہا۔ مگر وہ میرے بلانے پر دین سے اور بھی زیادہ بھاگنے لگے۔ جب بھی میں ان کو ایمان کی دعوت دیتا تا کہ ان کے ایمان کے سبب آپ ان کو بخشدیں تو وہ لوگ کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیتے (تا کہ وہ مجھ کو نہ دیکھیں اور میں ان کو نہ دیکھوں) اور (شرارت پر) اڑ گئے اور بے حد تکبر کیا۔ پھر (بھی میں ان کو مختلف طریقوں سے نصیحت کرتا رہا چنانچہ) میں نے انہیں برملا بھی بلایا پھر میں نے اُن کو علانیہ بھی سمجھایا اور پوشیدہ طور پر بھی سمجھایا، یعنی جو طریقہ بھی اُن کی ہدایت کا ہوسکتا تھا اس کو چھوڑا نہیں، عام مجمعوں میں میں نے اُن کو دعوت دی پھر خاص طور پر ان کے گھروں پر جا کر بھی علانیہ اور کھول کھول کر بیان کیا اور خاموشی کے ساتھ چپکے چپکے ان کو نفع نقصان سے آگاہ کیا اور (اسی سمجھانے کے سلسلہ میں) میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے رب کے سامنے استغفار کرو، بیشک وہ بڑے بخشنے والے ہیں۔ اس استغفار پر اللہ تعالیٰ

کثرت سے تم پر بارشیں برسائیں گے اور تمہارے مال اور اولاد میں برکت دیں گے اور تمہارے لئے بہت سے باغ لگادیں گے اور تمہارے لئے نہریں جاری کردیں گے۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا خیال نہیں رکھتے، حالانکہ انہوں نے تمہیں کئی مرحلوں میں بنایا ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اوپر تلے سات آسمان بنائے ہیں اور ان آسمانوں میں چاند کو چمکتا ہوا بنایا اور سورج کو چراغ (کی طرح روشن) بنادیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا پھر تمہیں (مرنے کے بعد) زمین ہی میں لوٹا دیں گے اور (قیامت میں) اس زمین سے تم کو باہر لے آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو یعنی (زمین پر چلنے پھرنے میں راستہ کی کوئی رکاوٹ نہیں)۔ (نوح)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ○ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ط اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ○ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ○ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ○ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ○ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا ط اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ [الشعراء: ۲۳-۲۸]

وَقَالَ تَعَالٰی فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: ﴿قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰی○ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی○ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی○ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ج لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی○ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً﴾ [طٰہٰ: ۴۹-۵۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فرعون نے کہا کہ رب العالمین کیا چیز ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے رب ہیں، اگر تمہیں یقین آئے۔ فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھنے والوں سے کہا کہ کیا تم سن رہے ہو؟ یہ کیسی بے کار باتیں کر رہا ہے، لیکن موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان جاری رکھا اور فرمایا کہ وہی تمہارے رب ہیں اور وہی تمہارے پچھلے باپ داداؤں کے رب ہیں۔ فرعون اپنے لوگوں سے کہنے لگا: یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بلاشبہ کوئی دیوانہ ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ وہی مشرق ومغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کے رب ہیں۔ اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ (شعراء)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) کی دعوت کو اس طرح ذکر فرمایا: فرعون نے کہا: موسیٰ (یہ بتاؤ کہ) تم دونوں کا رب کون ہے؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا ہم دونوں کا (بلکہ سب کا) رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب صورت وشکل عطا فرمائی (پھر تمام مخلوقات کو ہر قسم کے فائدے حاصل کرنے کی) سمجھ عطا فرمائی۔ (فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا معقول جواب سن کر بے ہودہ سوالات شروع کر دیئے اور) کہا: اچھا پچھلے لوگوں کے حالات بتلایئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کا علم میرے رب کے پاس لوح محفوظ میں ہے۔ میرے رب (ایسے جاننے والے ہیں کہ) نہ غلطی کرتے ہیں۔ اور نہ بھولتے ہیں (ان لوگوں کے اعمال کا صحیح صحیح علم میرے رب کو حاصل ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ایسی عام صفات بیان فرمائیں جسے ہر عامی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا) وہ رب ایسے ہیں جنہوں نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس زمین میں تمہارے لئے راستے بنائے۔ اور آسمان سے پانی برسایا۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴾ [ابراهیم:۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت اور راحت کے جو واقعات ان کو پیش آتے رہے ہیں وہ واقعات ان کو یاد دلاؤ کیونکہ ان واقعات میں ہر صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ (ابراہیم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴾ [الاعراف:٦٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَقَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝ یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ۫ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ○ وَيٰقَوْمِ مَالِيْ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْ اِلَى النَّارِ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَالَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ز وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ○ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَا اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ○ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ط وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ○ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ﴾ [المؤمن:۳۸-۴۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (فرعون کی قوم میں سے) وہ آدمی جو (موسیٰ علیہ السلام پر) ایمان لایا تھا (اور اس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا) اپنی قوم سے کہا: میرے بھائیو! تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کا راستہ بتاؤں گا۔ میرے بھائیو! دنیا کی زندگی محض چند روزہ ہے اور ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہی ہے۔ جو بُرے کام کرے گا اس کو بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا اور جس نے نیک کام کیا چاہے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی۔ میرے بھائیو! آخر کیا بات ہے کہ میں تم کو نجات کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی دعوت دیتے ہو۔ تم مجھے اس بات کی طرف دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا منکر ہو جاؤں اور ان کے ساتھ اسے شریک کروں جسے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں زبردست، گناہ بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو وہ نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یقیناً ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس جانا ہے اور بیشک بندگی کی حد سے نکلنے والے ہی دوزخی ہیں۔ میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری اس بات کو آگے چل کر یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک تمام بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے اس مؤمن کو ان لوگوں کی بُری چالوں سے محفوظ رکھا اور خود فرعونیوں پر بدترین عذاب نازل ہوا۔ (مؤمن)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ [لقمٰن:۱۷]

(حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی جس کو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا) میرے پیارے بیٹے! نماز پڑھا کرو، اچھے کاموں کی نصیحت کیا کرو، بُرے کاموں سے منع کیا کرو اور جو مصیبت تم

پر آئے اس کو برداشت کیا کرو، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔ (لقمٰن)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴾ [الاعراف:١٦٤-١٦٥]

(بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا کچھ لوگوں نے اس حکم پر عمل کیا، کچھ لوگوں نے نافرمانی کی اور کچھ لوگوں نے نافرمانوں کو نصیحت کی۔ اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب بنی اسرائیل کی ایک جماعت جو کہ نافرمانی نہیں کرتی تھی، (اور نہ ہی نافرمانی کرنے والوں کو روکتی تھی) اس نے ان لوگوں سے کہا جو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کر رہے ہو جن کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والے ہیں یا ان کو سخت سزا دینے والے ہیں۔ اس پر نصیحت کرنے والوں نے جواب دیا کہ ہم اس لئے نصیحت کر رہے ہیں تا کہ تمہارے (اور اپنے) رب کے سامنے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ ہم نے تو کہا تھا مگر انہوں نے نہ سنا، ہم معذور ہیں) اور اس امید پر بھی کہ شاید یہ باز آجائیں (اور ہفتہ کے دن شکار کرنا چھوڑ دیں) پھر جب ان لوگوں نے اس حکم کو چھوڑے ہی رکھا جس حکم پر عمل کرنے کی ان کو نصیحت کی جاتی رہی تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس برے کام سے منع کیا کرتے تھے اور نافرمانوں کو نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴾

[هود:١١٦-١١٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو قومیں تم سے پہلے ہلاک ہو چکی ہیں ان میں ایسے سمجھدار لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے البتہ چند آدمی ایسے تھے جو فساد

سے روکتے تھے جنہیں ہم نے عذاب سے بچالیا تھا (یعنی پچھلی امتوں کی ہلاکت کے جو قصے مذکور ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ تھے جو ان کو اَمر بِالمَعْرُوف اور نَهی عَنِ الْمُنکَر کرتے، چند لوگ یہ کام کرتے رہے تو وہ عذاب سے بچالئے گئے) اور جو نافرمان تھے وہ جس ناز و نعمت میں تھے اس کے پیچھے پڑے رہے اور وہ جرائم کے عادی ہو چکے تھے، اور آپ کے رب کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان بستیوں کو جن کے رہنے والے (اپنی اور دوسروں کی) اصلاح میں لگے ہوں، ناحق (بلاوجہ) تباہ و برباد کر دیں۔ (ہود)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ [العصر: ۱-۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: زمانے کی قسم! بیشک انسان بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے (یہ لوگ البتہ پورے پورے کامیاب ہیں)۔ (عصر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ [آل عمران: ۱۱۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ تم نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾ [یوسف: ۱۰۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے: آپ فرما دیجئے میرا راستہ تو یہی ہے کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جو میری پیروی کرنے والے ہیں وہ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں)۔ (یوسف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ [التوبة:٧١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دینی مددگار ہیں جو نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ضرور رحم فرمائیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة:٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ○ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ج وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ [حم السجدة:٣٣-٣٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور (فرمانبرداری کے اظہار کے لئے) کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نیکی اور برائی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے) تو آپ (اور آپ کے ماننے والے) برائی کا جواب بھلائی سے دیں (مثلاً غصہ کے جواب میں بردباری، سختی کے جواب میں نرمی) چنانچہ اس بہترین برتاؤ کا اثر یہ ہوگا کہ جس شخص کو آپ سے دشمنی تھی وہ ایک دم ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی ہمدرد دوست ہوتا ہے، اور یہ بات برداشت کرنے والوں ہی کو نصیب ہوتی ہے، اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے (اس آیت سے معلوم ہوا کہ دَاعِی اِلَی اللہ کو بہت زیادہ صبر واستقلال اور عمدہ اخلاق کی ضرورت ہے)۔ (حم سجدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴾ [التحریم:٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس آگ پر ایسے سخت دل اور زور آور فرشتے مقرر ہیں کہ ان کو جو حکم بھی اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔ (تحریم)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴾ [الحج:٤١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ مسلمان لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تب بھی یہ لوگ (خود بھی) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کام کرنے کو کہیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور ہر کام کا انجام تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ (حج)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ [الحج:٧٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے محنت کیا کرو جیسا محنت کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے تمام دنیا میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو چن لیا ہے اور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی (لہٰذا دین کا کام آسان ہے۔ اور جو اسلام کے احکام تم کو دیئے گئے ہیں وہ دینِ ابراہیمی کے مطابق ہیں اس لئے) تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا لقب قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بھی اور اِس قرآن میں بھی مسلمان رکھا ہے (یعنی فرمانبردار اور وفا شعار)۔ تم کو ہم نے اس لئے منتخب کیا ہے تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے گواہ ہوں اور تم دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو۔ (حج)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب دوسری امتیں انکار کریں گی کہ انبیاء نے ہم کو تبلیغ نہیں کی تو وہ انبیاء، امت محمدیہ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔ یہ امت گواہی دے گی کہ بیشک پیغمبروں نے دعوت وتبلیغ کی، جب سوال ہوگا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا؟ جواب دیں گے کہ ہم کو ہمارے نبی نے بتایا تھا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی گواہی کے معتبر ہونے کی تصدیق فرمائیں گے۔

بعض مفسرین نے آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے تمہیں اس لئے چن لیا ہے تاکہ رسول تم کو بتائیں اور سکھائیں تم دوسرے لوگوں کو بتاؤ اور سکھاؤ۔

(کشف الرحمن)

احادیثِ نبویہ

﴿1﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَاللهُ يَهْدِيْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِيْ۔ رواه الطبراني في الكبير وهو حديث حسن،الجامع الصغير ۳۹۵/۱

حضرت مُعاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والا ہوں اور ہدایت تو اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، میں تو مال تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔ (طبرانی، جامع الصغیر)

﴿2﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهٖ: قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّمَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَاَنْزَلَ اللهُ: "اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ" الآية. رواه مسلم، باب الدليل على صحة اسلام.....،رقم:۱۳۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابو طالب سے اُن کی وفات کے وقت) ارشاد فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہہ لیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کا گواہ بن جاؤں۔ ابو طالب نے جواب دیا: اگر قریش کے اس طعنہ کا ڈر نہ ہوتا کہ ابو طالب نے صرف

موت کی گھبراہٹ سے کلمہ پڑھا ہے تو میں کلمہ پڑھ کر ضرور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

ترجمہ: آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں ہدایت دیدیں۔ (مسلم)

﴿ 3 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ لَهُ صَدِیْقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ، فَلَقِیَهُ، فَقَالَ: یَا اَبَا الْقَاسِمِ، فُقِدْتَ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِكَ، وَاتَّهَمُوكَ بِالْعَیْبِ لِآبَائِهَا وَ اُمَّهَاتِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَدْعُوْكَ اِلَی اللّٰهِ "فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ كَلَامِهٖ اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺوَمَا بَیْنَ الْاَخْشَبَیْنِ اَحَدٌ اَكْثَرَ سُرُوْرًا مِنْهُ بِاِسْلَامِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَضَی اَبُوْبَكْرٍ فَرَاحَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدٍ وَالزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَسَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَاَسْلَمُوا، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ بِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَاَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ وَالْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ، فَاَسْلَمُوْا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. البدایة والنهایة ۳/ ۸۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ آپؐ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا: ابوالقاسم (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) آپ اپنی قوم کی مجلسوں میں دکھائی نہیں دیتے اور لوگ آپ پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ آپ ان کے باپ دادا میں عیوب نکالتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی بات ختم ہوتے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر جتنے خوش تھے مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کوئی شخص کسی بات سے اتنا خوش نہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے پاس (دعوت دینے کے لئے) تشریف لے گئے، یہ حضرات بھی مسلمان ہوگئے۔ دوسرے روز حضرت

ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد اور حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہم کو لے کر حاضر ہوئے اور یہ سب حضرات بھی مسلمان ہو گئے (دو دن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دعوت سے نو حضرات نے اسلام قبول کیا)۔ (البدایہ والنہایۃ)

﴿4﴾ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ (فِی قِصَّۃِ اِسْلَامِ اَبِیْ قُحَافَۃَ): فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ) وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ اَتَی اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَبِیْہِ یَقُوْدُہٗ، فَلَمَّا رَآہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ھَلَّا تَرَکْتَ الشَّیْخَ فِیْ بَیْتِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا آتِیْہِ فِیْہِ؟ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ھُوَاَحَقُّ اَنْ یَمْشِیَ اِلَیْکَ مِنْ اَنْ تَمْشِیَ اِلَیْہِ، قَالَ: فَاَجْلَسَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَہٗ، ثُمَّ قَالَ لَہٗ: اَسْلِمْ، فَاَسْلَمَ، وَدَخَلَ بِہٖ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَرَاْسُہٗ کَاَنَّھَا ثَغَامَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: غَیِّرُوْا ھٰذَا مِنْ شَعْرِہٖ۔ رواہ احمد و الطبرانی ورجالھما ثقات، مجمع الزوائد ۶/۲۵۴

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (فتح مکہ کے دن) جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور مسجد حرام تشریف لے گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی خدمت میں لائے۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ابو بکر! ان بزرگوار کو گھر میں کیوں نہیں رہنے دیا کہ میں خود ان کے پاس گھر آجاتا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان پر زیادہ حق بنتا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں بجائے اس کے کہ آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے سینہ پر ہاتھ مبارک پھیر کر ارشاد فرمایا: آپ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تو ان کے سر کے بال ثغامہ درخت کی طرح سفید تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان بالوں کی سفیدی کو (مہندی وغیرہ لگا کر) بدل دو۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ثغامہ ایک درخت ہے جو برف کے مانند سفید ہوتا ہے۔ (مجمع بحار الانوار)

﴿5﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ" اَتَی النَّبِیُّ ﷺ الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَیْہِ، ثُمَّ نَادٰی: یَا صَبَاحَاہ، فَاجْتَمَعَ

النَّاسُ اِلَيْهِ بَيْنَ رَجُلٍ يَجِيءُ اِلَيْهِ وَبَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِيْ فِهْرٍ، يَا بَنِيْ كَعْبٍ، اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ صَدَّقْتُمُوْنِيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ! قَالَ: فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ ـ لَعَنَهُ اللهُ ـ تَبًّالَكَ سَائِرَالْيَوْمِ! اَمَا دَعَوْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا؟ وَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: "تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ". رواه احمد ۱۷/۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ آیت نازل فرمائی (اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے) تو آپ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر زور سے پکارا: یَا صَبَاحَاہ "یعنی لوگو! صبح دشمن حملہ کرنے والا ہے" اس لئے یہاں جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے کوئی خود آیا، کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنو عبدالمطلب، بنو فہر، بنو کعب! ذرا یہ تو بتاؤ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں گھڑ سواروں کا ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے کیا تم مجھے سچا مان لو گے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک سخت عذاب آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ ابولہب بولا۔ اللہ کی لعنت ہو (نعوذ باللہ) تو ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے، ہمیں محض اس لئے بلایا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ سورت نازل فرمائی جس میں فرمایا: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔ (مسند احمد، البدایہ والنہایہ)

﴿6﴾ عَنْ مُنِيْبٍ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَاَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا "لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ تُفْلِحُوْا" فَمِنْهُمْ مَنْ تَفَلَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَمِنْهُمْ مَنْ سَبَّهٗ حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ، فَاَقْبَلَتْ جَارِيَةٌ بِغُسْلٍ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ، وَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ! لَا تَخْشَيْ عَلٰى اَبِيْكِ غِيْلَةً وَلَا ذِلَّةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا: زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ.

رواه الطبراني وفيه: منيب بن مدرك ولم اعرفه، وبقيه رجاله ثقات مجمع الزوائد ۱۸/٦ وفي الحاشية: منيب بن مدرك ترجمه البخاري في تاريخه وابن ابي حاتم ولم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً.

حضرت منیب ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے زمانۂ جاہلیت میں دیکھا آپ فرمارہے تھے: لوگو! "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے کوئی تو آپ کے چہرے پر تھوک رہا تھا اور کوئی آپ پر مٹی ڈال رہا تھا اور کوئی آپ کو گالیاں دے رہا تھا (اور یونہی ہوتا رہا) یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا۔ پھر ایک لڑکی پانی کا پیالہ لے کر آئی جس سے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا اور فرمایا: میری بیٹی! نہ تو تم اپنے باپ کے اچانک قتل ہونے سے ڈرو اور نہ کسی قسم کی ذلت کا خوف رکھو۔ میں نے پوچھا یہ لڑکی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ ایک خوبصورت بچی تھیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿7﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اَرْسَلْتُ اِلَيْهِ اَرْبَعِيْنَ فَارِسًا مَعَ عَبْدِ شَرٍّ فَقَدِمُوا عَلَيْهِ بِكِتَابِيْ فَقَالَ لَهٗ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ شَرٍّ قَالَ: بَلْ اَنْتَ عَبْدُ خَيْرٍ، فَبَايَعَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَكَتَبَ مَعَهُ الْجَوَابَ اِلٰى حَوْشَبٍ ذِيْ ظُلَيْمٍ فَآمَنَ حَوْشَبٌ. الاصابة ۱/۳۸۲

حضرت محمد بن عثمان اپنے دادا حضرت حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ دے دیا تو میں نے عبدشر کے ساتھ آپ کی خدمت میں چالیس سواروں کی ایک جماعت بھیجی۔ وہ میرا خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا (میرا نام) عبدشر "یعنی برائی والا ہے"۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم عبد خیر (بھلائی والے) ہو (پھر آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام پر بیعت فرمالیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے خط کا جواب لکھا اور ان کے ہاتھ حوشب کو بھیجا (جس میں اسلام قبول کرنے کی دعوت تھی) حوشب (اس خط کو پڑھ کر) ایمان لے آئے۔ (اصابہ)

﴿8﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم، باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان.....، رقم: ۱۷۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر (ہاتھ سے بدلنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو بدل دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے یعنی اس برائی کا دل میں غم ہو اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (مسلم)

﴿ 9 ﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا، وَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا.

رواه البخاري، باب هل يقرع في القسمة والاستهام فيه؟ رقم:٢٤٩٣

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے اور اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک پانی کے جہاز پر سوار ہوں)۔ قُرعہ سے جہاز کی منزلیں مقرر ہوگئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصے میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصہ میں ہوں۔ نیچے کی منزل والوں کو جب پانی لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آتے ہیں اور اوپر کی منزل پر بیٹھنے والوں کے پاس سے گذرتے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے (نیچے کے) حصے میں سوراخ کرلیں (تاکہ اوپر جانے کے بجائے سوراخ سے ہی پانی لے لیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا ہی اچھا ہو) اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان کو ان کے اس ارادے سے نہ روکیں (اور وہ سوراخ کرلیں) تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے) تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ جائیں گے۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک جہاز سے دی گئی ہے۔ جس میں سوار لوگ ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ساری دنیا کے انسان ایک قوم کی طرح

ایک جہاز میں سوار ہیں۔ اس جہاز میں فرمانبردار بھی ہیں اور نافرمان بھی۔ اگر نافرمانی عام ہوئی تو اس سے صرف وہی طبقہ متاثر نہیں ہوگا جو اس نافرمانی میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا متاثر ہوگی۔ اس لئے انسانی معاشرہ کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو روکا جائے اگر ایسا نہیں ہوگا تو سارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہوسکتا ہے۔

﴿ 10 ﴾ عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى تَعْمَلَ الْخَاصَّةُ بِعَمَلٍ تَقْدِرُ الْعَامَّةُ اَنْ تُغَيِّرَهُ، وَلَا تُغَيِّرُهُ، فَذَاكَ حِيْنَ يَاْذَنُ اللهُ فِيْ هَلَاكِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ۔ رواه الطبرانی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۵۲۸/۷

حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی غلطیوں پر سب کو (جو اس غلطی میں مبتلا نہیں ہیں) عذاب نہیں دیتے البتہ سب کو اس صورت میں عذاب دیتے ہیں جب کہ فرمانبردار باوجود قدرت کے نافرمانی کرنے والوں کو نہ روکیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 11 ﴾ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ) عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ. رواه البخاری، باب قول النبی ﷺ لاترجعوا بعدی کفارا.....، رقم:۷۰۷۸

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ کے اخیر میں) ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام نہیں پہنچادیے (صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے پہنچادیے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آپ (ان لوگوں کے اقرار پر) گواہ ہوجائیں۔ پھر آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بسا اوقات دین کی باتیں جس کو پہنچائی جائیں وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ (بخاری)

فائدہ: اس حدیث شریف میں اس بات کی تاکید فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کی جو بات سنی جائے اسے سننے والا اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے ممکن ہے وہ لوگ اسے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔ (فتح الباری)

﴿ 12 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنهی عن المنكر،رقم:٢١٦

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم ضرور اَمر بالمعروف اور نَهیٌ عَنِ المُنکَر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیج دیں گے پھر تم دعا بھی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول نہ کریں گے۔ (ترمذی)

﴿ 13 ﴾ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. رواه البخاری، باب يأجوج وماجوج،رقم:٧١٣٥

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں جب برائی عام ہو جائے۔ (بخاری)

﴿ 14 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ: اَسْلِمْ، فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ۔

رواه البخاری، باب اذا اسلم الصبی فمات.....،رقم:١٣٥٦

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا جو وہیں تھا۔ اس نے کہا: ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپؐ فرما رہے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے اس لڑکے کو (جہنم کی) آگ سے بچالیا۔ (بخاری)

﴿ 15 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ۔ رواه ابن ماجه، باب من كان مفتاحا للخير،رقم:٢٣٨

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین نعمتوں کے خزانے ہیں۔ ان نعمتوں کے خزانوں کے لئے کنجیاں ہیں۔ خوش خبری ہو اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی کی چابی (اور) برائی کا تالا بنادیں یعنی ہدایت کا ذریعہ بنادیں۔ اور تباہی ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کی چابی (اور) بھلائی کا تالا بنادیں یعنی گمراہی کا ذریعہ بنے۔ (ابن ماجہ)

﴿ 16 ﴾ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

رواه البخاري، باب من لا يثبت على الخيل ١١٠٤/٣ دار ابن كثير، دمشق

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا دی: اے اللہ! اسے اچھا گھڑ سوار بنا دیجئے اور خود سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے دوسروں کو بھی سیدھا راستہ بتانے والا بنا دیجئے۔ (بخاری)

﴿ 17 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَا يَحْقِرْ اَحَدُكُمْ نَفْسَهٗ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ يَحْقِرُ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ؟ قَالَ: يَرَى اَمْرًا، لِلّٰهِ عَلَيْهِ فِيْهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ، فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: خَشْيَةُ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: فَاِيَّايَ، كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰى.

رواه ابن ماجه، باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر،رقم:٤٠٠٨

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو گھٹیا نہ سمجھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی ایسی بات دیکھے جس کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہو

لیکن یہ اس معاملہ میں کچھ نہ بولے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرمائیں گے کہ تمہیں کس چیز نے فلاں فلاں معاملہ میں بات کرنے سے روکا تھا؟ وہ عرض کرے گا: لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں بولا تھا کہ وہ مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس بات کا زیادہ حقدار تھا کہ تم مجھ ہی سے ڈرتے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے برائی کو روکنے کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے لوگوں کے ڈر کی وجہ سے اس ذمہ داری کو پورا نہ کرنا اپنے کو گھٹیا سمجھنا ہے۔

﴿ 18 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا! اتَّقِ اللهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيْدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ"۔ اِلٰى قَوْلِهٖ۔ "فٰسِقُوْنَ" [المائدة: ٧٨-٨١] ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللهِ! لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَاْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

رواه ابوداؤد، باب الامر والنهى، رقم: ٤٣٣٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی کمی یہ پیدا ہوئی کہ جب ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور اس سے کہتا یا فلاں! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جو کام تم کر رہے ہو اسے چھوڑ دو اس لئے کہ وہ کام تمہارے لئے جائز نہیں۔ پھر دوسرے دن اس سے ملتا تو اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے اس کے ساتھ کھانے پینے میں اور اٹھنے بیٹھنے میں ویسا ہی معاملہ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا۔ جب عام طور پر ایسا ہونے لگا اور اَمر بالمَعرُوف اور نَہی عَنِ الْمُنکَر کرنا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمانبرداروں کے دل نافرمانوں کی طرح سخت کر دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ سے فٰسِقُوْنَ تک" پڑھا۔ (پہلی دو آیات کا ترجمہ یہ ہے) "بنی اسرائیل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی

لعنت کی گئی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے نکل جاتے تھے۔ جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ واقعی ان کا یہ کام بلاشبہ برا تھا''۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو اور اسے حق پر روکے رکھو۔ (ابوداؤد)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ: یٰاَیُّھَا النَّاسُ ! اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ۚ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ﴾ [المائدۃ:۱۰۵]، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِّنْہُ. رواہ الترمذی وقال: حدیث صحیح، باب ماجاء فی نزول العذاب إذا لم یغیر المنکر، رقم:۲۱۶۸

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پیش کرتے ہو: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ۚ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ ''اے ایمان والو اپنی فکر کرو، جب تم سیدھی راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے ظلم سے نہ روکیں، تو وہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیں۔ (ترمذی)

فائدہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ تم آیت کا مفہوم یہ سمجھتے ہو کہ جب انسان خود ہدایت پر ہو تو اس کے لئے اَمر بالمَعروف اور نَہی عَنِ الْمنکَر کرنا ضروری نہیں کیونکہ دوسروں کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرما کر آیت کے اس غلط مفہوم کی تردید فرمائی ہے جس سے یہ واضح ہوا کہ حتی الامکان برائی سے روکنا امت کی ذمہ داری اور ہر ہر فرد کا کام ہے۔ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اے ایمان والو! اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ تمہارا دین کے راستے پر چلنا اس طرح ہو کہ اپنی بھی اصلاح کر رہے ہو اور دوسروں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہے ہو پھر اگر کوئی شخص تمہاری اصلاح کی کوشش کے باوجود بھی گمراہ رہے تو اس کے گمراہ رہنے سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ (بیان القرآن)

﴿ 20 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ، عَلٰى اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَالْآخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ.

رواه مسلم، باب رفع الامانة والايمان من بعض القلوب.....رقم:٣٦٩

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کے دلوں پر ایسے آگے پیچھے فتنے آئیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے آگے پیچھے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو دل ان فتنوں میں سے کسی ایک فتنہ کو قبول کرلے گا تو اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جائے گا اور جو دل اس کو قبول نہیں کرے گا تو اس دل میں ایک سفید نشان لگ جائے گا یہاں تک کہ دل دو قسم کے ہوجائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا جب تک زمین وآسمان قائم ہیں (یعنی جس طرح سنگ مرمر پر اس کے چکنے ہونے کی وجہ سے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح اس کے دل میں ایمان کے مضبوط ہونے کی وجہ سے کوئی فتنہ اثر انداز نہیں ہوگا)۔ دوسری قسم کا دل سیاہ خاکی رنگ کے الٹے پیالہ کی طرح ہوگا یعنی گناہوں کی کثرت سے دل سیاہ ہوجائے گا اور جس طرح الٹے پیالہ میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی اسی طرح اس دل میں گناہوں کی نفرت اور ایمان کا نور باقی نہیں رہے گا جس کی وجہ سے یہ نہ نیکی کو نیکی اور نہ برائی کو برائی سمجھے گا صرف اپنی خواہشات پر عمل کرے گا جو اس کے دل میں رچ بس گئی ہوں گی۔ (مسلم)

﴿ 21 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَقُلْتُ: يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ؟(عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ) قَالَ: اَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا، سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ، فَعَلَيْكَ يَعْنِيْ بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَاِنَّ مِنْ وَرَآئِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيْهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمَرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِمْ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَقَالَ

(اَبُوْثَعْلَبَةَ) : يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ، قَالَ: اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ.

رواه ابوداؤد، باب الامرو النهى، رقم: ٤٣٤١

حضرت ابوامیہ شعبانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ''تم اپنی فکر کرو'' کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے ایسے شخص سے یہ بات پوچھی ہے جو اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا تھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا (کہ یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنی ہی فکر کرو) بلکہ ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برے کاموں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کہ لوگ عام طور سے بخل کر رہے ہیں، خواہشات کو پورا کیا جا رہا ہے، دنیا کو دین پر ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے (دوسرے کی نہیں مان رہا) تو اس وقت عوام کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ آخری زمانہ میں ایسے دن آنے والے ہیں جن میں دین کے احکامات پر استقامت کے ساتھ عمل کرنا اتنا مشکل ہوگا جیسے انگارے کو پکڑنا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والے کو اس کے ایک عمل پر اتنا ثواب ملے گا جتنا پچاس افراد کو اس عمل کے کرنے پر ملتا۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں سے پچاس کا اجر ملے گا (یا ہم میں سے پچاس؟ کیونکہ صحابہ کے عمل کا اجر وثواب زیادہ ہے) ارشاد فرمایا: تم میں سے پچاس کا اجر اس ایک شخص کو ملے گا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آخری زمانہ میں عمل کرنے والا شخص اپنی اس خاص فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درجہ میں بڑھ جائے گا کیونکہ صحابہ کرام بہر حال باقی ساری امت سے افضل ہی ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اَمر بالمَعروف اور نَهی عَنِ المُنْكَر کرتے رہنا ضروری ہے البتہ اگر ایسا وقت آجائے جس میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد بالکل ختم ہو جائے تو اس صورت میں یکسو رہنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کیونکہ اس وقت امت میں حق بات کو قبول کرنے کی استعداد موجود ہے۔

﴿ 22 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا، فَقَالَ: فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوْا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَکَفُّ الْاَذٰی، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ.

رواہ البخاری، باب قول اللّٰہ تعالیٰ: یاایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا.....،رقم:٦٢٢٩

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے لئے ان راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حقوق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! راستہ کے حقوق کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہوں کو نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا (یا خود تکلیف پہنچانے سے باز رہنا) سلام کا جواب دینا، نیکی کی نصیحت کرنا اور برائی سے روکنا۔ (بخاری)

فائدہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کی مراد یہ تھی کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنی مجلس رکھا کریں۔ اس لئے جب ہم چند لوگ کہیں مل جاتے ہیں تو وہیں راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے دینی ودنیوی امور کے بارے میں آپس میں رائے مشورہ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی حالت دریافت کرتے ہیں، اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لئے علاج معالجہ تجویز کرتے ہیں، اگر آپس میں کوئی رنجش ہو تو صلح و صفائی کرتے ہیں۔ (مظاہر حق)

﴿ 23 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ.

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان،رقم:١٩٢١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے، ہمارے

بڑوں کا احترام نہ کرے، نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)

﴿ 24 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(الحديث)۔ رواه البخاري، باب الفتنة التي تموج كموج البحر،رقم:٧٠٩٦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی سے بیوی، مال، اولاد اور پڑوسی کے متعلق احکامات کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں اور گناہ ہو جاتے ہیں ان کا کفارہ نماز، صدقہ، اَمرُ بالمَعروف اور نہی عَنِ المُنکَر بن جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿ 25 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا قَالَ: يَارَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ : فَقَالَ: اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ.

مشكاة المصابيح،رقم:٥١٥٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لئے بھی نہیں بدلا۔ (مشکاۃ المصابیح)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ بے شک میرے اس بندے نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی، مگر اس کا یہ جرم ہی کیا کم ہے کہ لوگ اس کے سامنے گناہ کرتے رہے اور وہ اطمینان کے ساتھ ان کو دیکھتا رہا، برائی پھیلتی رہی اور لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے مگر ان برائیوں اور نافرمانی کرنے والوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر کبھی بھی ناگواری کے آثار محسوس نہیں ہوئے۔ (مرقاۃ)

﴿ 26 ﴾ عَنْ دُرَّةَ ابْنَةِ اَبِيْ لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللهِ! اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ: خَیْرُ النَّاسِ اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. رواه احمد وهذا لفظه، والطبراني ورجالهما ثقات وفي بعضهم كلام لا يضر، مجمع الزوائد ۷/ ۵۲۰

حضرت درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں بہترین شخص کونسا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن شریف کا پڑھنے والا، سب سے زیادہ تقوے والا، سب زیادہ نیکی کے کرنے اور برائی سے بچنے کو کہنے والا اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى، وَاِلٰى قَیْصَرَ، وَاِلَى النَّجَاشِیِّ، وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ، یَدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ تَعَالٰى، وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰى عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ. رواه مسلم، باب كتب النبی ﷺ الی ملوك الكفار.....رقم: ۴۶۰۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کسری، قیصر، نجاشی اور ہر بڑے حاکم کو خط لکھا (ان خطوط میں) انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ نجاشی وہ نہیں ہیں (جو مسلمان ہو گئے تھے اور) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی (بلکہ یہ دوسرا شخص تھا۔ حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب نجاشی ہوتا تھا)۔ (مسلم)

﴿ 28 ﴾ عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِیْرَةَ الْكِنْدِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ: اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِیْئَةُ فِی الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِیَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا. رواه ابوداؤد باب الامر والنهی، رقم: ۴۳۴۵

حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اسے دیکھا اور برا سمجھا وہ گناہ کے وبال سے اس شخص کی طرح محفوظ رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا۔ اور جو گناہ کی جگہ پر موجود نہ تھا لیکن اس گناہ کے ہونے کو برا نہ سمجھا وہ اس گناہ کے وبال میں اس شخص کی طرح شریک رہے گا جو گناہ کی جگہ پر موجود تھا۔ (ابوداؤد)

﴿ 29 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

اَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا، وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَاَنْتُمْ تُفْلِتُوْنَ مِنْ يَدِيْ. رواه مسلم، باب شفقته ﷺ على امته.....،رقم:٥٩٥٨

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو آگ سے ہٹانے لگا۔ میں بھی تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے نکلے چلے جا رہے ہو یعنی جہنم کی آگ میں گرے جا رہے ہو۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کی بے انتہا شفقت اور حرص کا بیان ہے جو اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے آپؐ کے دل میں تھی۔ (نووی)

﴿ 30 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. رواه البخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم:٣٤٧٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں (اسی طرح کا واقعہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی غزوہ اُحد کے بمقام طائف (یوم العقبہ) پر پیش آیا)۔ (بخاری)

﴿ 31 ﴾ عَنْ هِنْدِ بْنِ اَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ.

(وهوطرف من الرواية) الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية،رقم:٢٢٦

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ (امت کے بارے میں) مسلسل غمگین اور ہمیشہ فکرمند رہتے تھے کسی گھڑی آپ کو چین نہیں آتا تھا۔ اکثر اوقات خاموش رہتے، بلاضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا. رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب، باب فی ثقيف و بنی حنيفة،رقم:٣٩٤٢

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ ثقیف کے تیروں نے تو ہمیں ہلاک کر دیا آپ ان کے لئے بددُعا فرما دیجئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما دیجئے۔ (ترمذی)

﴿ 33 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلاَ قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ﴾ [ابراهيم:٣٦] وَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة:١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، وَبَكٰى، فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَاسْاَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَهُ: فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ.

رواه مسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامته.....،رقم:٤٩٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کی وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی ہے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ''اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو گمراہ کر دیا (اس لئے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے بتوں کی عبادت سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اسی طرح قوم کو بھی ان کی عبادت سے روکتا ہوں) پھر (میرے کہنے سننے کے بعد) جس نے میری بات مان لی وہ تو میرا ہے ہی (اور اس کے لئے مغفرت کا وعدہ ہے) اور جس نے میری بات نہ مانی تو (اس کو آپ ہدایت عطا فرمایئے کیونکہ) آپ بہت معاف کرنے والے اور بہت رحم کرنے والے ہیں''۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس دعا سے مقصد مؤمنین کے حق میں شفاعت کرنا اور غیر مؤمنین کے لئے ہدایت مانگنا ہے)۔

اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی دعا کا ذکر فرمایا ہے: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ''اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (اور آپ ان کے مالک ہیں اور مالک کو حق ہے کہ بندوں کو ان کے گناہوں پر سزا دے) اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو آپ زبردست (قدرت والے) ہیں (لہٰذا معاف کرنے پر بھی قادر ہیں اور) حکمت والے (بھی) ہیں (لہٰذا آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی)''۔ یہ دونوں آیتیں تلاوت فرما کر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت یاد آگئی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ رونے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ۔ اگرچہ تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے مگر پھر بھی تم ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے پوچھا۔ آپؐ نے جبریل علیہ السلام کو بتایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں اس فکر نے رُلایا کہ ان کا آخرت میں کیا ہوگا؟ (جبریل علیہ السلام نے جا کر اللہ تعالیٰ سے اس بات کو عرض کیا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جبریل! محمد کے پاس جاؤ، اور ان سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں خوش کر دیں گے اور تمہیں غمگین نہیں کریں گے۔ (مسلم)

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سن کر فرمایا کہ میں تو تب مطمئن اور خوش ہوں گا جب میرا کوئی اُمّتی بھی دوزخ میں نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود رونے کا سبب پوچھنے کے لئے جبریل علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا صرف آپ کے اِکرام اور اِعزاز کے طور پر تھا۔

(معارف الحدیث)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَاَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ لِيْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَاَخَّرَ، وَمَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَتّٰى سَقَطَ رَاْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيَسُرُّكِ دُعَائِيْ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِيْ لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ؟

فَقَالَ: وَاللهِ اِنَّهَا لَدَعْوَتِیْ لِاُمَّتِیْ فِیْ کُلِّ صَلَاةٍ . رواه البزار و رجاله رجال الصحيح غير احمد بن منصور الرمادی وهو ثقة، مجمع الزوائد ۹/ ۳۹۰

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خوش دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَمَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ ''اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیجئے اور ان گناہوں کو بھی معاف فرمادیجئے جو اس نے چھپ کر کئے اور علانیہ کئے''۔ اس دعا کو سن کر میں خوشی میں اتنا ہنسی کہ میرا سر میری گود سے جا لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں میری دعا سے بہت خوشی ہورہی ہے؟ میں نے کہا: مجھے آپ کی دعا سے خوشی کیوں نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دعا تو میں اپنی امت کے لئے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَااَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ.

(وهو بعض الحديث). رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن صحيح، باب ماجاء ان الاسلام بدا غريبا.....رقم: ۲۶۳۰

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دین شروع میں اجنبی تھا اور عنقریب پھر پہلے کی طرح اجنبی ہوجائے گا لہٰذا ان مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے جن کو دین کی وجہ سے اجنبی سمجھا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اس طریقے کو درست کریں گے جس کو میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔ (ترمذی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ، قَالَ: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رواه مسلم، باب النهی عن لعن الدواب وغيرها، رقم: ٦٦١٣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے لئے بددعا کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا

مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (مسلم)

﴿ 37 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. رواه مسلم، باب فی الامر بالتيسير.....،رقم:٤٥٢٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسانیاں پیدا کرو اور مشکلات پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (مسلم)

﴿ 38 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْعَشُ لِسَانُهُ حَقًّا يُعْمَلُ بِهٖ بَعْدَهُ اِلَّا اَجْرَى اللهُ عَلَيْهِ اَجْرَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ وَفَّاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ثَوَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه احمد ٣/٢٦٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق بات کہے، جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے تو قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرما دیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ. (وهو جزء من الحديث) رواه ابوداؤد، باب فی الدال علی الخير، رقم:٥١٢٩

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھلائی کی طرف رہنمائی کی اسے بھلائی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

رواه مسلم، باب من سنّ سنة حسنة.....، رقم:٦٨٠٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت اور خیر کے کاموں کی دعوت دے اس کو ان تمام لوگوں کے عمل کے برابر اجر ملتا رہے

گا جو اس خیر کی پیروی کریں گے اور پیروی کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح جو گمراہی کے کاموں کی طرف بلائے گا اس کو ان سب کے عمل کا گناہ ملتا رہے گا جو اس گمراہی کی پیروی کریں گے اور اس کی وجہ سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

﴿ 41 ﴾ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَثْنٰى عَلٰى طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُوْنَ جِيْرَانَهُمْ، وَلَا يُعَلِّمُوْنَهُمْ، وَلَا يَعِظُوْنَهُمْ، وَلَا يَاْمُرُوْنَهُمْ، وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ، وَمَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَلَا يَتَفَقَّهُوْنَ، وَلَا يَتَّعِظُوْنَ وَاللهِ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُوْنَ، وَيَتَّعِظُوْنَ اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ قَوْمٌ: مَنْ تَرَوْنَهُ عَنٰى بِهٰؤُلَآءِ؟ قَالُوا: الْاَشْعَرِيِّيْنَ، هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ، وَلَهُمْ جِيْرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ اَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْاَعْرَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخَيْرٍ، وَذَكَرْتَنَا بِشَرٍّ، فَمَا بَالُنَا؟ فَقَالَ: لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيْرَانَهُمْ، وَلْيَعِظُنَّهُمْ، وَلْيَاْمُرُنَّهُمْ، وَلْيَنْهَوُنَّهُمْ، وَلْيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَيَتَّعِظُوْنَ، وَيَتَفَقَّهُوْنَ اَوْلَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا، فَاَعَادَ قَوْلَهُ عَلَيْهِمْ وَاَعَادُوْا قَوْلَهُمْ، اَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا، فَقَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا، فَقَالُوْا: اَمْهِلْنَا سَنَةً، فَاَمْهَلَهُمْ سَنَةً لِيُفَقِّهُوْهُمْ، وَيُعَلِّمُوْهُمْ، وَيَعِظُوْهُمْ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ﴾ الْاٰيَةَ.

رواه الطبراني في الكبير عن بكير بن معروف عن علقمة،

الترغيب ١/١٢٢. بكير بن معروف صدوق فيه لين، تقريب التهذيب

حضرت علقمہ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جس میں بعض مسلمان قوموں کی تعریف فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں میں نہ دین کی سمجھ پیدا کرتی ہیں، نہ اُن کو دین سکھاتی ہیں، نہ اُن کو نصیحت کرتی ہیں، نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں اور نہ ان کو بری باتوں سے روکتی ہیں۔ اور کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں، نہ دین کی سمجھ حاصل کرتی ہیں اور نہ نصیحت قبول کرتی ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، ان کو نصیحت

کریں، انہیں اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے روکیں اور دوسرے لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں، ان سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور ان کی نصیحت قبول کریں، اگر ایسا نہ ہوا تو میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دونگا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی قومیں مراد لی ہیں؟ لوگوں نے کہا: اشعری قوم کے لوگ مراد ہیں کہ وہ علم والے ہیں اور ان کے آس پاس کے دیہاتی دین سے ناواقف ہیں۔ یہ خبر اشعری لوگوں کو پہنچی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور ہم پر ناراضگی کا اظہار فرمایا، ہمارا کیا قصور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: یا تو یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں، ان کو نصیحت کریں، ان کو اچھی باتوں کا حکم کریں، بری باتوں سے منع کریں اور ایسے ہی دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے سیکھیں، ان سے نصیحت حاصل کریں، دین کی سمجھ بوجھ لیں ورنہ میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ اشعری لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم دوسروں کو سمجھدار بنائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ انہوں نے تیسری دفعہ پھر یہی عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے پھر اپنا وہی حکم ارشاد فرمایا۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک سال کی مہلت ہم کو دے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو ان کے پڑوسیوں کی تعلیم کے لئے ایک سال کی مہلت دے دی تاکہ ان میں دین کی سمجھ پیدا کریں، انہیں سکھائیں اور انہیں نصیحت کریں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ **ترجمہ**: بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے لعنت کی گئی تھی اور یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ انہوں نے حکم کی مخالفت کی اور حد سے نکل گئے۔ جس برائی میں وہ مبتلا تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے، ان کا یہ کام واقعی برا تھا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿ 42 ﴾ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ! مَا شَاْنُكَ، اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ

وَتَنْهَا نَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ. رواه البخاری، باب صفة النار وانها مخلوقة، رقم: ٣٢٦٧

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی۔ وہ انتڑیوں کے اردگرد اس طرح گھومے گا جیسا کہ چکی کا گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے یعنی جیسے جانور کو آٹے کی چکی چلانے کے لئے چکی کے چاروں طرف گھمایا جاتا ہے اسی طرح یہ شخص اپنی انتڑیوں کے چاروں طرف گھومے گا جہنم کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہوجائیں گے اور اس سے پوچھیں گے: یا فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم اچھی باتوں کا حکم نہیں کرتے تھے اور بری باتوں سے ہم کو نہیں روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا: میں تم کو اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود ان پر عمل نہیں کرتا تھا، اور تمہیں بری باتوں سے روکتا تھا لیکن خود انہیں کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

﴿ 43 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ؟ قَالُوْا: خُطَبَاءُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا كَانُوْا يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ. رواه احمد ٣/١٢٠

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج میں میرا گذر ایسی جماعت پر ہوا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے جارہے تھے۔ میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نیکی کرنے کے لئے کہتے تھے اور خود اپنے کو بھلا دیتے تھے یعنی خود عمل نہیں کرتے تھے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے تھے کیا وہ سمجھدار نہیں تھے۔ (مسند احمد)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ﴾ [الانفال:٧٤]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے یہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی، یہ لوگ ایمان کا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(انفال)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾

[التوبة: ٢٠-٢٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال وجان سے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لئے بڑا درجہ ہے، اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔ انہیں ان کے رب خوشخبری دیتے ہیں اپنی رحمت اور رضا مندی اور جنت کے ایسے باغوں کی جن میں انہیں ہمیشہ کی نعمتیں ملیں گی، ان جنتوں میں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

[العنكبوت: ٦٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جولوگ ہمارے (دین کے) لئے مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے تک پہنچنے کی راہیں سُجھا دیں گے (کہ اُنہیں وہ باتیں سمجھائیں گے کہ دوسروں کو ان باتوں کا احساس تک نہیں ہوگا) اور بیشک اللہ تعالیٰ اخلاص سے عمل کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ وَمَنْ جٰهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

[العنكبوت: ٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے محنت کرتا ہے (ورنہ) اللہ تعالیٰ کو تو تمام جہان والوں میں سے کسی کی حاجت نہیں (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾ [الحجرات: ١٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کامل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر (عمر بھر کبھی) شک نہیں کیا (یعنی اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی ہر بات کو تہِ دل سے تسلیم کیا اور اس میں کبھی شک نہ کیا) اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مشقتیں برداشت کیں۔ یہی لوگ ایمان میں سچے ہیں۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾

[الصف: ۱۰-۱۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں، جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے (اور وہ یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردیں گے اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور عمدہ مکانات میں داخل کریں گے جو دائمی ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (صف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ [التوبة: ۲٤]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور تمہاری برادری اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن میں رہنا تم پسند کرتے ہو، اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ سے اور ان کے رسول سے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سزا کا حکم بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ حکم نہ ماننے والوں کی رہبری نہیں فرماتے۔ (توبہ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ [البقرة: ۱۹۵]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم لوگ جان کے ساتھ مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا

کرو (اور جہاد سے جی چُرا کر) اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور جو کام بھی کرو اچھی طرح کیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ اچھی طرح کام کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ (بقرہ)

احادیثِ نبویہ

﴿ 44 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ مَالَمْ یُؤْذَ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَیْنِ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ وَمَالِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَاْکُلُهُ ذُوْکَبِدٍ اِلَّاشَیْءٌ یُوَارِیْهِ اِبِطُ بِلَالٍ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب احادیث عائشة وانس.....،رقم:۲۴۷۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین (کی دعوت) کے سلسلہ میں مجھے اتنا ڈرایا گیا کہ کسی کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں مسلسل اس حال میں گذری ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے۔ صرف اتنی چیز ہوتی جس کو بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپالے یعنی بہت تھوڑی مقدار میں ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿ 45 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَبِیْتُ اللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِیًا وَاَهْلُهُ لَا یَجِدُوْنَ عَشَاءً، وَکَانَ اَکْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِیْرِ. رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی معیشة النبی ﷺ واھلہ،رقم:۲۳۶۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے بہت سی راتیں مسلسل خالی پیٹ (فاقے سے) گزارتے تھے، ان کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ اور ان کا کھانا عام طور سے جو کی روٹی ہوتی تھی۔ (ترمذی)

﴿ 46 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: مَاشَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ، یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ.

رواہ مسلم، باب الدنیا سجن للمؤمن و جنة للکافر،رقم:۷۴۴۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وفات پاجانے تک آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی کبھی دو دن مسلسل پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (مسلم)

﴿ 47 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نَاوَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَقَالَ: هٰذَا اَوَّلُ طَعَامٍ اَكَلَهُ اَبُوْكِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ رواه احمد والطبرانی وزاد فَقَالَ: مَاهٰذِهِ؟ فَقَالَتْ: قُرْصٌ خَبَزْتُهُ، فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ حَتّٰى اَتَيْتُكَ بِهٰذِهِ الْكِسْرَةِ۔ ورجالهما ثقات، مجمع الزوائد ۱۰/۵۶۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تین دن میں یہ پہلا کھانا ہے جس کو تمہارے والد نے کھایا ہے۔ (مسند احمد)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحبزادی سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک روٹی میں نے پکائی تھی، مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے بغیر کھاؤں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 48 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَبَصُرَ بِنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ . رواه البخاری، باب الصحة والفراغ.....رقم:٦٤١٤

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپؐ خندق کھود رہے تھے اور ہم خندق سے مٹی نکال کر دوسری جگہ ڈال رہے تھے۔ آپؐ نے ہمیں (اس حال میں) دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے، آپ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادیجئے۔ (بخاری)

﴿ 49 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ .

رواه البخاری، باب قول النبی ﷺ كن فی الدنيا كانك غريب.....رقم:٦٤١٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بات کی اہمیت کی

وجہ سے متوجہ کرنے کے لئے) میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: تم دنیا میں مسافر کی طرح یا راستہ چلنے والے کی طرح رہو۔ (بخاری)

﴿ 50 ﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ۔ (وهو بعض الحديث) رواه البخاری، باب ما يحذر من زهرة الدنيا.....رقم: ٦٤٢٥

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں فقر وفاقہ کا ڈر نہیں بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کو تم پر پھیلا دیا جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کو پھیلا دیا گیا تھا، پھر تم بھی دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو جس طرح تم سے پہلے لوگ دنیا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے، پھر دنیا تم کو اسی طرح غافل کردے جس طرح اُن کو غافل کر دیا۔ (بخاری)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ''تمہارے بارے میں فقر وفاقہ کا ڈر نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ تم پر فقر وفاقہ نہیں آئے گا یا یہ مطلب ہے کہ اگر فقر وفاقہ کی نوبت آئی تو اس سے تمہارے دین کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

﴿ 51 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث صحيح غريب، باب ماجاء فی هوان الدنيا علی الله عزوجل، رقم: ٢٣٢٠

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے (کیونکہ دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی نہیں ہے اس لئے کافر فاجر کو بھی دنیا بے حساب دی ہوئی ہے)۔ (ترمذی)

﴿ 52 ﴾ عَنْ عُرْوَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللهِ! يَا ابْنَ

اُخْتِیْ! اِنْ کُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَی الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ، ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَیْنِ، وَمَا اُوْقِدَ فِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَارٌ، قَالَ: قُلْتُ: یَاخَالَةُ! فَمَا کَانَ یُعَیِّشُکُمْ؟ قَالَتِ: الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ. (وهو طرف من الرواية) رواه مسلم، باب الدنياسجن للمؤمن.....،رقم:٧٤٥٢

حضرت عُروہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: میرے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے، یوں دو مہینے میں تین چاند دیکھتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے کہا: خالہ جان! پھر آپ کا گزارہ کس چیز پر ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر۔ کھجور اور پانی۔ (مسلم)

﴿ 53 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَاخَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ رَهْجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَیْهِ النَّارَ.

رواه احمد والطبراني في الاوسط ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٥/٥٠٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار داخل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو ضرور حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 54 ﴾ عَنْ اَبِیْ عَبْسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَی النَّارِ. رواه احمد ٣/٤٧٩

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ (مسند احمد)

﴿ 55 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا. رواه النسائي، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه،رقم:٣١١٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندہ کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے اور بخل اور

(کامل) ایمان کسی بندہ کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿56﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا.

رواه النسائی، باب فضل من عمل فی سبیل اللّٰه علی قدمه، رقم:٣١١٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (نسائی)

﴿57﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ یَغْبَارُّ وَجْهُهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَمَّنَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَغْبَارُّ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَمَّنَ اللّٰهُ قَدَمَیْهِ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. رواه البیهقی فی شعب الایمان ٤/٤٣

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو قیامت کے دن ضرور (دوزخ کی آگ سے) محفوظ فرمائیں گے اور جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے ضرور محفوظ فرمائیں گے۔ (بیہقی)

﴿58﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: یَوْمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاهُ. رواه النسائی، باب فضل الرباط، رقم:٣١٧٢

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ کا ایک دن اس کے علاوہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (نسائی)

﴿59﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.

(وهو بعض الحدیث) رواه البخاری، باب صفة الجنة والنار، رقم:٦٥٦٨

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تب بھی اللہ تعالیٰ کے راستے کی ایک صبح یا ایک شام اس سے زیادہ اجر دلانے والی ہے۔

﴿ 60 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا اَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواه ابن ماجه، باب الخروج فى النفير، رقم: ٢٧٧٥

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک شام بھی نکلے تو جتنا گرد وغبار اسے لگے گا اس کے بقدر قیامت میں اسے مُشک ملے گا۔ (ابن ماجہ)

﴿ 61 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَاتَفْعَلْ، فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذى وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء فى الغدو.....رقم: ١٦٥٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک سفر کے دوران) رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کسی پہاڑی راستہ میں میٹھے پانی کے ایک چھوٹے سے چشمہ پر سے گزرے۔ وہ چشمہ عمدہ ہونے کی وجہ سے ان کو بہت اچھا لگا۔ انہوں نے (اپنے جی میں) کہا کہ (کیسا اچھا چشمہ ہے) کیا ہی اچھا ہو کہ میں لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اس گھاٹی میں ہی ٹھہر جاؤں، لیکن میں یہ کام نبی کریم ﷺ سے اجازت لئے بغیر ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ اس خیال کا ذکر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرنا کیونکہ تم میں سے کسی بھی شخص کا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (تھوڑی دیر) کھڑے رہنا اس کے اپنے گھر میں رہ کر ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں اور تمہیں جنت میں داخل فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو جو شخص اتنی دیر بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑا جتنا

وقفہ ایک اونٹنی کے دودھ دوہنے میں دوبارہ تھن دبانے کے درمیان ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (ترمذی)

﴿ 62 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صُدِعَ رَاْسُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَاحْتَسَبَ، غُفِرَلَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ.

رواه الطبراني في الكبير و اسناده حسن، مجمع الزوائد ٣/٣٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جس شخص کے سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 63 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِيْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِي ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ضَمِنْتُ لَهٗ اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ، وَاِنْ قَبَضْتُهٗ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ، وَاَرْحَمَهٗ، وَاُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

رواه احمد ٢/١١٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک حدیث قدسی میں اپنے رب کا یہ ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں: میرا جو بندہ صرف میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے میرے راستہ میں مجاہد بن کر نکلے تو میں ذمہ داری اٹھاتا ہوں کہ میں اسے اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا اور اگر میں نے اس کو اپنے پاس بلالیا تو اس کی مغفرت کروں گا، اس پر رحم کروں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (مسند احمد)

﴿ 64 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ، وَاِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ، نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَامِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى، اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ، لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهٗ مِسْكٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَبَدًا، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ!

لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اُغْزُوْ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اُغْزُوْ فَاُقْتَلُ.

رواہ مسلم، باب فضل الجهاد.....رقم:٤٨٥٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے (اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اس کو گھر سے نکالنے والی چیز میرے راستے میں جہاد کرنے، مجھ پر ایمان لانے، میرے رسولوں کی تصدیق کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو میں اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (کسی کو) جو بھی زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ گویا اُسے آج ہی زخم لگا ہے اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور اس کی مہک مُشک کی مہک ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں کبھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کسی لشکر میں شریک ہونے سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا کہ تمام لوگوں کے لئے سواری کا انتظام کروں نہ وہ خود اس کی گنجائش پاتے ہیں اور ان پر یہ بات بڑی گراں گزرتی ہے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائیں (کہ میں تو چلا جاؤں اور وہ گھروں میں رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ (مسلم)

﴿ 65 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَايَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ. رواہ ابوداؤد، فی النهی عن العینة،رقم:٣٤٦٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگ خرید و فروخت اور کاروبار میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤ گے اور گائے بیل کی دموں کو پکڑ کر کھیتی باڑی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دیں گے جو اس وقت تک دور نہیں ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ

(جس میں اللہ تعالیٰ کے راستہ کا جہاد بھی شامل ہے)۔ (ابوداؤد)

﴿ 66 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَفِیْهِ ثُلْمَةٌ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی فضل المرابط،رقم:١٦٦٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس اس حال میں حاضر ہو کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس میں یعنی اس کے دین میں خلل ہوگا۔ (ترمذی)

فائدہ: جہاد کی نشانی یہ ہے کہ مثلاً اس کے جسم پر کوئی زخم ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گرد وغبار یا خدمت وغیرہ کرنے کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے نشانات ہوں۔ (شرح الطیبی)

﴿ 67 ﴾ عَنْ سُهَیْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَقَامُ اَحَدِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ سَاعَةً خَیْرٌ لَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ عُمُرَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ. رواه الحاکم ٢٨٢/٣

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی کا ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کھڑا رہنا اس کے اپنے گھر والوں میں رہتے ہوئے ساری عمر کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 68 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ: اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ رَآهُ فَقَالَ لَهٗ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ: اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ، فَقَالَ: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث غریب، باب ماجاء فی السفر یوم الجمعة،رقم:٥٢٧

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک فوجی مہم پر بھیجا اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی صبح روانہ ہوگئے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ٹھہر جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لوں پھر اپنے ساتھیوں سے جاملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کیوں ٹھہر گئے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں پھر ان سے جاملوں گا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب خرچ کردو تو بھی صبح کے وقت جانے والے ساتھیوں کے برابر ثواب حاصل نہیں کرسکو گے۔ (ترمذی)

﴿ 69 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَرِیَّةٍ تَخْرُجُ، فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنَخْرُجُ اللَّیْلَةَ اَمْ نَمْکُثُ حَتّٰی نُصْبِحَ؟ فَقَالَ: اَوَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ تَبِیْتُوْا فِیْ خَرِیْفٍ مِنْ خَرَائِفِ الْجَنَّةِ وَالْخَرِیْفُ الْحَدِیْقَةُ. السنن الکبری ۱۵۸/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو فوجی مہم پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ابھی رات کو ہی نکل جائیں یا ٹھہر کر صبح چلے جائیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ تم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں یہ رات گذارو یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں رات گذارنا جنت کے باغ میں رات گذارنا ہے۔ (سنن کبری)

﴿ 70 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ : اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ.

رواه البخاری، باب و سمّی النبی ﷺ الصلاة عملا، رقم: ۷۵۳٤

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری)

﴿ 71 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ کُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللهِ، اِنْ عَاشَ رُزِقَ وَکُفِیَ ، وَاِنْ مَاتَ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَیْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللهِ، وَمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللهِ. رواه ابن حبان، قال المحقق: الحدیث صحیح ۲۵۲/۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہیں۔ اگر زندہ رہیں تو انہیں روزی دی جائے گی اور ان کے کاموں میں مدد کی جائے گی اور اگر انہیں موت آگئی تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک وہ جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے۔ دوسرے وہ جو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جائے۔ تیسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ (ابن حبان)

﴿ 72 ﴾ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الطُّفَاوَةِ، طَرِيْقُهُ عَلَيْنَا، يَأْتِيْ عَلَى الْحَيِّ، فَيُحَدِّثُهُمْ، قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ عِيْرٍ لَنَا، فَبِعْنَا بِضَاعَتَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: لَاَنْطَلِقَنَّ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ، فَلَآتِيَنَّ مَنْ بَعْدِيْ بِخَبَرِهٖ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاِذَا هُوَ يُرَيْنِيْ بَيْتًا، قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْهِ، فَخَرَجَتْ فِيْ سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَتَرَكَتْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ عَنْزَةً وَ صِيْصَتَهَا الَّتِيْ تَنْسِجُ بِهَا، فَفَقَدَتْ عَنْزًا مِنْ غَنَمِهَا وَ صِيْصَتَهَا، قَالَتْ: يَا رَبِّ! (اِنَّكَ) قَدْ ضَمِنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِكَ اَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَاِنِّيْ قَدْ فَقَدْتُ عَنْزًا مِنْ غَنَمِيْ وَصِيْصَتِيْ، وَاِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَنْزِيْ وَ صِيْصَتِيْ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ لَهُ شِدَّةَ مُنَاشَدَتِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاَصْبَحَتْ عَنْزُهَا وَمِثْلُهَا، وَصِيْصَتُهَا وَمِثْلُهَا، وَهَاتِيْكَ، فَاْتِهَا، فَاسْئَلْهَا اِنْ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ اُصَدِّقُكَ.

رواه احمد، ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٥/٤٠٥

حضرت حمید بن ہلالؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ طفاوہ کے ایک شخص تھے۔ ان کے راستہ میں ہمارا قبیلہ پڑتا تھا (وہ آتے جاتے ہوئے) ہمارے قبیلہ سے ملتے اور ان کو حدیثیں سنایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ایک مرتبہ میں اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ مدینہ منورہ گیا۔ وہاں ہم نے اپنا سامان بیچا۔ پھر میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں اس شخص یعنی رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور جاؤں گا اور ان کے حالات لے کر اپنے قبیلہ والوں کو جا کر بتاؤں گا۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک گھر دکھا کر فرمایا کہ اس گھر میں ایک عورت تھی۔ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گئی، اور وہ گھر میں بارہ بکریاں اور اپنا ایک کپڑا بُننے کا کانٹا جس سے وہ کپڑا بُنا کرتی تھی چھوڑ کر گئی۔ اس کی ایک بکری اور کانٹا گم ہو گیا۔ وہ عورت کہنے لگی یارب! جو آدمی آپ کے راستہ میں نکلے اس کی ہر طرح حفاظت

کا آپ نے ذمہ لیا ہوا ہے (اور میں آپ کے راستہ میں گئی تھی اور میری غیر موجودگی میں) میری بکریوں میں سے ایک بکری اور کپڑا بننے والا کانٹا گم ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اپنی بکری اور کانٹے کے بارے میں قسم دیتی ہوں (کہ مجھے واپس مل جائے) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طفاوی آدمی کو بتانے لگے کہ اس عورت نے کس طرح اپنے رب سے انتہائی عاجزی سے دعا کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بکری اور اس جیسی ایک اور بکری اور اس کا کانٹا اور اس جیسا ایک اور کانٹا اس کو (اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانہ سے) مل گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہے وہ عورت، اگر تم چاہو تو جا کر اس سے پوچھ لو۔ اس طفاوی آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: نہیں (مجھے اس عورت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے) بلکہ میں آپ سے سن کر اس کی تصدیق کرتا ہوں (مجھے آپ کی بات پر پورا یقین ہے)۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 73 ﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ (وَزَادَ فِيْهِ غَيْرُهُ:) وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ، وَاَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ، وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ.

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي ٢/٧٤

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ضرور کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے رنج وغم دور فرما دیتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دور اور قریب جا کر جہاد کرو، اور قریب اور دور والوں میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا کچھ بھی اثر نہ لو۔ (مستدرک حاکم)

﴿ 74 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ائْذَنْ لِيْ بِالسِّيَاحَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِيَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

رواه ابو داؤد، باب في النهي عن السياحة، رقم: ٢٤٨٦

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت مرحمت فرما دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی سیاحت تو

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 75 ﴾ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَقْرَبُ الْعَمَلِ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَلَا يُقَارِبُهُ شَيْءٌ .

رواه البخاری فی التاریخ وهو حدیث حسن، الجامع الصغیر: ۲۰۱/۱

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہونے میں جہاد کے عمل کے قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ (بخاری فی التاریخ، جامع صغیر)

﴿ 76 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء ای الناس افضل، رقم: ۱۶۶۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ لوگوں نے پوچھا پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی یعنی تنہائی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہو۔ (ترمذی)

﴿ 77 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ: اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيْمَانًا؟ قَالَ: رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ، وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللهَ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، قَدْ كَفَى النَّاسَ شَرَّهٗ. رواه ابو داؤد، باب فی ثواب الجهاد، رقم: ۲۴۸۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا کون ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے ہوئے ہو۔ (ابوداؤد)

﴿ 78 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ.

رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحیح ۱۰/۴۶۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تھوڑی دیر کھڑا رہنا شبِ قدر میں حجرِ اسود کے سامنے عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 79 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِیٍّ رَهْبَانِیَّةٌ، وَرَهْبَانِیَّةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. رواه احمد ۳/۲۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے کوئی رَہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رَہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ: دنیا اور اس کی لذتوں سے لاتعلق ہونے کو رہبانیت کہتے ہیں۔

﴿ 80 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ. رواه النسائی، باب مثل المجاهد فی سبیل الله عزوجل، رقم: ۳۱۲۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے مجاہد کی مثال، اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ کون (اُن کی رضا کے لئے) اُن کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس شخص کی سی ہے جو روزہ رکھنے والا، رات کو عبادت کرنے والا، اللہ کے خوف کی وجہ سے اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والا رکوع سجدہ کرنے والا ہو۔ (نسائی)

﴿ 81 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ اِلٰی اَهْلِهٖ. (وهو بعض الحدیث) رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحیح ۱۰/۴۸۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے مجاہد کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھنے والا، رات بھر نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا ہو اور اُس وقت تک روزہ وصدقہ میں مسلسل مشغول رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ کا مجاہد واپس آئے یعنی ایسی عبادت کرنے والے شخص کے ثواب کے برابر مجاہد کو ثواب ملتا ہے۔ (ابن حبان)

﴿ 82 ﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

رواه ابن ماجه، باب الخروج في النفير، رقم:٢٧٧٣

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کو کہا جائے تو تم نکل جایا کرو۔ (ابن ماجہ)

﴿ 83 ﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ.

رواه مسلم، باب بيان ما اعدّه الله تعالىٰ للمجاهد.....، رقم:٤٨٧٩

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو سعید! جو اللہ تعالیٰ کو رب ماننے اور اسلام کو دین بنانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت اچھی لگی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دوبارہ ارشاد فرمایئے۔ آپؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: ایک دوسری چیز بھی ہے جس کی وجہ سے بندہ کو جنت میں سو درجے بلند کر دیا جاتا ہے، اور دو درجوں کا درمیانی فاصلہ آسمان وزمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد۔ (مسلم)

﴿ 84 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوا: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ.

رواه النسائي، باب الموت بغير مولده، رقم:١٨٣٣

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا جو مدینہ منورہ میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: کاش! یہ شخص اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ وفات پاتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کس بنا پر فرما رہے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا ہے تو جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاصلہ کی جگہ کو ناپ کر اسے جنت میں دی جاتی ہے۔ (نسائی)

﴿ 85 ﴾ عَنْ اَبِي قِرْصَافَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوْا وَتَمَسَّكُوْا بِالْاِسْلَامِ، فَاِنَّ الْهِجْرَةَ لَا تَنْقَطِعُ مَا دَامَ الْجِهَادُ.

رواه الطبراني ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ٩/٦٥٨

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) ہجرت کرو اور اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ جب تک جہاد رہے گا (اللہ تعالیٰ کے راستے کی) ہجرت بھی ختم نہیں ہوگی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: یعنی جیسے جہاد قیامت تک باقی رہے گا اسی طرح ہجرت بھی باقی رہے گی جس میں دین پھیلانے، دین سیکھنے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنے وطن وغیرہ کو چھوڑنا شامل ہے۔

﴿ 86 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْهِجْرَةُ خَصْلَتَانِ، اِحْدَاهُمَا: هَجْرُ السَّيِّئَاتِ، وَالْاُخْرٰى: يُهَاجِرُ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَلَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا تُقُبِّلَتِ التَّوْبَةُ، وَلَا تَزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَاِذَا طَلَعَتْ طُبِعَ عَلٰى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيْهِ، وَكُفِيَ النَّاسُ الْعَمَلَ. رواه احمد و الطبراني في الاوسط والصغير ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ٥/٤٥٦

حضرت معاویہ، حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت کی دو قسمیں ہیں: ایک ہجرت برائیوں کو چھوڑنا ہے۔ دوسری ہجرت اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ (یعنی اپنی چیزوں کو چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کے راستہ میں ہجرت کرنا ہے۔ ہجرت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ قبول ہوگی۔ توبہ اس وقت تک قبول ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو اس وقت دل جس حالت (ایمان یا کفر) پر ہوں گے اسی پر مہر لگا دی جائے گی اور لوگوں کے (پچھلے) عمل ہی (ہمیشہ کے لئے کامیاب ہونے یا ناکام ہونے کے لئے) کافی ہوں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 87 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِيْ، فَاَمَّا الْبَادِيْ فَيُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَيُطِيْعُ اِذَا اُمِرَ، وَاَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا. رواه النسائي باب هجرة البادي، رقم: ٤١٧٠

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! سب سے افضل کونسی ہجرت ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کی ناپسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دو۔ اور ارشاد فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہے۔ شہر میں رہنے والے کی ہجرت، دیہات میں رہنے والے کی ہجرت۔ دیہات میں رہنے والے کی ہجرت یہ ہے کہ جب اس کو (اپنی جگہ سے) بلایا جائے تو آ جائے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو اس کو مانے (اور شہری کی ہجرت بھی یہی ہے لیکن) شہری کی ہجرت آزمائش کے اعتبار سے بڑی ہے اور اجر ملنے کے اعتبار سے بھی افضل ہے۔ (نسائی)

فائدہ: کیونکہ شہر میں رہنے والے باوجود کثرتِ مشاغل اور کثرتِ سامان کے سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہجرت کرتا ہے لہٰذا اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا بڑی آزمائش ہے اس لئے زیادہ اجر ملنے کا ذریعہ ہے۔

﴿ 88 ﴾ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَتُهَاجِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِجْرَةُ الْبَادِيَةِ اَوْهِجْرَةُ الْبَاتَّةِ؟ قُلْتُ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: هِجْرَةُ الْبَاتَّةِ:

اَنْ تَثْبُتَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَهِجْرَةُ الْبَادِيَةِ: اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى بَادِيَتِكَ، وَعَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَكْرَهِكَ وَمَنْشَطِكَ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ .

(وهو بعض الحديث) رواه الطبراني و رجاله ثقات، مجمع الزوائد ٥/٤٥٨

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم ہجرت کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: ہجرتِ بادیہ یا ہجرتِ باتہ (کون سی ہجرت کرو گے؟) میں نے عرض کیا: ان دونوں میں سے کون سی افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہجرتِ باتہ۔ اور ہجرتِ باتہ یہ ہے کہ تم (مستقل طور پر اپنے وطن کو چھوڑ کر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کرو (یہ ہجرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں فتح مکہ سے پہلے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف تھی) اور ہجرتِ بادیہ یہ ہے کہ تم (وقتی طور پر دینی مقصد کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلو اور پھر) واپس اپنے علاقہ میں لوٹ جاؤ۔ تم پر (ہر حال میں) تنگی ہو یا آسانی، دل چاہے یا نہ چاہے اور دوسرے کو تم سے آگے کیا جائے امیر کی بات کو سننا اور ماننا ضروری ہے۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 89 ﴾ عَنْ اَبِيْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا. رواه النسائي، باب الحث على الهجرة، رقم: ٤١٧٢

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضرور ہجرت کرتے رہو کیونکہ ہجرت جیسا کوئی عمل نہیں یعنی ہجرت سب سے افضل عمل ہے۔ (نسائی)

﴿ 90 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ .

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن غريب صحيح، باب ماجاء في فضل الخدمة في سبيل الله، رقم: ١٦٢٧

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خیمہ کے سایہ کا انتظام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کام دینے والا خادم دینا ہے اور جوان اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہے (تاکہ وہ سواری وغیرہ کے کام

آسکے)۔ (ترمذی)

﴿ 91 ﴾ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ یَغْزُ اَوْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ، اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ. قَالَ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ فِیْ حَدِیْثِهٖ: قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ. رواه ابو داؤد، باب کراهیة ترك الغزو، رقم:۲۵۰۳

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کا سامان تیار کیا اور نہ ہی کسی مجاہد کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر گیری کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ حدیث کے راوی یزید بن عَبدِ رَبّہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت سے پہلے کی مصیبت ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 92 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ فَقَالَ: لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَیْرٍ، کَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ.

رواه مسلم، باب فضل اعانة الغازی فی سبیل اللّٰه، رقم:۴۹۰۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنولحیان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (اس موقع پر) نہ جانے والوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے اہل وعیال اور مال کی ان کی غیر موجودگی میں اچھی طرح دیکھ بھال رکھے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے اجر سے آدھا اجر ملتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 93 ﴾ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا، اَوْ جَهَّزَ غَازِیًا، اَوْ خَلَفَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ، اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا، فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا. رواه البیهقی فی شعب الایمان ۳/۴۸۰

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج پر جانے والے یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے یا اس کے

پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال رکھے یا کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے اور حج پر جانے والے اور روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (بیہقی)

﴿ 94 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ، وَاَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ.

رواه الطبرانی فی الاوسط و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۵/۵۱۰

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے سفر کی تیاری کرائے اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال رکھے اور ان پر خرچ کرے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 95 ﴾ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَاِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هٰذَا خَانَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَاشِئْتَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟

رواه النسائی، باب من خان غازیا فی اهله،رقم:۳۱۹۲

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلے ہوئے لوگوں کی عورتوں کی عزت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسی خود ان کی ماؤں کی عزت ان کے لئے ہے (لہٰذا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے والوں کی عورتوں کی عزت وآبرو کا خاص طور پر خیال رکھا جائے) اگر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے نے کسی شخص کو اپنے اہل وعیال کا نگراں بنایا پھر اس نے اس کے اہل وعیال (کی عزت وآبرو) میں خیانت کی تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ شخص جس نے (تمہارے پیچھے) تمہارے اہل وعیال کے ساتھ برا معاملہ کیا تھا لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے جتنا چاہو لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی حالت میں تمہارا کیا خیال ہے (کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے

کچھ نیکیاں چھوڑ دے گا کیونکہ اس وقت آدمی ایک ایک نیکی کو ترس رہا ہوگا)۔ (نسائی)

﴿ 96 ﴾ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَكَ بِهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ، كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ.

رواه مسلم، باب فضل الصدقة فی سبیل اللّٰه.....،رقم:٤٨٩٧

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نکیل پڑی ہوئی اونٹنی لیکر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (دیتا ہوں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے دن اس کے بدلے میں ایسی سات سو اونٹنیاں ملیں گی کہ ان سب میں نکیل پڑی ہوئی ہوگی۔ (مسلم)

فائدہ: نکیل پڑے ہونے کی وجہ سے اونٹنی قابو میں رہتی ہے اور اس پر سواری آسان ہوتی ہے۔

﴿ 97 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ فَتًی مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَهَّزُ، قَالَ: اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِی الَّذِیْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ، قَالَ: يَا فُلَانَةُ! اَعْطِيْهِ الَّذِیْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ، وَلَا تَحْبِسِیْ عَنْهُ شَيْئًا، فَوَاللّٰهِ! لَا تَحْبِسِیْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ.

رواه مسلم، باب فضل اعانة الغازی.....،رقم:٤٩٠١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس تیاری کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ۔ انہوں نے جہاد کی تیاری کی ہوئی تھی اب وہ بیمار ہوگئے ہیں (ان سے کہنا کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور ان سے یہ بھی کہنا کہ تم نے جہاد کے لئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دیدو) چنانچہ وہ نوجوان اُن انصاری کے پاس گئے اور کہا کہ رسول ﷺ نے تمہیں سلام کہلوایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ مجھے وہ سامان دیدیں جو آپ نے جہاد کے لئے تیار کیا ہے۔ انہوں نے (اپنی بیوی سے) کہا: فلانی! میں نے جو سامان تیار کیا تھا وہ ان کو دے دو اور اس سامان میں سے کوئی چیز روک کر نہ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم اس

میں سے جو چیز بھی روک کر رکھو گی اس میں تمہارے لئے برکت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

﴿ 98 ﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ حَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَ سِتْرَةً مِنْ نَارٍ. رواه عبد بن حميد، المسند الجامع ٥/٥٤٧

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گھوڑا وقف کیا تو اس کا یہ عمل جہنم کی آگ سے آڑ بنے گا۔ (عبد بن حمید، مسند جامع)

کرنے لگے (کہ جس زیادتی اور سرکشی کی وجہ سے ہم تبلیغ نہ کرسکیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں یعنی تمہاری حفاظت کروں گا اور فرعون پر رعب ڈالدوں گا تا کہ تم پوری تبلیغ کرسکو۔ (طٰہٰ)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ [آل عمران:۱۵۹]

رسول اللہ ﷺ سے خطاب ہے: اے نبی! یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان صحابہ کے حق میں نرم دل واقع ہوئے۔ اور اگر کہیں آپ تُند خُو اور دل کے سخت ہوتے تو یہ لوگ کبھی کے آپ کے پاس سے منتشر ہو چکے ہوتے۔ سو اب آپ ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے۔ پھر جب آپ کسی چیز کا پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (آل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۗ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ [الاعراف: ۱۹۹-۲۰۰]

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: درگذر کرنے کو آپ اپنی عادت بنایئے اور نیکی کا حکم کرتے رہئے اور (جو اس نیکی کے حکم کے بعد بھی جہالت کی وجہ سے نہ مانے تو ایسے) جاہلوں سے اعراض کیجئے یعنی ان سے الجھنے کی ضرورت نہیں اور اگر (ان کی جہالت پر اتفاقاً) آپ کو شیطان کی طرف سے (غصہ کا) کوئی وسوسہ آنے لگے تو اس حالت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والے، خوب جاننے والے ہیں۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا﴾ [المزمل:۱۰]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور یہ لوگ جو تکلیف دہ باتیں کرتے ہیں آپ ان باتوں پر صبر کیجئے اور خوش اُسلوبی کے ساتھ ان سے علیحدہ ہو جایئے یعنی نہ تو شکایت

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلنے کے آداب اور اعمال

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ○ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى○ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْيَخْشٰى○ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى○ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى﴾

[طٰہٰ:٤٢-٤٦]

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس دعوت کے لئے بھیجا تو فرمایا: اب تم اور تمہارے بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور تم دونوں میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہوگیا ہے۔ پھر وہاں جا کر اس سے نرم بات کرنا شاید وہ نصیحت مان لے یا عذاب سے ڈر جائے۔ دونوں بھائیوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے یا وہ اور زیادہ سرکشی نہ

پاس بھیجا ہے کہ آپ ان کفار کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دیں۔ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دے کر سلام کیا اور عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں (ابوقبیس اور احمر) کو ملادوں (جس سے یہ سب درمیان میں کچل جائیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔ (مسلم)

﴿100﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اِلٰى اَهْلِيْ قَالَ: هَلْ لَكَ فِيْ خَيْرٍ؟ قَالَ: وَمَاهُوَ؟ قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، قَالَ: مَنْ شَاهِدٌ عَلٰى مَاتَقُوْلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ الشَّجَرَةُ فَدَعَا هَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ خَدًّا حَتّٰى جَاءَ تْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ اَنَّهٗ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا وَرَجَعَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى قَوْمِهٖ وَقَالَ: اِنْ يَتَّبِعُوْنِيْ آتِيْكَ بِهِمْ وَاِلَّا رَجَعْتُ اِلَيْكَ فَكُنْتُ مَعَكَ۔

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، رواه ابويعلى ايضا والبزار، مجمع الزوائد ٥١٧/٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ سامنے سے ایک دیہاتی شخص آتے ہوئے نظر آئے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچے تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا اپنے گھر جارہا ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کوئی بھلی بات چاہئے؟ انہوں نے کہا وہ بھلی بات کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ لو۔ انہوں نے کہا جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہ ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ درخت گواہ ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کو بلایا جو وادی کے کنارہ پر تھا وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپؐ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ آپؐ نے اس سے

کیجئے اور نہ ہی انتقام کی فکر کیجئے۔ (مزمل)

احادیثِ نبویہ

﴿ 99 ﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ! هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ فَقَالَ: لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَنَادَانِيْ، فَقَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، قَالَ: فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ، فَمَاشِئْتَ؟ (اِنْ شِئْتَ) اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُخْرِجَ اللهُ تَعَالٰى مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔ رواه مسلم، باب مالقى النبى ﷺ من اذى المشركين والمنافقين، رقم: ٤٦٥٣.

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بہت زیادہ تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ سب سے زیادہ تکلیف عَقَبہ (طائف) کے دن اٹھانی پڑی۔ میں نے (اہل طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کُلال کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا (کہ مجھ پر ایمان لاؤ اور میری نصرت کرو اور مجھے اپنے ہاں ٹھہرا کر دعوت کا کام آزادی سے کرنے دو) لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) بہت غمگین اور پریشان ہو کر اپنے راستے پر (واپس) چل پڑا، قرن ثعالب، مقام پر پہنچ کر (میرے اس غم اور پریشانی میں) کچھ کمی آئی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل کا ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے پکارا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے ہوئی سنی اور ان کے جوابات سنے اور پہاڑوں پر متعین فرشتے کو آپ کے

دوسرے کو ہدایت مل جائے جس کا اجر تمہیں بھی ملے گا اور بے شمار نیکیوں سے نوازے جاؤ گے۔
(مظاہر حق)

﴿103﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا بَعَثَ بَعْثًا قَالَ: تَأَلَّفُوا النَّاسَ، وَتَأَنَّوْا بِهِمْ، وَلَا تُغِيْرُوْا عَلَيْهِمْ حَتّٰى تَدْعُوْهُمْ فَمَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا وَاَنْ تَأْتُوْنِيْ بِهِمْ مُسْلِمِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَقْتُلُوْا رِجَالَهُمْ، وَتَأْتُوْنِيْ بِنِسَائِهِمْ۔ المطالب العالية ١٦٦/٢، وذكر صاحب الاصابة بنحوه ١٥٢/٣

حضرت عبدالرحمان بن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کوئی لشکر روانہ کرتے تو اس سے فرماتے کہ لوگوں سے الفت پیدا کرو یعنی ان کو اپنے سے مانوس کرو، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور جب تک ان کو دعوت نہ دے دو ان پر حملہ نہ کرو کیونکہ روئے زمین پر جتنے کچے اور پکے مکان ہیں یعنی جتنے شہر اور دیہات ہیں ان کے رہنے والوں کو اگر تم مسلمان بنا کر میرے پاس لے آؤ یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تم ان کے مردوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو میرے پاس (باندیاں بنا کر) لے آؤ۔ (مطالب عالیہ، اصابہ)

﴿104﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ۔ رواه ابوداؤد، باب فضل نشر العلم، رقم: ٣٦٥٩

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج تم مجھ سے دین کی باتیں سنتے ہو، کل تم سے دین کی باتیں سنی جائیں گی۔ پھر ان لوگوں سے دین کی باتیں سنی جائیں گی جن لوگوں نے تم سے دین کی باتیں سنی تھیں (لہذا تم خوب دھیان سے سنو اور اس کو اپنے بعد والوں تک پہنچاؤ پھر وہ لوگ اپنے بعد والوں تک پہنچائیں اور یہ سلسلہ چلتا رہے)
(ابوداؤد)

﴿105﴾ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ وَاَخَذَ يَدِيْ فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ: بَلٰى! فَقَالَ: هَلْ تَذْكُرُ اِذْ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰى قَوْمِكَ بَنِيْ سَعْدٍ فَجَعَلْتُ اَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ وَ اَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ فَقُلْتَ اَنْتَ اَنَّكَ تَدْعُوْا اِلَى الْخَيْرِ وَتَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَاِنَّهُ لَيَدْعُوْ اِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ فَبَلَّغْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ،

تین مرتبہ گواہی طلب فرمائی، اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا فرمارہے ہیں ویسا ہی ہے پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا (یہ سب کچھ دیکھ کر دیہات کے رہنے والے وہ شخص بڑے متاثر ہوئے) اور اپنی قوم کے پاس واپس جاتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر میری قوم والوں نے میری بات مان لی تو میں ان سب کو آپ کے پاس لے آؤں گا ورنہ میں خود آپ کے پاس واپس آؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

(طبرانی، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿101﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ: اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ، فَوَاللهِ! لَاَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ (وهو جزء من الحديث) رواه مسلم،باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، رقم: ٦٢٢٣

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم اطمینان سے چلتے رہو یہاں تک کہ خیبر والوں کے میدان میں پڑاؤ ڈالو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر ہیں ان کو بتانا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دیں یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔ (مسلم)

فائدہ: عربوں میں سرخ اونٹ بہت قیمتی مال سمجھا جاتا تھا۔

﴿102﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً۔ (الحديث) رواه البخاري،باب ماذكر عن بني اسرائيل، رقم: ٣٤٦١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری)

فائدہ: حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دین کی بات کو پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ تم جس بات کو دوسروں تک پہنچا رہے ہو گو وہ بہت مختصر ہو مگر اس سے

رہے ہو وہ چاندی کا بنا ہوا ہے یا تانبے کا؟ اس مشرک کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیجے ہوئے قاصد کو بہت ناگوار گذری۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مشرک کی یہ بات بتائی۔ آپؐ نے صحابی سے ارشاد فرمایا: تم دوبارہ اس مشرک کو جا کر دعوت دو۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ جا کر دعوت دی۔ مشرک نے اپنی پہلی بات دہرائی۔ وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مشرک کی بات بتائی۔ آپؐ نے پھر ارشاد فرمایا: جاؤ اس کو دعوت دو (چنانچہ وہ صحابی تیسری مرتبہ دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے) پھر واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس مشرک کو (بجلی کی کڑک بھیج کر) ہلاک کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں تھے آپؐ کو اس واقعہ کا علم نہیں تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا: وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ **ترجمہ**: اور اللہ تعالیٰ زمین کی طرف بجلیاں بھیجتے ہیں پھر جس پر چاہے گرا دیتے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ (مسند احمد، ابویعلی)

﴿107﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ: اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلَى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ،فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ رواه البخاری،باب اخذ الصدقة من الاغنياء.....،رقم: ١٤٩٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کو یہ ہدایات دیں کہ تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہے۔ جب تم ان کے پاس پہنچ جاؤ تو ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں

فَكَانَ الْاَحْنَفُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجٰى لِيْ مِنْهُ.

رواه الحاكم في المستدرك ٣/٦١٤

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتنے میں قبیلہ بنولیث کے ایک آدمی آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سنادوں؟ میں نے کہا ضرور سنادیں۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں یاد ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری قوم بنی سَعْد کے پاس (اسلام کی دعوت دینے کے لئے) بھیجا تھا تو میں نے ان پر اسلام کو پیش کرنا شروع کیا اور ان کو اسلام کی دعوت دینے لگا۔ اس وقت تم نے کہا تھا کہ تم ہمیں بھلائی کی دعوت دے رہے ہو اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہو اور وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی بھلائی کی دعوت دے رہے ہیں اور بھلی بات کا حکم کر رہے ہیں یعنی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی تصدیق کی تو میں نے تمہاری یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچادی تھی۔ آپؐ نے (تمہاری) اس (تصدیق) پر فرمایا تھا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ "یا اللہ! اَحنف بن قیس کی مغفرت فرمادیجئے"۔ حضرت اَحنف رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے زیادہ اپنے کسی عمل پر بخشش کی امید نہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿106﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلٰى رَاْسٍ مِنْ رُؤُوْسِ الْمُشْرِكِيْنَ يَدْعُوْهُ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ: هٰذَا الْاِلٰهُ الَّذِيْ تَدْعُوْ اِلَيْهِ اَمِنْ فِضَّةٍ هُوَ؟ اَمْ مِنْ نُحَاسٍ هُوَ؟ فَتَعَاظَمَ مَقَالَتُهٗ فِيْ صَدْرِ رَسُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَادْعُهٗ اِلَى اللّٰهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَادْعُهٗ اِلَى اللّٰهِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّرِيْقِ لَا يَعْلَمُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ صَاحِبَهٗ وَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ " وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ". رواه ابويعلى، قال المحقق: اسناده حسن ٣/٣٥١

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو مشرکین کے سرداروں میں سے ایک سردار کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لئے بھیجا (چنانچہ انہوں نے جا کر اس کو دعوت دی) اس مشرک نے کہا کہ جس معبود کی طرف تم مجھے دعوت دے

سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کے عمدہ مالوں کے لینے سے بچنا یعنی زکوٰۃ میں درمیانہ درجہ کا مال لینا عمدہ مال نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں۔ (بخاری)

﴿108﴾ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَاَقَمْنَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُجِيْبُوْهُ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يُقْفِلَ خَالِدًا اِلَّا رَجُلًا كَانَ مِمَّنْ مَعَ خَالِدٍ فَاَحَبَّ اَنْ يُعَقِّبَ مَعَ عَلِيٍّ فَلْيُعَقِّبْ مَعَهُ، قَالَ الْبَرَاءُ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ عَقَّبَ مَعَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ خَرَجُوْا اِلَيْنَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِنَا عَلِيٌّ ثُمَّ صَفَّنَا صَفًّا وَاحِدًا ثُمَّ تَقَدَّمَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَقَرَاَ عَلَيْهِمْ كِتَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَسْلَمَتْ هَمْدَانُ جَمِيْعًا، فَكَتَبَ عَلِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِاِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَرَاَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلٰى هَمْدَانَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى هَمْدَانَ" قال البيهقي: رواه البخاري مختصرا من وجه آخر عن ابراهيم بن يوسف، البداية والنهاية ٥/١٠١

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے یمن بھیجا۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ جانے والی جماعت میں، میں بھی تھا۔ ہم چھ مہینے وہاں ٹھہرے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان کو دعوت دیتے رہے لیکن انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجا اور ان سے فرمایا کہ حضرت خالد کو تو واپس بھیج دیں اور ان کے ساتھیوں میں سے جو تمہارے ساتھ وہاں رہنا چاہیں وہ رہ جائیں۔ چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ جب ہم یمن والوں کے بالکل قریب پہنچے تو وہ بھی نکل کر ہمارے سامنے آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری ایک صف بنائی اور ہم سے آگے بڑھ کر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط سنایا۔ خط سن کر قبیلہ ہمدان سارا ہی مسلمان ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ ہمدان کے مسلمان ہونے کی خوشخبری کا خط بھیجا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط پڑھا تو (خوشی

کی وجہ سے) سجدہ میں گر گئے، پھر آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھا کر قبیلہ ہمدان کو دعا دی کہ ہمدان پر سلامتی ہو، ہمدان پر سلامتی ہو۔ (بخاری، بیہقی، البدایۃ والنہایۃ)

﴿109﴾ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ۔ رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن، باب ماجاء في فضل النفقة في سبيل الله، رقم: ١٦٢٥

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں سات سو گنا لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿110﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

رواه ابوداؤد، باب في تضعيف الذكر في سبيل الله عزّوجلّ رقم: ٢٤٩٨

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

﴿111﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الذِّكْرَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يُضَعَّفُ فَوْقَ النَّفَقَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ قال يحيىٰ في حديثه: بِسَبْعِمِائَةِ اَلْفِ ضِعْفٍ.

رواه احمد ٤٣٨/٣

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ذکر کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرنے کے ثواب سے سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات لاکھ گنا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿112﴾ عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَاَ اَلْفَ آيَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَتَبَهُ اللهُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَ الشُّهَدَاءِ، وَالصَّالِحِيْنَ۔

رواه الحاكم وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ٨٧/٢

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہزار آیتیں تلاوت کیں اللہ تعالیٰ اسے انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کی جماعت میں لکھ دیں گے۔ (مستدرک حاکم)

﴿113﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا فِيْنَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَ يَبْكِيْ حَتّٰى أَصْبَحَ

رواه احمد ۱/۱۲۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں اور کوئی گھوڑے پر سوار نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہم سب سوئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ (مسند احمد)

﴿114﴾ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

رواه النسائي، باب ثواب من صام.....رقم: ۲۲٤۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلہ دوزخ اور اس شخص کے درمیان ستر سال کا فاصلہ کردیں گے۔ (نسائی)

﴿115﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَعُدَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ۔

رواه الطبراني في الكبير والاوسط ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۳/٤٤٤

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھا اس سے جہنم کی آگ سو سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جائے گی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿116﴾ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ

سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ رواه الترمذی ،وقال: هذا حديث غريب، باب ماجاء فی فضل الصوم فی سبيل اللهِ رقم: ١٦٢٤

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق کو آڑ بنادیتے ہیں جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

﴿117﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اَكْثَرُنَا ظِلًّا مَنْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔

رواه البخاری،باب فضل الخدمة فی الغزو، رقم: ٢٨٩٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم میں سب سے زیادہ سایہ والا شخص وہ تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کیا ہوا تھا۔ جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ تو کچھ نہ کرسکے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا انہوں نے سواریوں کو (پانی پینے اور چرنے کے لئے) بھیجا اور خدمت کے کام محنت اور مشقت سے کیے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا وہ آج سارا ثواب لے گئے۔ (بخاری)

﴿118﴾ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ، وَيَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ۔ رواه مسلم،باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان.....،رقم: ٢٦١٨

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ (جنگ) میں جایا کرتے تھے تو ہمارے کچھ ساتھی روزہ رکھ لیتے اور کچھ ساتھی روزہ نہ رکھتے۔ روزہ دار روزہ نہ رکھنے والوں پر ناراض نہ ہوتے اور روزہ نہ رکھنے والے روزہ داروں پر ناراض نہ ہوتے۔ سب یہ سمجھتے تھے کہ جو اپنے میں ہمت محسوس کرتا ہے اور اس نے روزہ رکھ لیا اس کے لئے ایسا کرنا ہی ٹھیک ہے اور جو اپنے میں کمزوری محسوس کرتا ہے اور اس نے

روزہ نہیں رکھا اس نے بھی ٹھیک کیا۔ (مسلم)

﴿119﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ.

رواه ابوداؤد،باب فی الدعاء عند الوداع، رقم: ٢٦٠١

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو روانہ فرمانے کا ارادہ کرتے تو ارشاد فرماتے: اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ **ترجمہ:** میں تمہارے دین کو، تمہاری امانتوں کو اور تمہارے اعمال کے خاتموں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں (جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔ (ابوداؤد)

فائدہ: امانتوں سے مراد اہل وعیال، مال ودولت اور ساز وسامان ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے پاس امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہیں، اسی طرح وہ امانتیں بھی مراد ہیں جو جانے والے مسافر کے پاس لوگوں کی رکھی ہوئی ہوں یا لوگوں کے پاس اس مسافر نے رکھوائی ہوں۔ اس مختصر جملہ میں کیسی جامع دعا دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دین کی اہل وعیال کی مال ودولت کی حفاظت فرمائے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ بخیر فرمائے۔ (بذل المجہود)

﴿120﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللهُ اَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيْلَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: اِنَّ رَبَّكَ تَعَالٰى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: اِغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ.

رواه ابوداؤد،باب مایقول الرجل اذا رکب،رقم: ٢٦٠٢

حضرت علی بن ربیعہؒ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے سامنے سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ، پھر جب سواری کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر فرمایا: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا جب کہ ہم تو اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد فرمایا: سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ:** آپ پاک ہیں بیشک میں نے (نافرمانی کرکے) اپنے اوپر بہت ظلم کیا، آپ مجھے معاف فرما دیجئے آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ کس وجہ سے ہنسے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جیسے میں نے کیا (کہ آپ نے دعا پڑھی) پھر ہنسے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہارے رب اپنے بندے سے خوش ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اس لئے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں۔

(ابوداؤد)

فائدہ: رکاب لوہے سے بنے ہوئے اُس حلقے کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے۔

﴿121﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ: آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

رواه مسلم، باب استحباب الذكر اذا ركب دابته.....، رقم: ٣٢٧٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جانے کے لئے سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِی

سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ! اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا جبکہ ہم تو اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں آپ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرمادیں اور اس کی دوری کو ہمارے لئے مختصر فرمادیں۔ اے اللہ! آپ ہی ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھی ہیں اور ہمارے پیچھے آپ ہی ہمارے گھر والوں کے نگہبان ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے سفر کی مشقت سے، سفر میں کسی تکلیف دہ منظر کو دیکھنے سے اور واپسی پر مال اور اہل وعیال میں کسی تکلیف دِہ چیز کے پانے سے پناہ چاہتا ہوں۔

اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے اور ان الفاظ کا اضافہ فرماتے: آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ ''ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''۔ (مسلم)

﴿122﴾ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا إِلاَّ قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔

رواه الحاكم وقال هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبي ٢/١٠٠

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو اسے دیکھ کر یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ

فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔ ترجمہ: اے اللہ! جو رب ہیں ساتوں آسمانوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن پر ساتوں آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں، اور جو رب ہیں ساتوں زمینوں کے اور ان تمام چیزوں کے جن کو ساتوں زمینوں نے اُٹھایا ہوا ہے، اور جو رب ہیں تمام شیاطین کے اور ان سب کے جن کو شیاطین نے گمراہ کیا ہے، اور جو رب ہیں ہواؤں کے اور ان چیزوں کے جنہیں ہواؤں نے اُڑایا ہے، ہم آپ سے اس بستی کی خیر اور اس بستی والوں کی خیر مانگتے ہیں، اور آپ سے اس بستی کے شر اور اس بستی والوں کے شر اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

﴿123﴾ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ۔ رواه مسلم، باب في التعوذ من سوء القضاء.....رقم: ٦٨٧٨

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی جگہ پر اتر کر اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے" میں اللہ تعالیٰ کے سارے (نفع دینے والے، شفا دینے والے) کلمات کے ذریعہ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں" تو اسے کوئی چیز اس جگہ سے روانہ ہونے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (مسلم)

﴿124﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ: نَعَمْ! اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ: فَضَرَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وُجُوْهَ اَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِالرِّيْحِ۔

رواه احمد ٣/٣

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس موقع پر پڑھنے کے لئے کوئی دعا ہے جسے ہم پڑھیں کیونکہ کلیجے منہ کو آچکے ہیں یعنی سخت گھبراہٹ کا حال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا **ترجمہ:** یا اللہ! (دشمن کے مقابلہ میں) جو ہماری کمزوریاں ہیں

ان پر پردہ ڈال دیں اور ہمیں خوف کی چیزوں سے امن عطا فرمائیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کہ ہم نے یہ دعا پڑھنی شروع کردی جس کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا بھیج کر دشمنوں کے چہروں کو پھیر دیا (اور یوں) اللہ تعالیٰ نے ان کو ہوا کے ذریعہ شکست دیدی۔ (مسند احمد)

﴿125﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، کُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: اَیْ فُلُ هَلُمَّ، قَالَ اَبُوْبَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَاکَ الَّذِیْ لَاتَوَی عَلَیْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنِّی لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ۔

رواه البخاری، باب فضل النفقة فی سبیل اللّٰه، رقم: ٢٨٤١

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کا جوڑا (مثلاً دو گھوڑے، دو کپڑے، دو درہم، دو غلام وغیرہ) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے گا تو اسے جنت کے (تمام) داروغہ بلائیں گے (جنت کے) ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کہ اے فلاں! اس دروازے سے (اس پر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے پوری امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے (جنہیں ہر دروازے سے بلایا جائے گا)۔ (بخاری)

﴿126﴾ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْضَلُ دِیْنَارٍ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی عِیَالِهٖ، وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحیح ١٠/٥٠٣

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار افضل ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے (دینار سونے کے سکے کا نام ہے)۔ (ابن حبان)

﴿127﴾ وَیُرْوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشْوَرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ رواه الترمذی، باب ماجاء فی المشورة، رقم: ١٧١٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا یعنی آپ بہت زیادہ مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

﴿128﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنْ نَزَلَ بِنَا اَمْرٌ لَيْسَ فِيْهِ بَيَانُ اَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: شَاوِرُوْا فِيْهِ الْفُقَهَاءَ وَالْعَابِدِيْنَ وَلَا تُمْضُوْا فِيْهِ رَأْيَ خَاصَّةٍ۔

رواه الطبراني في الاوسط ورجاله موثقون من اهل الصحيح،مجمع الزوائد، ٤٢٨/١

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ہمارے ساتھ کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس میں ہمارے لئے آپ کی طرف سے کوئی واضح حکم کرنے یا نہ کرنے کا نہ ہو تو اس بارے میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں دین کی سمجھ رکھنے والوں اور عبادت گذاروں سے مشورہ کرلیا کرو اور کسی کی انفرادی رائے پر فیصلہ نہ کرنا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿129﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ اَلآيَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَمَا اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ غَنِيَّانِ عَنْهَا وَلٰكِنْ جَعَلَهَا اللهُ رَحْمَةً لِاُمَّتِيْ، فَمَنْ شَاوَرَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِمْ رُشْدًا وَمَنْ تَرَكَ الْمَشُوْرَةَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدِمْ عَنَاءً۔

رواه البيهقي ٧٦/٦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ''اور ان سے اہم کاموں میں مشورہ کرتے رہا کیجئے'' تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تو مشورہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت کی چیز بنادیا۔ چنانچہ میری امت میں سے جو شخص مشورہ کرتا ہے وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے۔ اور میری امت میں سے جو مشورہ نہیں کرتا وہ پریشان ہی رہتا ہے۔ (بیہقی)

﴿130﴾ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَرْسُ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَيُصَامُ نَهَارُهَا۔ رواه احمد ٦١/١

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں

رات بھر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔ (مسند احمد)

﴿131﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (يَوْمَ حُنَيْنٍ): مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ وَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِي اَعْلَاهُ، وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا اَحْسَسْنَاهُ، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَتَلَفَّتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمْ فَارِسُكُمْ، فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَ قَالَ: اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْقَاضِيًا حَاجَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا.

رواه ابو داؤد، باب فی فضل الحرس فی سبیل اللہ عزوجل، رقم:۲۵۰۱

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (حنین کے موقع پر) ارشاد فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں (پہرہ دوں گا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: سامنے اس گھاٹی کی طرف چلے جاؤ اور اس گھاٹی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ جاؤ۔ (وہاں پہرہ دینا اور خوب چوکنا ہو کر رہنا) کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے آج رات ہم دشمن کے دھوکے میں آجائیں (حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دو رکعت (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اپنے سوار کا کچھ پتہ لگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں تو ان کا کچھ پتہ نہیں۔ پھر نماز (فجر) کی اقامت ہوئی، نماز کے دوران رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی توجہ گھاٹی کی طرف رہی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری فرما کر سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو تمہارا سوار آ گیا ہے۔ ہم لوگوں نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو حضرت انس بن ابی مَرثد آ رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا کہ میں (یہاں سے) چلا اور چلتے چلتے اس گھاٹی کی سب سے اونچی جگہ پہنچ گیا جہاں جانے کا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا (میں رات بھر وہاں پہرہ دیتا رہا) جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں پر چڑھ کر دیکھا، مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کو کسی وقت اپنی سواری سے نیچے اترے؟ انہوں نے کہا نہیں، صرف نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے لئے اترا تھا۔ آپؐ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم نے (آج رات پہرہ دے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے لہٰذا (پہرہ کے) اس عمل کے بعد اگر تم کوئی بھی (نفلی) عمل نہ کرو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ (ابوداؤد)

﴿132﴾ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُوْلَ اللهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ رَآهُ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَحَثَى التُّرَابَ عَلَيْهِ وَقَالَ: اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَالَ: يَا عُمَرُ! اِنَّكَ لَا تُسْاَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْاَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ. رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٤٣

حضرت ابن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے جنازے کے لئے باہر تشریف لائے۔ جب وہ جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں کیونکہ یہ ایک فاسق شخص تھا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! انہوں نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر پر مٹی بھی ڈالی۔ اس کے بعد (میت کو مخاطب کر کے) فرمایا: تمہارے ساتھیوں کا تو گمان یہ ہے کہ تم دوزخی

ہو اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! تم سے لوگوں کے اعمال بد کے بارے میں نہیں پوچھا جا رہا ہے بلکہ نیک اعمال کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔ (بیہقی)

﴿133﴾ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ: سَأَلْتُ سَفِيْنَةَ عَنِ اسْمِهِ، فَقَالَ: اِنِّيْ مُخْبِرُكَ بِاسْمِيْ، سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَفِيْنَةَ، قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ سَفِيْنَةَ؟ قَالَ: خَرَجَ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ، فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ: اُبْسُطْ كِسَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلَ فِيْهِ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ: احْمِلْ مَاانْتَ اِلَّا سَفِيْنَةٌ قَالَ: فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وِقْرَبَعِيْرٍ اَوْ بَعِيْرَيْنِ اَوْ خَمْسَةٍ اَوْ سِتَّةٍ، مَاثَقُلَ عَلَيَّ. حلية الاولياء ١/٣٦٩ وذكره فى الاصابة بنحوه ٢/٢٥٨

حضرت سعید بن جمہانؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا (کہ یہ نام کس نے رکھا ہے؟) انہوں نے کہا: میں تمہیں اپنے نام کے بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا۔ میں نے پوچھا: آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تشریف لے گئے اور آپؐ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ان کا سامان ان پر بھاری ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ، میں نے بچھا دی۔ آپ نے اس چادر میں صحابہ کا سامان باندھ کر میرے اوپر رکھ دیا اور فرمایا: اسے اٹھالو تم تو سفینہ یعنی کشتی ہی ہو۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس دن میں ایک یا دو تو کیا پانچ یا چھ اونٹوں کا بھی بوجھ اٹھالیتا تو وہ مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ (حلیہ، اصابہ)

﴿134﴾ عَنْ اَحْمَرَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ فَجَعَلْتُ اُعَبِّرُ النَّاسَ فِيْ وَادٍ اَوْنَهْرٍ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: مَاكُنْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِلَّا سَفِيْنَةً. الاصابة ١/٢٣

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (ایک وادی یا نہر پر سے ہم لوگوں کا گذر ہوا) تو میں لوگوں کو وادی یا نہر پار کرانے لگا۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تو آج سفینہ (کشتی) بن گئے ہو۔ (اصابہ)

﴿135﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ قَالَ: فَكَانَ اَبُوْلُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَائَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ، قَالَ: مَاانْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا. رواه البغوى فى شرح السنة، قال المحق: اسناده حسن ١١/٣٥

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ہماری یہ حالت تھی کہ ہم میں سے ہر تین آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حضرت ابو لُبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کے شریکِ سفر تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اترنے کی باری آتی تو حضرت ابولُبابہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما عرض کرتے کہ آپ کے بدلے ہم پیدل چلیں گے (آپ اونٹ پر ہی سوار رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں اجر وثواب کا تم سے کم محتاج نہیں ہوں۔ (شرح السنہ)

﴿136﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةُ.

رواه البيهقى فى شعب الايمان ٦/٣٣٤

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر میں جماعت کا ذمہ داران کا خادم ہے۔ جو شخص خدمت کرنے میں ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا تو اس کے ساتھی شہادت کے علاوہ کسی اور عمل کے ذریعہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے (یعنی سب سے بڑا عمل شہادت ہے اس کے بعد خدمت ہے)۔ (بیہقی)

﴿137﴾ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ. (وهو بعض الحديث) رواه عبد الله بن احمد والبزارو الطبرانى ورجالهم ثقات، مجمع الزوائد ٥/٩٢

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت (کے ساتھ مل کر چلنا) رحمت ہے اور جماعت سے الگ ہونا عذاب ہے۔

(مسند احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿138﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ، مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ. رواه البخاري، باب السير وحده، رقم: ٢٩٩٨

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے میں ان (دینی اور دنیاوی) نقصانات کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار رات میں تنہا سفر کرنے کی ہمت نہ کرے۔ (بخاری)

﴿139﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ. رواه ابو داؤد، باب في الدلجة، رقم: ٢٥٧١

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جب سفر کرو تو رات کو بھی ضرور کچھ سفر کر لیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی سفر کے لئے گھر سے نکلو تو محض دن کے چلنے پر قناعت نہ کرو بلکہ تھوڑا سا رات کے وقت بھی چلا کرو کیونکہ رات کے وقت دن جیسی رکاوٹیں نہیں ہوتیں تو سفر آسانی کے ساتھ جلدی طے ہو جاتا ہے۔ اس مفہوم کو زمین کے لپیٹ دیئے جانے سے تعبیر فرمایا ہے۔ (مظاہر حق)

﴿140﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ. رواه الترمذي وقال: حديث عبدالله بن عمرو احسن، باب ماجاء في كراهية ان يسافر وحده، رقم: ١٦٧٤

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار جماعت ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث پاک میں سوار سے مراد مسافر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تنہا سفر کرنے والا ہو یا دو سفر کرنے والے ہوں شیطان ان کو بڑی آسانی سے برائی میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے تنہا سفر کرنے والے یا دو سفر کرنے والوں کو شیطان فرمایا۔ اس لئے سفر میں کم از کم تین آدمی ہونے چاہئیں تاکہ شیطان سے محفوظ رہیں اور نماز باجماعت ادا کرنے اور

دوسرے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ (مظاہر حق)

﴿141﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلشَّیْطَانُ یَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالْاِثْنَیْنِ فَاِذَا کَانُوْا ثَلَاثَةً لَمْ یَهُمَّ بِهِمْ.

رواه البزار وفیه عبد الرحمن بن ابی الزناد وهوضعیف وقدوثق، مجمع الزوائد ٣/٤٩١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان ایک اور دو (مسافروں) کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے یعنی نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن جب (مسافر) تین ہوں تو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ نہیں کرتا۔ (بزار، مجمع الزوائد)

﴿142﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِثْنَانِ خَیْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثٌ خَیْرٌ مِنِ اثْنَیْنِ وَاَرْبَعَةٌ خَیْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَنْ یَجْمَعَ اُمَّتِیْ اِلَّا عَلٰی هُدًی. رواه احمد ٥/١٤٥

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سے دو بہتر ہیں اور دو سے تین بہتر ہیں اور تین سے چار بہتر ہیں لہٰذا تم جماعت (کے ساتھ رہنے) کو لازم پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت پر ہی جمع فرمائیں گے (یعنی ساری امت گمراہی پر کبھی مجتمع نہیں ہوسکتی لہٰذا جماعت کے ساتھ رہنے والا گمراہی سے محفوظ رہے گا)۔ (مسند احمد)

﴿143﴾ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَیْحٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ یَدَ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ یَرْکُضُ. (وهو بعض الحدیث)

رواه النسائی، باب قتل من فارق الجماعة.....رقم:٤٠٢٥

حضرت عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی خاص مدد جماعت کے ساتھ ہوتی ہے لہٰذا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوجاتا ہے شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے اُکساتا رہتا ہے۔ (نسائی)

﴿144﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَخَلَّفُ فِی الْمَسِیْرِ فَیُزْجِی الضَّعِیْفَ وَیُرْدِفُ وَیَدْعُوْلَهُمْ. رواه ابو داؤد، باب لزوم الساقة، رقم:٢٦٣٩

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (تواضع، دوسروں کی مدد اور خبر گیری کے لئے) قافلے سے پیچھے چلا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور (کی سواری) کو ہانکا کرتے اور جو شخص پیدل چل رہا ہوتا اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان (قافلہ والوں) کے لئے دعا فرماتے رہتے۔ (ابوداؤد)

﴿145﴾ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ. رواہ ابوداؤد، باب فی القوم یسافرون.....رقم:۲۶۰۸

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین شخص سفر میں نکلیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداؤد)

﴿146﴾ عَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ، فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ، فَقَالَ: اِنَّا وَاللّٰہِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَہٗ، وَلَا اَحَدًا حَرِصَ عَلَیْہِ. رواہ مسلم، باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیھا، رقم:۴۷۱۷

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھ میرے دو چچازاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن علاقوں کا والی بنایا ہے ان میں سے کسی علاقہ کا ہمیں امیر مقرر فرما دیجئے، دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ان امور میں کسی بھی ایسے شخص کو ذمہ دار نہیں بناتے جو ذمہ داری کا سوال کرے یا اس کا خواہشمند ہو۔ (مسلم)

﴿147﴾ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ وَاسْتَذَلَّ الْاِمَارَۃَ لَقِیَ اللّٰہَ وَلَا وَجْہَ لَہٗ عِنْدَہٗ.

رواہ احمد ورجالہ ثقات، مجمع الزوائد ۵/۲۰۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوا اور امیر کی امارت کو حقیر جانا تو اللہ تعالیٰ اس سے

اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کوئی رتبہ نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گا۔ (مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿148﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ سَائِلٌ کُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاہُ اَحَفِظَ اَمْ ضَیَّعَ. رواہ ابن حبان، قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرطھما، ۱۰/۳٤٤

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر نگراں سے اس کی ذمہ داری میں دی ہوئی چیزوں کے بارے میں پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا (یعنی اس ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کیا یا نہیں)۔

(ابن حبان)

﴿149﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: کُلُّکُمْ رَاعٍ، وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَھْلِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا وَمَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْہِ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ.

رواہ البخاری، باب الجمعۃ فی القری والمدن، رقم:۸۹۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سب ذمہ دار ہو تم میں سے ہر ایک سے اس کی اپنی رَعِیَّت (ماتحتوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اس سے اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر میں رہنے والے بچوں، وغیرہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ملازم اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے مالک کے مال و اسباب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بیٹا اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے باپ کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری)

﴿150﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَبْدًا رَعِيَّةً قَلَّتْ اَوْ كَثُرَتْ اِلَّا سَاَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَقَامَ فِيْهِمْ اَمْرَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمْ اَضَاعَهُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ خَاصَّةً. رواه احمد ٢/١٥

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو بھی کسی رَعیَّت کا نگراں بناتے ہیں خواہ رعیت تھوڑی ہو یا زیادہ تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی رعیَّت کے بارے میں قیامت کے دن ضرور پوچھیں گے کہ اس نے اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم کیا تھا یا برباد کیا تھا یہاں تک کہ خاص طور پر اس سے اس کے گھر والوں کے متعلق پوچھیں گے۔ (مسند احمد)

﴿151﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ ! اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا، وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ، لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ.

رواه مسلم، باب كراهة الامارة بغير ضرورة، رقم: ٤٧٢٠

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شفقت کے طور پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے) ارشاد فرمایا: ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں (کہ تم امارت کی ذمہ داری کو پورا نہ کر پاؤ گے) اور میں تمہارے لئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں پر بھی ہرگز امیر نہ بننا اور کسی یتیم کے مال کی ذمہ داری قبول نہ کرنا۔ (مسلم)

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے جو ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں تمہاری طرح کمزور ہوتا تو کبھی دو پر بھی امیر نہ بنتا۔

﴿152﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ، ثُمَّ قَالَ : يَا اَبَاذَرٍّ! اِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ، وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدّٰى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا.

رواه مسلم، باب كراهة الامارة بغير ضرورة، رقم: ٤٧١٩

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے امیر کیوں نہیں بناتے؟ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ

امارت ایک امانت ہے (کہ جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں) اور یہ (امارت) قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی لیکن جس شخص نے اس امارت کو صحیح طریقہ سے لیا اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کیا (تو پھر یہ امارت قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا ذریعہ نہ ہوگی)۔ (مسلم)

﴿153﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ (لِيَ) النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ: لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوْتِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوْتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.

(الحديث) رواه البخاري، باب قول الله تبارك وتعالى لا يؤاخذكم الله.....رقم:٦٦٢٢

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمان بن سمرہ! امارت کو طلب نہ کرو، اگر تمہارے طلب کرنے پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو تم اس کے حوالہ کر دیئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری کوئی مدد اور رہنمائی نہ ہوگی) اور اگر تمہاری طلب کے بغیر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ (بخاری)

﴿154﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ.

رواه البخاري،باب مايكره من الحرص على الامارة، رقم: ٧١٤٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب کہ تم امیر بننے کی حرص کرو گے حالانکہ امارت تمہارے لئے ندامت کا ذریعہ ہوگی۔ امارت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دودھ پلانے والی عورت کہ ابتداء میں تو بڑی اچھی لگتی ہے اور جب دودھ چھڑانے لگتی ہے تو وہی بہت بری لگنے لگتی ہے۔ (بخاری)

فائدہ : حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب امارت کسی کو ملتی ہے تو اچھی لگتی ہے جیسے بچے کو دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور جب امارت ہاتھ سے جاتی ہے تو یہ بہت برا لگتا ہے جیسے دودھ چھوڑنا بچے کو بہت برا لگتا ہے۔

﴿155﴾ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَاْتُكُمْ عَنِ الْاِمَارَةِ، وَمَا هِيَ؟ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَثَانِيْهَا نَدَامَةٌ، وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ عَدَلَ، وَكَيْفَ يَعْدِلُ مَعَ قَرَابَتِهٖ؟۔ رواه البزار والطبرانى فى الكبير والاوسط باختصار ورجال الكبير رجال الصحيح، مجمع الزوائد ٣٦٣/٥

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس امارت کی حقیقت بتاؤں؟ میں نے بلند آواز سے تین مرتبہ پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پہلا مرحلہ ملامت ہے، دوسرا مرحلہ ندامت ہے، تیسرا مرحلہ قیامت کے دن عذاب ہے، البتہ جس شخص نے انصاف کیا وہ محفوظ رہے گا (لیکن) آدمی اپنے قریبی (رشتہ دار وغیرہ) کے معاملات میں عدل وانصاف کیسے کرسکتا ہے یعنی باوجود عدل وانصاف کو چاہتے ہوئے بھی طبیعت سے مغلوب ہو کر عدل وانصاف نہیں کر پاتا اور رشتہ داروں کی طرف جھکاؤ ہو جاتا ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص امیر بنتا ہے اس کو ہر طرف سے ملامت کی جاتی ہے کہ اس نے ایسا کیا، ویسا کیا۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی اس ملامت سے پریشان ہو کر ندامت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اس منصب کو کیوں قبول کیا۔ پھر آخری مرحلہ انصاف نہ کرنے کی صورت میں قیامت کے دن عذاب کی شکل میں ظاہر ہوگا غرض یہ کہ دنیا میں بھی ذلت ورسوائی اور آخرت میں بھی حساب کی سختی ہوگی۔

﴿156﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَفِيْ تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ اَرْضٰى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْلَهٗ وَخَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ رواه الحاكم فى المستدرك وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ٩٢/٤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کو جماعت کا امیر بنایا جب کہ جماعت کے افراد میں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا شخص ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ سے خیانت کی اور ان کے رسول سے خیانت کی اور ایمان والوں سے خیانت کی۔ (مستدرک حاکم)

فائدہ: اگر افضل کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امیر بنانے میں کوئی دینی مصلحت ہو تو پھر اس وعید میں داخل نہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہ تم میں زیادہ افضل نہیں ہیں لیکن بھوک اور پیاس پر زیادہ صبر کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

﴿157﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُلَهُمْ وَيَنْصَحُ، اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ۔

رواه مسلم،باب فضيلة الامير العادل، رقم: ٤٧٣١

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو امیر مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بن کر مسلمانوں کی خیر خواہی میں کوشش نہ کرے وہ مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ (مسلم)

﴿158﴾ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَامِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

رواه البخاري،باب من استُرْعِيَ رعيةً فلم ينصح،رقم: ٧١٥١

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان رعیت کا ذمہ دار بنے پھر ان کے ساتھ دھوکے کا معاملہ کرے اور اسی حالت پر اس کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿159﴾ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ وَلَّاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمُ احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ۔

رواه ابوداؤد،باب فيما يلزم الامام من امرالرعية.....،رقم: ٢٩٤٨

حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا اور وہ مسلمانوں کے حالات، ضروریات اور ان کی تنگدستی سے منہ پھیرے (یعنی ان کی ضرورت کو پورا نہ کرے اور

نہ ان کی تنگدستی کے دور کرنے کی کوشش کرے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے حالات، ضروریات اور تنگدستی سے منہ پھیر لیں گے یعنی قیامت کے دن اس کی ضرورت اور پریشانی کو دور نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿160﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ اَحَدٍ یُؤَمَّرُ عَلٰی عَشَرَةٍ فَصَاعِدًا لَا یُقْسِطُ فِیْهِمْ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الْاَصْفَادِ وَالْاَغْلَالِ.

رواه الحاکِم وقال: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ووافقه الذهبی ٨٩/٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس یا دس سے زائد افراد پر امیر بنایا جائے اور وہ ان کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ نہ کرے تو قیامت کے دن بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں (بندھا ہوا) آئے گا۔ (مستدرک حاکم)

﴿161﴾ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ بِشْرَبْنَ عَاصِمٍ عَلٰی صَدَقَاتِ هَوَازِنَ فَتَخَلَّفَ بِشْرٌ فَلَقِیَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَاخَلَّفَكَ، اَمَا لَنَا عَلَیْكَ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ، قَالَ: بَلٰی! وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ شَیْئًا اُتِیَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُوْقَفَ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ. (الحدیث) اخرجه البخاری من طریق سوید، الاصابة ١٥٢/١

حضرت ابووائلؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) ہوازن کے صدقات (وصول کرنے کے لئے) عامل مقرر فرمایا لیکن حضرت بشر نہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کیوں نہیں گئے کیا ہماری بات کو سننا اور ماننا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے؟ حضرت بشر نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جسے مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا گیا اسے قیامت کے دن لاکر جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا (اگر ذمہ داری کو صحیح طور پر انجام دیا ہوگا تو نجات ہوگی ورنہ دوزخ کی آگ ہوگی)۔ (اصابہ)

﴿162﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ اَمِیْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یَفُكَّهُ الْعَدْلُ اَوْیُوْبِقَهُ الْجَوْرُ.

رواه البزار والطبرانی فی الاوسط ورجال البزار رجال الصحیح مجمع الزوائد ٣٧٠/٥

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امیر چاہے دس آدمیوں کا ہی کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو طوق سے اس کا عدل چھڑوائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کردے گا۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿163﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَلِيْكُمْ أُمَرَاءُ يُفْسِدُوْنَ وَمَا يُصْلِحُ اللهُ بِهِمْ أَكْثَرُ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِطَاعَةِ اللهِ فَلَهُمُ الْأَجْرُ وَعَلَيْكُمُ الشُّكْرُ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللهِ فَعَلَيْهِمُ الْوِزْرُ وَعَلَيْكُمُ الصَّبْرُ۔

رواه البيهقي في شعب الإيمان ١٥/٦

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے کچھ امیر ایسے ہوں گے جو فساد اور بگاڑ کریں گے (لیکن) اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ جو اصلاح فرمائیں گے وہ اصلاح ان کے بگاڑ سے زیادہ ہوگی لہٰذا ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والے کام کرے گا تو اسے اجر ملے گا اور اس پر تمہارے لئے شکر کرنا ضروری ہوگا۔ اسی طرح ان امیروں میں سے جو امیر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کرے گا تو اس کا گناہ اس کے سر ہوگا اور تمہیں اس حالت میں صبر کرنا ہوگا۔ (بیہقی)

﴿164﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا: اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ۔ رواه مسلم، باب فضيلة الامير العادل.....رقم: ٤٧٢٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا "اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی و دنیاوی) معاملات میں سے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے پھر وہ لوگوں کو مشقت میں ڈالے تو آپ بھی اس شخص کو مشقت میں ڈالئے۔ اور جو شخص میری امت کے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار بنے اور لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے تو آپ بھی اس شخص کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیے"۔ (مسلم)

﴿165﴾ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيْرِبْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِوبْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ

وَاَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْاَمِیْرَ اِذَا ابْتَغَی الرِّیْبَةَ فِی النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ۔ رواہ ابوداؤد، باب فی التجسس، رقم: ٤٨٨٩

حضرت جبیر بن نفیر، حضرت کثیر بن مرہ، حضرت عمرو بن اسود، حضرت مقدام بن معدیکرب اور حضرت ابوأمامہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں میں شک وشبہ کی بات ڈھونڈھتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب امیر لوگوں پر اعتماد کے بجائے ان کے عیوب تلاش کرنے لگے اور ان پر بدگمانی کرنے لگے تو وہ خود ہی لوگوں میں فساد اور انتشار کا ذریعہ بنے گا، اس لئے امیر کو چاہئے کہ لوگوں کے عیوب پر پردہ ڈالے اور ان کے ساتھ اچھا گمان رکھے۔ (بذل المجہود)

﴿166﴾ عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنْ اُمِّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ اَسْوَدُ یَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا۔

رواہ مسلم، باب وجوب طاعة الامراء.....، رقم: ٤٧٦٢

حضرت اُم حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی ناک، کان کٹے ہوئے کالے غلام کو بھی امیر بنایا جائے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائے تو تم اس کا حکم سنو اور مانو۔ (مسلم)

﴿167﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا، وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ۔

رواہ البخاری، باب السمع والطاعة للامام.....، رقم: ٧١٤٢

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سنتے اور مانتے رہو اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ بنایا گیا ہو جس کا سر گویا (چھوٹے ہونے میں) کشمش کی طرح ہو۔ (بخاری)

﴿168﴾ عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

رواہ مسلم، باب فی طاعة الامراء وان منعوا الحقوق، رقم: ٤٧٨٣

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم امیروں کی بات سنو اور مانو کیونکہ ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا (مثلاً انصاف کرنا) اور تمہاری ذمہ داریوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (مثلاً امیر کی بات ماننا، لہٰذا ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں لگا رہے خواہ دوسرا پورا کرے یا نہ کرے)۔ (مسلم)

﴿169﴾ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَطِيْعُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَلَا تُنَازِعُوا الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَلَوْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ، وَعَلَيْكُمْ بِمَا تَعْرِفُوْنَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، وَعَضُّوْا عَلٰى نَوَاجِذِكُمْ بِالْحَقِّ۔ رواه الحاكم وقال: هذا اسناد صحيح على شرطهما جميعا ولا اعرف له علة ووافقه الذهبي ١/٩٦

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ان کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے کاموں کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی مانو اور امیر سے امارت کے بارے میں نہ جھگڑو چاہے امیر سیاہ غلام ہی ہو۔ اور تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو لازم پکڑو اور حق کو انتہائی مضبوطی سے تھامے رہو۔ (مستدرک حاکم)

﴿170﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔ رواه احمد ٢/٣٦٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند فرماتے ہیں اور تین چیزوں کو ناپسند فرماتے ہیں۔ تمہاری اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو (الگ الگ ہو کر) بکھر نہ جاؤ، اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ذمہ دار بنایا ہے ان کے لئے خلوص، وفاداری اور خیر خواہی رکھو۔ اور تمہاری ان باتوں کو ناپسند فرماتے ہیں کہ تم فضول بحث ومباحثہ کرو، مال ضائع کرو اور زیادہ سوالات کرو۔ (مسند احمد)

﴿171﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ عَصَی الْاِمَامَ فَقَدْ عَصَانِیْ۔

رواہ ابن ماجہ، باب طاعة الامام، رقم: ۲۸۵۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے مسلمانوں کے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (ابن ماجہ)

﴿172﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ، فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، فَمِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔

رواہ مسلم، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین.....رقم: ۴۷۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے امیر کی ایسی بات دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہئے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت یعنی اجتماعیت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا (اور توبہ کئے بغیر) اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

فائدہ: ''جاہلیت کی موت مرا'' سے مراد یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ آزاد رہتے تھے نہ وہ اپنے سردار کی اطاعت کرتے تھے نہ اپنے رہنما کی بات مانتے تھے۔ (نووی)

﴿173﴾ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاطَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ، اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ۔ (وهو بعض الحدیث) رواہ ابوداؤد، باب فی الطاعة، رقم: ۲۶۲۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کرو، اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (ابوداؤد)

﴿174﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ اَوْ کَرِهَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَیْهِ وَلَا طَاعَةَ۔

رواہ احمد ۲/۱۴۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر کی بات سننا اور ماننا مسلمان پر واجب ہے ان چیزوں میں جو اسے پسند ہوں یا ناپسند ہوں مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو جائز نہیں لہٰذا اگر کسی گناہ کے کرنے کا حکم دیا جائے تو اس کا سننا اور ماننا اس کے ذمہ نہیں۔ (مسند احمد)

﴿175﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا سَافَرْتُمْ فَلْیَؤُمَّكُمْ اَقْرَاُكُمْ، وَاِنْ كَانَ اَصْغَرَكُمْ، وَاِذَا اَمَّكُمْ فَهُوَ اَمِیْرُكُمْ.

رواه البزار واسناده حسن، مجمع الزوائد ۲۰۶/۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر کرو تو تمہارا امام وہ ہونا چاہئے جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (اور مسائل کو زیادہ جاننے والا ہو) اگرچہ وہ تم میں سب سے چھوٹا ہو اور جب وہ تمہارا نماز میں امام بنا تو وہ تمہارا امیر بھی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فائدہ: بعض دوسری روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی خاص صفت کی وجہ سے ایسے شخص کو بھی امیر بنایا جن کے ساتھی ان سے افضل تھے جیسا کہ حدیث نمبر ۱۵۶ کے فائدے میں گذر چکا ہے۔

﴿176﴾ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَایُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَی الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَاَطَاعَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یُدْخِلُهُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ وَمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَایُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَی الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَعَصٰی فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مِنْ اَمْرِهٖ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَ رَحِمَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ. رواه احمد والطبرانی ورجال احمد ثقات، مجمع الزوائد ۳۸۹/۵

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، نماز کو قائم کیا، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا اور مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اور

جس نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور امیر کی بات کو سنا (لیکن) اسے نہ مانا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اس پر رحم فرمائیں چاہے اس کو عذاب دیں۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿177﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللهِ، وَاَطَاعَ الْاِمَامَ، وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ، وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ، وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ۔ رواه ابوداؤد، باب فيمن يغزو ويلتمس الدنيا، رقم: ٢٥١٥

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد میں نکلنا دو قسم پر ہے: جس نے جہاد کے لئے نکلنے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مقصود بنایا، امیر کی فرمانبرداری کی، اپنے عمدہ مال کو خرچ کیا، ساتھی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور (ہر قسم کے) فساد سے بچا تو ایسے شخص کا سونا جاگنا سب کا سب ثواب ہے۔ اور جو شخص جہاد میں فخر اور دکھلانے اور لوگوں میں اپنے چرچے کرانے کے لئے نکلا، امیر کی بات نہ مانی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ جہاد سے خسارے کے ساتھ لوٹے گا۔ (ابوداؤد)

﴿178﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا اَجْرَ لَهُ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفْهِمْهُ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ قَالَ: لَا اَجْرَ لَهُ. فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهُ: لَا اَجْرَ لَهُ.

رواه ابوداؤد، باب فيمن يغدو ويلتمس الدنيا، رقم: ٢٥١٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے اس نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہ ملے گا۔ لوگوں نے اس کو بہت بڑی بات سمجھا اور اس شخص سے کہا تم اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ پوچھو شاید تم اپنی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھا نہیں سکے۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کیا: یارسول اللہ! ایک آدمی جہاد میں اس

نیت سے جاتا ہے کہ اسے دنیا کا کچھ سامان مل جائے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا اپنا سوال پھر سے دہراؤ چنانچہ اس شخص نے تیسری مرتبہ پوچھا آپؐ نے تیسری مرتبہ بھی اس سے یہی فرمایا کہ اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

﴿179﴾ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِی هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَلَمْ یَنْزِلْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی یُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَیْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ۔

رواه ابوداؤد، باب ما یؤمر من انضمام العسکر وسعته، رقم: ٢٦٢٨

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے پڑاؤ ڈالا کرتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر کر ٹھہرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا چاہتا ہے) اس ارشاد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی ٹھہرتے تمام صحابہ اکٹھے مل جل کر ٹھہرتے یہاں تک کہ انہیں (ایک دوسرے سے قریب قریب دیکھ کر) یوں کہا جانے لگا کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا ڈالا جائے تو وہ ان سب کو ڈھانپ لے۔ (ابوداؤد)

﴿180﴾ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً اَوْ جَیْشًا بَعَثَهَا مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، فَاَثْرٰی وَكَثُرَ مَالُهٗ۔ رواه ابوداؤد، باب فی الابتکار فی السفر، رقم: ٢٦٠٦

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِهَا ''یا اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطاء فرمادیں'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ جو ایک تاجر تھے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ میں ملازمین کے ذریعہ فروخت کے لئے بھیجتے تھے چنانچہ وہ غنی ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا مقصد یہ ہے کہ میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ میں سفر کریں یا کوئی دینی یا دنیوی کام کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو۔

﴿181﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ: يَا اَكْثَمُ! اغْزُمَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ، وَتَكْرُمْ عَلٰى رُفَقَائِكَ، يَا اَكْثَمُ! خَيْرُ الرُّفَقَاءِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔ رواه ابن ماجه، باب السرايا، رقم: ٢٨٢٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اکثم بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اکثم! اپنی قوم کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مل کر بھی جہاد کیا کرو، اس سے تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں گے اور ان اخلاق کی وجہ سے تم اپنے رفقاء اور ساتھیوں کی نظر میں عزت والے ہو جاؤ گے۔ اکثم! (سفر کے لئے) بہترین ساتھی (کم سے کم) چار ہیں اور بہترین سَرِیَّہ (چھوٹا لشکر) وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو اور بہترین جَیش (بڑا لشکر) چار ہزار کا ہے۔ بارہ ہزار افراد اپنی تعداد کی کمی کی وجہ سے شکست نہیں کھا سکتے (البتہ دوسری کوئی وجہ شکست کی ہو تو اور بات ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی میں مبتلا ہو جانا وغیرہ) (ابن ماجہ)

﴿182﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ، قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ، حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِيْ فَضْلٍ۔ رواه مسلم، باب استحباب المؤاساة بفضول المال، رقم: ٤٥١٧

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اچانک ایک صاحب سواری پر آئے اور (اپنی ضرورت کے اظہار کے لئے) دائیں بائیں دیکھنے لگے (تاکہ کسی ذریعہ سے ان کی ضرورت پوری ہو سکے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد سواری ہو وہ اُس کو دیدے

جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس (اپنی ضرورت سے) زائد کھانے پینے کا سامان ہو وہ اُس کو دیدے جس کے پاس کھانے پینے کا سامان نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس طرح آپؐ نے مختلف قسم کے مالوں کا ذکر کیا یہاں تک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب سے) ہمیں یہ احساس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کا اپنی زائد چیز پر کوئی حق نہیں ہے (بلکہ اس چیز کا حقیقی مستحق وہ شخص ہے جس کے پاس وہ چیز نہیں ہے) (مسلم)

﴿183﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَغْزُوَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ! اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ اَوِ الثَّلَاثَةَ۔

(الحديث)۔ رواه ابوداؤد، باب الرجل يتحمل بمال غيره يغزو، رقم: ٢٥٣٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ پر جانے لگے تو ارشاد فرمایا: مہاجرین وانصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ ان کے رشتہ دار ہیں اس لئے تم میں سے ہر ایک ان میں سے دو یا تین کو اپنے ساتھ ملالے۔ (ابوداؤد)

﴿184﴾ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا خَلَّفَ عَبْدٌ عَلٰى اَهْلِهٖ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِيْنَ يُرِيْدُ سَفَرًا۔

رواه ابن شيبة حديث ضعيف، الجامع الصغير ٢/٤٩٥، وردعليه صاحب الاتحاف وملخص كلامه ان الحديث ليس بضعيف، اتحاف السادة ٣/٤٦٥

حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب سفر پر جانے لگے تو سب سے بہتر نائب جسے وہ اپنے اہل وعیال کے پاس چھوڑ کر جائے وہ دو رکعتیں ہیں جو ان کے پاس پڑھ کر جائے۔ (جامع صغیر)

﴿185﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ رواه البخاري، باب ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة.....، رقم: ٦٩

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں

کے ساتھ آسانی کا برتاؤ کرو اور ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرو، خوشخبریاں سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری)

یعنی لوگوں کو نیک کام کرنے پر اجر وثواب کی خوشخبریاں سناؤ اور ان کو ان کے گناہوں پر ایسا مت ڈراؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر دین سے دور ہو جائیں۔

﴿186﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔

رواه ابو داؤد، باب في فضل القفل في الغزو، رقم: ٢٤٨٧

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد سے لوٹ کر آنا بھی جہاد میں جانے کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے پر جو اجر وثواب ملتا ہے وہی اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے راستہ سے واپس آنے کے بعد مقام پر رہتے ہوئے بھی ملتا ہے جبکہ نیت یہ ہو کہ جس ضرورت کی وجہ سے واپس لوٹا تھا جونہی ضرورت پوری ہو جائے گی یا جب بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ کا بلاوا آجائے گا فوراً اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکل جاؤں گا۔ (مظاہر حق)

﴿187﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْحَجٍ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ وَيَقُوْلُ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

رواه ابو داؤد، باب في التكبير على كل شرف في المسير، رقم: ٢٧٧٠

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد، حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے اس کے بعد یہ کلمات پڑھتے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، انہی کے لئے بادشاہت ہے، انہی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ ہم واپس ہونے والے

ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور سجدہ کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور انہوں نے تنہا دشمنوں کو شکست دی۔ (ابوداؤد)

﴿188﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَقَالَ لَهُ: يَاعَمْرَوبْنَ مُرَّةَ: اَنَا النَّبِيُّ الْمُرْسَلُ اِلَى الْعِبَادِ كَافَّةً اَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَآمُرُهُمْ بِحَقْنِ الدِّمَاءِ، وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللهِ، وَرَفْضِ الْاَصْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ شَهْرٍ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ اَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصٰى فَلَهُ النَّارُ فَآمِنْ بِاللهِ يَاعَمْرُو يُؤَمِّنْكَ اللهُ مِنْ هَوْلِ جَهَنَّمَ، قُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ، وَآمَنْتُ بِكُلِّ مَا جِئْتَ بِهِ بِحَلَالٍ وَحَرَامٍ، وَاِنْ اَرْغَمَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا مِنَ الْاَقْوَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِكَ يَاعَمْرَوبْنَ مُرَّةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اِبْعَثْنِيْ اِلٰى قَوْمِيْ لَعَلَّ اللهَ اَنْ يَمُنَّ بِيْ عَلَيْهِمْ كَمَا مَنَّ بِكَ عَلَيَّ فَبَعَثَنِيْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَالْقَوْلِ السَّدِيْدِ، وَلَا تَكُنْ فَظًّا وَلَا مُتَكَبِّرًا وَلَا حَسُوْدًا، فَاَتَيْتُ قَوْمِيْ فَقُلْتُ: يَابَنِيْ رِفَاعَةَ، يَا مَعْشَرَ جُهَيْنَةَ، اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلَيْكُمْ، اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاُحَذِّرُكُمُ النَّارَ، وَآمُرُكُمْ بِحَقْنِ الدِّمَاءِ، وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ، وَعِبَادَةِ اللهِ، وَرَفْضِ الْاَصْنَامِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، شَهْرٍ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، فَمَنْ اَجَابَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ عَصٰى فَلَهُ النَّارُ، يَامَعْشَرَ جُهَيْنَةَ، اِنَّ اللهَ -عَزَّوَجَلَّ- جَعَلَكُمْ خِيَارَمَنْ اَنْتُمْ مِنْهُ، وَبَغَّضَ اِلَيْكُمْ فِيْ جَاهِلِيَّتِكُمْ مَا حُبِّبَ اِلٰى غَيْرِكُمْ، مِنْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ، وَيَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلٰى امْرَاَةِ اَبِيْهِ، وَالْغَزَاةِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَاَجِيْبُوْا هٰذَا النَّبِيَّ الْمُرْسَلَ مِنْ بَنِيْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ، تَنَالُوْا شَرَفَ الدُّنْيَا وَكَرَامَةَ الْآخِرَةِ، وَسَارِعُوْا فِيْ ذٰلِكَ يَكُنْ لَكُمْ فَضِيْلَةً عِنْدَ اللهِ، فَاَجَابُوْهُ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا. رواه الطبرانی مختصرا من مجمع الزوائد ٨/٤٤١

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی اور فرمایا: عمرو بن مرّہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ وہ خون کی حفاظت کریں (کسی کو ناحق قتل نہ کریں) صلہ رحمی کریں، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو چھوڑ دیں، بیت اللہ کا حج کریں اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھیں۔ جو ان باتوں کو مان لے گا اسے

جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے جہنم ہوگی۔ عمرو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ وہ تمہیں جہنم کی ہولناکیوں سے امن عطا فرمائیں گے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بیشک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ جو حلال وحرام لے کر آئے ہیں میں اس سب پر ایمان لایا۔ اگرچہ یہ بات بہت سی قوموں کو ناگوار گذرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا: عمرو تمہیں مرحبا ہو۔

پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے میری قوم کی طرف بھیج دیں، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بھی میرے ذریعہ سے فضل فرمادیں جیسے آپ کے ذریعہ سے مجھ پر فضل فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور یہ ہدایات دیں کہ نرمی سے پیش آنا، صحیح اور سیدھی بات کہنا، سخت کلامی اور بدخُلقی سے پیش نہ آنا، تکبر اور حسد نہ کرنا۔ میں اپنی قوم کے پاس آیا اور میں نے کہا: بنی رِفاعہ! جُہینہ کے لوگو! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں۔ میں تمہیں جنت کی دعوت دیتا ہوں اور تم کو جہنم سے ڈراتا ہوں۔ اور میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم خون کی حفاظت کرو یعنی کسی کو ناحق قتل نہ کرو، صلہ رحمی کرو، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بتوں کو چھوڑ دو، بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ رمضان میں روزے رکھو۔ جو ان باتوں کو مان لے گا اسے جنت ملے گی اور جو نہیں مانے گا اس کے لئے دوزخ ہوگی۔ قبیلہ جُہینہ والو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں عربوں میں سے بہترین قبیلہ بنایا ہے اور جو بری باتیں عرب کے دوسرے قبیلوں کو اچھی لگتی تھیں اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں بھی تمہارے دلوں میں ان کی نفرت ڈالی ہوئی تھی مثلاً دوسرے قبیلہ والے دو بہنوں سے اکٹھی شادی کر لیتے تھے اور اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لیتے تھے اور ادب وعظمت والے مہینے میں جنگ کر لیتے تھے (اور تم یہ غلط کام زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں کرتے تھے) لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بھیجے ہوئے رسول کی بات مان لو جن کا تعلق بنی لُوی بن غالب قبیلہ سے ہے تو تم دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت پالو گے۔ تم ان کی بات قبول کرنے میں جلدی کرو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سے (اسلام میں پہل کرنے کی) فضیلت حاصل ہوگی چنانچہ ان کی دعوت پر ایک آدمی کے علاوہ ساری قوم مسلمان ہوگئی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ادب وعظمت والے مہینے چار تھے جن میں عرب جنگ نہیں کرتے تھے۔ محرم، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔ (تفسیر ابن کثیر)

﴿189﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَاِذَا قَدِمَ، بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔

رواه مسلم، باب استحباب ركعتين فى المسجد.....رقم: ١٦٥٩

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ دن میں چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے اور آنے کے بعد پہلے مسجد جاتے، دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔ (مسلم)

﴿190﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ (لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ): اِئْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

رواه البخارى باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة.....رقم: ٢٦٠٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم (سفر سے واپس) مدینہ آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا: مسجد جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔ (بخاری)

﴿191﴾ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبَّادٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاشْتَدَّ فَرْحُهُمْ بِنَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ اَوْسَعُوْا لَنَا فَقَعَدْنَا، فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِيُّ ﷺ وَدَعَا لَنَا، ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ وَزَعِيْمُكُمْ؟ فَاَشَرْنَا بِاَجْمَعِنَا اِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ عَائِذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَهٰذَا الْاَشَجُّ؟ فَكَانَ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ عَلَيْهِ هٰذَا الْاِسْمُ بِضَرْبَةٍ لِوَجْهِهٖ بِحَافِرِ حِمَارٍ، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَتَخَلَّفَ بَعْدَ الْقَوْمِ، فَعَقَلَ رَوَاحِلَهُمْ وَضَمَّ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ اَخْرَجَ عَيْبَتَهٗ فَاَلْقٰى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهٖ، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ بَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ رِجْلَهٗ وَاتَّكَاَ، فَلَمَّا دَنَامِنْهُ الْاَشَجُّ اَوْسَعَ الْقَوْمُ لَهٗ، وَقَالُوْا: هٰهُنَا يَا اَشَجُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوٰى قَاعِدًا وَقَبَضَ رِجْلَهٗ: هٰهُنَا يَا اَشَجُّ فَقَعَدَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَحَّبَ بِهٖ وَاَلْطَفَهٗ، وَسَاَلَهٗ عَنْ بِلَادِهٖ، وَسَمّٰى لَهٗ قَرْيَةً قَرْيَةَ الصَّفَا وَالْمُشَقَّرِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ قُرٰى هَجَرَ، فَقَالَ: بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَاَنْتَ اَعْلَمُ بِاَسْمَاءِ قُرَانَا مِنَّا، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ وَطِئْتُ بِلَادَكُمْ وَفُسِحَ

لِيْ فِيْهَا قَالَ: ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ: يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! اَكْرِمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ اَشْبَاهُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ، اَشْبَهُ شَيْءٍ بِكُمْ اَشْعَارًا، وَاَبْشَارًا، اَسْلَمُوْا طَائِعِيْنَ غَيْرَ مُكْرَهِيْنَ وَلَا مَوْتُوْرِيْنَ اِذْ اَبٰى قَوْمٌ اَنْ يُسْلِمُوْا حَتّٰى قُتِلُوْا، قَالَ: فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحُوْا قَالَ: كَيْفَ رَاَيْتُمْ كَرَامَةَ اِخْوَانِكُمْ لَكُمْ وَضِيَافَتَهُمْ اِيَّاكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرُ اِخْوَانٍ، اَلَانُوْا فِرَاشَنَا، وَاَطَابُوْا مَطْعَمَنَا، وَبَاتُوْا وَاَصْبَحُوْا يُعَلِّمُوْنَنَا كِتَابَ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ، فَاَعْجَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَفَرِحَ بِهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا، فَعَرَضْنَا عَلَيْهِ مَا تَعَلَّمْنَا وَعَلِّمْنَا فَمِنَّا مَنْ عُلِّمَ التَّحِيَّاتِ وَاُمَّ الْكِتَابِ وَالسُّوْرَةَ وَالسُّوْرَتَيْنِ وَالسُّنَنَ.

(الحديث)۔ رواه احمد ۳/۴۳۲

حضرت شہاب بن عبادؒ فرماتے ہیں قبیلہ عبدقیس کا جووفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا تھا ان میں سے ایک صاحب کو اپنے سفر کی تفصیل بتاتے ہوئے اس طرح سنا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے آنے کی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی خوشی ہوئی۔ جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچے لوگوں نے ہمارے لئے جگہ کشادہ کردی، ہم وہاں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا اور دعا دی۔ پھر ہماری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: تمہارا سردار اور ذمہ دار کون ہے؟ ہم سب نے مُنذِر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ اَشَج یعنی زخم کے نشان والے تمہارے سردار ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں (اَشَج اُسے کہتے ہیں جس کے سر یا چہرے پر کسی زخم کا نشان ہو) ان کے چہرے پر گدھے کے کُھر لگنے کے زخم کا نشان تھا اور یہ سب سے پہلا دن تھا جس میں ان کا نام اَشَج پڑا۔ یہ ساتھیوں سے پیچھے ٹھہر گئے تھے انہوں نے ساتھیوں کی سواریوں کو باندھا اور ان کا سامان سنبھالا۔ پھر اپنی گٹھری نکالی اور سفر کے کپڑے اتار کر صاف کپڑے پہنے پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیئے۔ (اس وقت) رسول اللہ ﷺ پیر مبارک پھیلا کر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب حضرت اشج رضی اللہ عنہ آپ کے قریب آئے تو لوگوں نے ان کے لئے جگہ بنادی اور کہا: اشج! یہاں بیٹھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں سمیٹ کر سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمایا اشج یہاں آؤ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھ گئے۔ آپؐ نے انہیں خوش آمدید فرمایا اور شفقت کا معاملہ فرمایا۔ ان سے ان کے علاقوں کے بارے میں دریافت فرمایا اور ہجر کی ایک ایک بستی صفاء

مُشَقَّر وغیرہ کا ذکر کیا۔ حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ تو ہماری بستیوں کے نام ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے تمہارے علاقے کھول دیئے گئے میں اُن میں چلا پھرا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے انصار! اپنے بھائیوں کا اکرام کرو کیونکہ یہ تمہاری طرح مسلمان ہیں ان کے بالوں اور کھالوں کی رنگت تم سے بہت زیادہ ملتی جلتی بھی ہے۔ اپنی خوشی سے اسلام لائے ہیں ان پر زبردستی نہیں کی گئی اور یہ بھی نہیں کہ (مسلمانوں کے لشکر نے حملہ کر کے ان پر غلبہ پالیا ہو اور) ان کا تمام مال، مالِ غنیمت بنالیا ہو یا انہوں نے اسلام سے انکار کیا ہو اور انہیں قتل کیا گیا ہو۔ (وہ وفد انصار کے ہاں رہا) پھر جب صبح ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا: تم نے اپنے بھائیوں کے اکرام اور مہمان نوازی کو کیسا پایا؟ انہوں نے کہا: بہت اچھے بھائی ہیں، ہمیں نرم بستر پیش کئے، عمدہ کھانے کھلائے اور صبح وشام ہمیں ہمارے رب کی کتاب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں سکھائیں۔ آپؐ کو یہ بات پسند آئی اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ پھر آپؐ نے ہم میں سے ایک ایک آدمی کی طرف توجہ فرمائی۔ جو ہم نے سیکھا تھا اور جو ہمیں سکھایا گیا تھا وہ ہم نے آپؐ کو بتایا۔ ہم میں سے کسی کو التحیات، کسی کو سورۂ فاتحہ، کسی کو ایک سورت، کسی کو دو سورتیں اور کسی کو کئی سنتیں سکھائی گئی تھیں۔ (مسند احمد)

﴿192﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّيْلِ۔ رواه ابوداؤد، باب فی الطروق، رقم: ٢٧٧٧

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر سے واپس آنے والے مرد کے لئے اپنے گھر والوں کے پاس پہنچنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے (یہ اس صورت میں ہے کہ گھر والوں کو آنے کے بارے میں پہلے سے علم ہو یا قریب کا سفر ہو)۔ (ابوداؤد)

﴿193﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ، اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا۔ رواه مسلم، باب كراهة الطروق ..... رقم: ٤٩٦٧

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جب کسی انسان کی گھر سے غیر حاضری کا زمانہ زیادہ ہو جائے یعنی اس کو سفر میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ (اچانک) رات کو اپنے گھر نہ جائے۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طویل سفر کے بعد اچانک رات کے وقت گھر جانا مناسب نہیں کہ اس صورت میں گھر والے پہلے سے ذہنی طور پر استقبال کے لئے تیار نہ ہوں گے البتہ اگر آنے کا علم پہلے سے ہو تو رات کے وقت جانے میں کوئی حرج نہیں۔

(نووی، بخاری)

لایعنی سے بچنا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ ط اِنَّ الشَّیْطَانَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا﴾ [بنی اسرائیل: ۵۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: اور آپ میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو (اس میں کسی کی دل آزاری نہ ہوتی ہو) کیونکہ شیطان دل آزار بات کی وجہ سے آپس میں لڑا دیتا ہے واقعی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ [المؤمنون:۳]

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ ارشاد فرمائی کہ وہ لوگ بے کار لایعنی باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ (مؤمنون)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ اِذْ تَلَقَّوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِکُمْ مَّا لَیْسَ لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَہٗ ھَیِّنًا ق وَّھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمٌ ر وَلَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ قُلْتُمْ مَّا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِھٰذَا ق سُبْحٰنَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ ر یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖٓ اَبَدًا اِنْ

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [النور: ١٥-١٧]

(منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایک مرتبہ تہمت لگائی، بعض بھولے بھالے مسلمان بھی سنی سنائی اس افواہ کا تذکرہ کرنے لگے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اس وقت عذاب کے مستحق ہوجاتے جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس خبر کو ایک دوسرے سے نقل کررہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہہ رہے تھے جن کی حقیقت کا تم کو بالکل علم نہ تھا اور تم اس کو معمولی بات سمجھ رہے تھے (کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے) حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی سخت بات تھی۔ اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تھا تو اس بہتان کو سنتے ہی یوں کیوں نہ کہا کہ ہمیں تو ایسی بات کا زبان سے نکالنا بھی مناسب نہیں۔ اللہ کی پناہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔ مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم ایمان والے ہو تو آئندہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرنا (کہ بغیر تحقیق کے غلط خبریں اڑاتے پھرو)۔ (نور)

وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴾

[الفرقان: ٧٢]

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے: اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر اتفاقاً بیہودہ مجلسوں کے پاس سے گزریں تو سنجیدگی اور شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ (فرقان)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ [القصص:٥٥]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (قصص)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾ [الحجرات:٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مسلمانو! اگر کوئی شریر تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے (جس میں کسی کی شکایت ہو) تو اس خبر کی خوب چھان بین کرلیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی بات پر اعتماد

کر کے کسی قوم کو نادانی سے کوئی نقصان پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔ (حجرات)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ [ق: ١٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان جو بھی کوئی لفظ زبان سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ انتظار میں تیار بیٹھا ہے (جو اُسے فوراً لکھ لیتا ہے)۔ (ق)

احادیثِ نبویہ

﴿ 1 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحديث غريب، باب حديث من حسن اسلام المرء، رقم: ٢٣١٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ وہ فضول کاموں اور باتوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت باتیں نہ کرنا اور فضول مشغلوں سے بچنا کمالِ ایمان کی نشانی ہے اور آدمی کے اسلام کی رونق و زینت ہے۔

﴿ 2 ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِیْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ رواه البخاری، باب حفظ اللسان، رقم: ٦٤٧٤

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والے اعضاء کی ذمہ داری دے دے (کہ وہ زبان اور شرمگاہ کو غلط استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (بخاری)

﴿ 3 ﴾ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَخْبِرْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمْلِكْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ۔

رواه الطبرانی باسنادين واحدهما جيد، مجمع الزوائد ٥٣٦/١٠

تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے (اور پھر اس کی سزا بھگتنی پڑے گی)۔ (ترمذی)

﴿ 10 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، قَالَ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث صحیح غریب،باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم:٢٠٠٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جنت میں زیادہ داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: تقویٰ (اللہ تعالیٰ کا ڈر) اور اچھے اخلاق۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ جہنم میں زیادہ جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: منہ اور شرمگاہ (کا غلط استعمال)۔ (ترمذی)

﴿ 11 ﴾ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللهِ! عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ فِیْ اَمْرِهٖ اِیَّاهُ بِالْاِعْتَاقِ وَفَكِّ الرَّقَبَةِ وَالْمِنْحَةِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ۔

رواه البیهقی فی شعب الایمان ٢٣٩/٤

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے (صحابی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے چند اعمال ارشاد فرمائے جس میں غلام کا آزاد کرنا، قرضدار کو قرض کے بوجھ سے آزاد کرانا اور جانور کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے کو دینا تھا اس کے علاوہ دوسرے کام بھی بتلائے۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہو سکے تو اپنی زبان کو بھلی بات کے علاوہ بولنے سے روکے رکھو۔ (بیہقی)

﴿ 12 ﴾ عَنْ اَسْوَدَ بْنِ اَصْرَمَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللهِ اَوْصِنِیْ، قَالَ: تَمْلِكُ یَدَكَ، قُلْتُ: فَمَاذَا اَمْلِكُ اِذَا لَمْ اَمْلِكْ یَدِیْ؟ قَالَ: تَمْلِكُ لِسَانَكَ، قُلْتُ: فَمَاذَا اَمْلِكُ اِذَا لَمْ اَمْلِكْ لِسَانِیْ؟ قَالَ: لَا تَبْسُطْ یَدَكَ اِلَّا اِلٰی خَیْرٍ وَلَا تَقُلْ بِلِسَانِكَ اِلَّا مَعْرُوْفًا۔

رواه الطبرانی و اسناده حسن، مجمع الزوائد ٥٣٨/١٠

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمادیجئے! ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو (کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے) میں نے عرض کیا: اگر میرا ہاتھ ہی میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی ہاتھ تو میرے قابو میں رہ سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو میں نے عرض کیا اگر میری زبان ہی قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی زبان تو میرے قابو میں رہ سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر تم اپنے ہاتھ کو بھلے کام کے لئے ہی بڑھاؤ اور اپنی زبان سے بھلی بات ہی کہو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 13 ﴾ عَنْ اَسْلَمَ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِطَّلَعَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَمُدُّ لِسَانَهُ قَالَ، مَا تَصْنَعُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الَّذِيْ اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلَّا يَشْكُوْ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلٰى حِدَّتِهٖ۔

رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٤٤

حضرت اسلمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر پڑی تو (دیکھا کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہی زبان مجھے ہلاکت کی جگہوں میں لے آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو زبان کی بدگوئی اور تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو۔ (بیہقی)

﴿ 14 ﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى اَهْلِيْ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يُدْخِلَنِيْ لِسَانِي النَّارَ قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً۔

رواه احمد ٥/٣٩٧

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری زبان میرے گھر والوں پر بہت چلتی تھی یعنی میں ان کو بہت برا بھلا کہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھ کو جہنم میں داخل کردے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر استغفار کہاں گیا؟ (یعنی استغفار کیوں نہیں کرتے جس سے تمہاری زبان کی اصلاح ہوجائے) میں تو دن میں

سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مسند احمد)

﴿ 15 ﴾ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيْمَنُ امْرِئٍ وَاَشْأَمُهُ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ۔ رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح،مجمع الزّوائد ١٠/٥٣٨

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی نیک بختی اور بدبختی اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے یعنی زبان کا صحیح استعمال نیک بختی اور غلط استعمال بدبختی کا ذریعہ ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 16 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ اَوْسَكَتَ فَسَلِمَ۔ رواه البيهقی فی شعب الايمان ٤/٢٤١

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائیں جو اچھی بات کرے اور دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اور زبان کی لغزشوں سے بچ جائے۔ (بیہقی)

﴿ 17 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب،باب حديث من كان يؤمن باللّٰهِ .....رقم: ٢٥٠١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔ (ترمذی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری اور فضول باتوں سے زبان کو روکے رکھا اسے دنیا اور آخرت کی بہت سی آفتوں، مصیبتوں اور نقصانات سے نجات مل گئی کیونکہ عام طور پر انسان جن آفتوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا ذریعہ زبان ہی ہوتی ہے۔ (مرقاۃ)

﴿ 18 ﴾ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَطَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُخْتَبِئًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقَالَ: يَا اَبَاذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ۔

رواه البيهقی فی شعب الايمان ٤/٢٥٦

حضرت عمران بن حطانؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کالی کملی لپیٹے ہوئے اکیلے بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ابوذر! یہ تنہائی اور یکسوئی کیسی ہے یعنی آپ نے بالکل اکیلے اور سب سے الگ تھلگ رہنا کیوں اختیار فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: برے ساتھی کے ساتھ بیٹھنے سے اکیلے رہنا اچھا ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے۔ اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموشی سے بہتر ہے اور بری باتیں بتانے سے بہتر خاموش رہنا ہے۔ (بیہقی)

﴿ 19 ﴾ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ، فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ: عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ مَطْرَدَۃٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ، قُلْتُ: زِدْنِیْ، قَالَ: اِیَّاکَ وَ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْھَبُ بِنُوْرِ الْوَجْہِ۔ (وھو بعض الحدیث) رواہ البیھقی فی شعب الایمان ٤/٢٤٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ وقت خاموش رہا کرو۔ (کہ بلاضرورت کوئی بات نہ ہو) یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے کچھ اور وصیت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتی ہے۔ (بیہقی)

﴿ 20 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَقِیَ اَبَاذَرٍّ فَقَالَ: یَا اَبَا ذَرٍّ! اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِھِمَا؟ قَالَ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصَّمْتِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا۔ (الحدیث) رواہ البیھقی ٤/٢٤٢

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتادوں جن پر

عمل کرنا بہت آسان ہے اور اعمال کے ترازو میں دوسرے اعمال کی بہ نسبت زیادہ بھاری ہیں؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتلا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ خاموش رہنے کی عادت بنالو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تمام مخلوقات کے اعمال میں ان دو عملوں جیسے اچھے کوئی عمل نہیں۔ (بیہقی)

﴿ 21 ﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَكُلُّ مَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ يُكْتَبُ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ، اِنَّكَ لَنْ تَزَالَ سَالِمًا مَا سَكَتَّ فَاِذَا تَكَلَّمْتَ كُتِبَ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ. قُلْتُ: رواه الترمذي، باختصار من قوله: اِنَّكَ لَنْ تَزَالَ اِلٰى آخِرِهٖ

رواه الطبراني باسنادين ورجال احدهما ثقات، مجمع الزّوائد ۵۳۸/۱۰

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جو بات بھی ہم کرتے ہیں کیا یہ سب ہمارے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں (اور کیا ان پر بھی پکڑ ہوگی)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ کو تیری ماں روئے! (اچھی طرح جان لو کہ) لوگوں کو ناک کے بل دوزخ میں گرانے والی ان کی زبان ہی کی بری باتیں ہوں گی۔ اور جب تک تم خاموش رہو گے (زبان کی آفت سے) بچے رہو گے اور جب کوئی بات کرو گے تو تمہارے لئے اجر یا گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: ''تجھ کو تیری ماں روئے'' عربی محاورہ کے مطابق یہ پیار کا کلمہ ہے بد دعا نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: اَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِيْ لِسَانِهٖ. (وهو طرف من الحديث) رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ۵۳۸/۱۰

﴿ 22 ﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: اَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِيْ لِسَانِهٖ. (وهو طرف من الحديث)

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد، ۵۳۸/۱۰

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی اکثر غلطیاں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 23 ﴾ عَنْ اَمَةِ بْنَةِ اَبِی الْحَکَمِ الْغِفَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَدْنُوْمِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَایَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَھَا قِیْدُ ذِرَاعٍ فَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ فَیَتَبَاعَدُ مِنْھَا اَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ۔ رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح غیر محمد بن اسحاق وقد وثق،مجمع الزوائد ۵۳۳/۱۰

حضرت ابوالحکم غفاریہ کی صاحبزادی کی باندی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جنت کے اتنے قریب ہوجاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر کوئی ایسا بول بول دیتا ہے جس کی وجہ سے جنت سے اس سے بھی زیادہ دور ہوجاتا ہے جتنا (مدینہ سے یمن کا شہر) صنعاء دور ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

﴿ 24 ﴾ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ مَایَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ لَهٗ بِھَا رِضْوَانَهٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاهُ، وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ عَلَیْهِ بِھَا سَخَطَهٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاهُ۔

رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن صحیح، باب ماجاء فی قلة الکلام، رقم: ۲۳۱۹

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے راضی ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے ناراض ہونے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 25 ﴾ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یَرْفَعُهٗ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِا لْکَلِمَةِ لَا یُرِیْدُ بِھَا بَاْسًا اِلَّا لِیُضْحِکَ بِھَا الْقَوْمَ فَاِنَّهٗ لَیَقَعُ مِنْھَا اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ۔ رواہ احمد ۳۸/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: آدمی صرف لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں زمین آسمان کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ گہرائی میں پہنچ جاتا ہے۔ (مسند احمد)

﴿ 26 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالاً یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ۔ رواه البخاری،باب حفظ اللسان، رقم: ٦٤٧٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ اہم بھی نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرما دیتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وہ پرواہ بھی نہیں کرتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔ (بخاری)

﴿ 27 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ مَا فِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

رواه مسلم،باب حفظ اللسان، رقم: ٧٤٨٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی بے سوچے سمجھے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ دور دوزخ میں جا گرتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 28 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ لَا یَرٰی بِهَا بَاْسًا یَهْوِیْ بِهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب،باب ماجاء من تکلم بالکلمة.....،رقم: ٢٣١٤

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کوئی بات کہہ دیتا ہے اور اس کے کہنے میں حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں ستر سال کی مسافت کے برابر (نیچے) گر جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 29 ﴾ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَقَدْ اُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ ھُوَ خَیْرٌ۔

(رواہ ابوداؤد، باب ماجاء فی التشدق فی الکلام، رقم:۵۰۰۸)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے مختصر بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ مختصر بات کرنا ہی بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

﴿ 30 ﴾ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ۔ (الحدیث) رواہ البخاری،باب حفظ اللسان،رقم ٦٤٧٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کو چاہئے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری)

﴿ 31 ﴾ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: کَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، اَوْ نَھْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ اَوْ ذِکْرُ اللّٰہِ۔ رواہ الترمذی وقال: ھذا حدیث حسن غریب،باب منہ حدیث کل کلام ابن آدم علیہ لا لہ، الجامع الصحیح لسنن الترمذی، رقم: ٢٤١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے روکنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے علاوہ انسان کی تمام باتیں اس پر وبال ہیں یعنی پکڑ کا ذریعہ ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تُکْثِرِ الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ، فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ، وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ۔ رواہ الترمذی وقال : ھذا حدیث حسن غریب، باب منہ النھی عن کثرۃ الکلام الا بذکر اللّٰہ،رقم ٢٤١١

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے دل میں سختی (اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ آدمی ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی)

﴿ 33 ﴾ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيْلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔

رواه البخاری،باب قول اللّٰہ عزوجل لا یسالون الناس الحافا، رقم: ١٤٧٧

حضرت مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ ایک (بے فائدہ) اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا، دوسرے مال کو ضائع کرنا، تیسرے زیادہ سوالات کرنا۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔ رواه ابوداؤد،باب فی ذی الوجهین،رقم: ٤٨٧٣

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس شخص کے دو رُخ ہوں (یعنی منافق کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے) تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (ابوداؤد)

﴿ 35 ﴾ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: آمِنْ بِاللهِ وَقُلْ خَيْرًا، يُكْتَبُ لَكَ وَلَا تَقُلْ شَرًّا فَيُكْتَبُ عَلَيْكَ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزّوائد ٥٣٩/١٠

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور بھلی بات کہو، تمہارے لئے اجر لکھا جائے گا اور بری بات نہ کہو تمہارے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿ 36 ﴾ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حِيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحديث حسن، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، رقم: ٢٣١٥

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لئے بربادی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے۔ اس کے لئے تباہی ہے، اس کے لئے تباہی ہے۔ (ترمذی)

﴿ 37 ﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ۔ رواه الترمذی وقال: هذا حديث حسن جيد غريب،باب ماجاء فی الصدق والكذب، رقم: ١٩٧٢

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿ 38 ﴾ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ۔

رواه ابوداؤد،باب فی المعاريض ، رقم : ٤٩٧١

حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو حالانکہ وہ تمہاری اس بات کو سچا سمجھتا ہو۔ (ابوداؤد)

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اگرچہ بہت سنگین گناہ ہے لیکن بعض صورتوں میں اس کی سنگینی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ان میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شخص تم پر پورا اعتماد کرے اور تم اس کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس سے جھوٹ بولو اور اس کو دھوکا دو۔

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ۔ رواه احمد ٥/٢٥٢

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن میں پیدائشی طور پر ساری خصلتیں ہوسکتی ہیں (خواہ اچھی ہوں یا بُری) البتہ خیانت اور جھوٹ کی (بُری) عادت نہیں ہوسکتی۔ (مسند احمد)

﴿ 40 ﴾ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: لَا۔ رواه الامام مالك فی الموطا،ماجاء فی الصدق والكذب ص ٧٣٢

حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا مؤمن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا بخیل ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا: کیا جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ (مؤطا)

﴿ 41 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَقَبَّلُوْا لِيْ سِتًّا، اَتَقَبَّلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ قَالُوْا: مَا هِيَ؟ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ اَحَدُكُمْ فَلاَ يَكْذِبْ، وَاِذَا وَعَدَ فَلاَ يُخْلِفْ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ فَلاَ يَخُنْ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ۔

رواه ابويعلى ورجاله رجال الصحيح الا ان يزيد بن سنان لم يسمع من انس،وفى الحاشية: رواه ابويعلى وفيه سعيد اوسعد بن سنان وليس فيه يزيد بن سنان وهو حسن الحديث، مجمع الزّوائد ٥٤١/١٠

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (۱) جب تم میں سے کوئی بولے تو جھوٹ نہ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔ (۳) جب کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (۴) اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو یعنی جن چیزوں کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے ان پر نظر نہ پڑے۔ (۵) اپنے ہاتھوں کو (ناحق مارنے وغیرہ سے) روکے رکھو۔ (۶) اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ (ابویعلی، مجمع الزوائد)

﴿ 42 ﴾ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيْقًا، وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا۔ رواه مسلم باب قبح الكذب.....،رقم: ٦٦٣٧

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچ بولنا نیکی کے راستہ پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بلاشبہ جھوٹ برائی کے

راستے پر ڈال دیتا ہے اور برائی اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿ 43 ﴾ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواه مسلم، باب النهى عن الحديث بكل ماسمع، رقم:٧

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (بغیر تحقیق) کے بیان کردے۔ (مسلم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرنا بھی ایک درجہ کا جھوٹ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کا اس آدمی پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

﴿ 44 ﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواه ابوداؤد، باب التشديد فى الكذب، رقم: ٤٩٩٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرے۔ (ابوداؤد)

﴿ 45 ﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ۔ ثَلاَثًا۔ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلاَنًا وَاللهُ حَسِيْبُهُ، وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللهِ اَحَدًا ،اِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔

رواه البخارى، باب ماجاء فى قول الرجل ويلك، رقم: ٦١٦٢

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے آدمی کی تعریف کی (اور جس کی تعریف کی جارہی تھی وہ بھی وہاں موجود تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر، تم نے تو اپنے بھائی کی گردن توڑ دی۔ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف کرنا ہی ضروری سمجھے اور اس کو یقین بھی ہو کہ وہ اچھا آدمی ہے پھر بھی یوں کہے کہ فلاں آدمی کو میں اچھا

سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی اس کا حساب لینے والے ہیں (اور وہی اس کو حقیقت میں جاننے والے ہیں کہ اچھا ہے یا برا) میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی تعریف یقین کے ساتھ نہیں کرتا۔ (بخاری)

﴿ 46 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرِیْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ یَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا، ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ: یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَیُصْبِحُ یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ۔ رواه البخاری،باب ستر المؤمن علی نفسه،رقم: ٦٠٦٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری ساری امت معافی کے قابل ہے سوائے اُن لوگوں کے جو کھلّم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے۔ اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی رات میں کوئی برا کام کرے اور پھر صبح کو باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا (اسے لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دیا) وہ کہے فلانے! میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں (غلط) کام کیا تھا۔ حالانکہ اس نے رات اس طرح گزاری تھی کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کردی تھی اور یہ صبح کو وہ پردہ ہٹا رہا ہے جو (رات) اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈال دیا تھا۔ (بخاری)

﴿ 47 ﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔ رواه مسلم،باب النهی عن قول هلك الناس،رقم:٦٦٨٣

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ شخص ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (کیونکہ یہ کہنے والا دوسروں کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے تکبّر کے گناہ میں مبتلا ہے)۔ (مسلم)

﴿ 48 ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ یَعْنِیْ رَجُلًا: اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَوَ لَا تَدْرِیْ، فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُهٗ۔ رواه الترمذی وقال: هذاحدیث غریب، باب حدیث من حسن اسلام المرء.....رقم: ٢٣١٦

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو ایک

دوسرے شخص نے (مرحوم کو مخاطب کر کے) کہا: تمہیں جنت کی بشارت ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: یہ بات تم کس طرح کہہ رہے ہو جبکہ حقیقتِ حال کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس شخص نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو دیئے جانے کے باوجود کم نہیں ہوتی (مثلاً علم کا سکھانا یا کوئی چیز عاریۃً دینا یا اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں مال کا خرچ کرنا کہ یہ علم اور مال کو کم نہیں کرتا) (ترمذی)

فائدہ : حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے جنتی ہونے کا حکم لگانے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے البتہ اعمال صالحہ کی وجہ سے امید رکھنی چاہیے۔

﴿ 49 ﴾ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اِئْتِنَا بِالسُّفْرَةِ نَعْبَثْ بِهَا، فَاَنْكَرْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاَنَا اَخْطِمُهَا وَاَزِمُّهَاغَيْرَ كَلِمَتِيْ هٰذِهٖ فَلَا تَحْفَظُوْهَا عَلَيَّ وَاحْفَظُوْا مَااَقُوْلُ لَكُمْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَاكْنِزُوْا هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِمَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. رواه احمد ٣٣٨/٢٨

حضرت حسان بن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور اپنے غلام سے کہا: دسترخوان لاؤ تاکہ کچھ شغل رہے۔ (حضرت حسانؒ فرماتے ہیں) میرے لئے ان کی یہ بات عجیب تھی پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں جو بات بھی میں نے کہی ہمیشہ سوچ سمجھ کر کہی (بس آج چوک ہوگئی) اس بات کو یاد نہ رکھنا بلکہ اب جو میں تم سے کہوں گا اسے یاد رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرنے لگ جائیں تو تم ان کلمات کو خزانہ بنالینا یعنی انہیں کثرت سے پڑھتے رہنا: " اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَاَسْئَلُكَ

لِسَانًا صَادِقًا، وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِمَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ."

ترجمہ: یااللہ میں آپ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور رشد وہدایت پر پختگی مانگتا ہوں اور آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ کی اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور آپ سے (کفر وشرک سے) پاک دل کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے سچی زبان کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنی خیر ہے اسے مانگتا ہوں اور آپ کے علم میں جتنے شر ہیں اُن سے پناہ مانگتا ہوں اور میرے جتنے گناہوں کو آپ جانتے ہیں میں آپ سے ان تمام گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔ بیشک آپ ہی غیب کی تمام باتوں کو جاننے والے ہیں۔

(مسند احمد)

مراجع

اتحاف السادة لمحمد بن محمد الزبيدی	دارالفکر، بیروت
ارشادالساری لشرح البخاری للقسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
الاستیعاب لابن عبدالبر	داراحیاء التراث العربی
الاصابة للعسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	داراحیاء التراث العربی
اقامة الحجة لعبد الحی الکهنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ	الفاروق الحدیثة، القاهرة
انجاح الحاجة للمجددی المتوفی ۱۲۹۵ھ	قدیمی کتب خانہ، کراچی
البدایة والنهایة لابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ	دارالحدیث، القاهرة
بذل المجهود فی حل ابی داؤد للسهارنفوری المتوفی ۱۳۴۶ھ	معہد الخلیل، کراچی
بیان القرآن مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ	میر محمد کتب خانہ
ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ	انجمن خدام الدین، لاہور
ترجمان السنۃ، مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ	ادارہ اسلامیات، لاہور
ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین ومولانا فتح خاں جالندھری رحمہ اللہ	تاج کمپنی کراچی
الترغیب والترهیب للمنذری المتوفی ۶۵۶ھ	داراحیاء التراث العربی
تفسیر عثمانی مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ	مطبع الملک فهد
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ	دارالمعرفة بیروت
التفسیر الکبیر للرازی	دارالکتب العلمیة بیروت
تقریب التهذیب لابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	دارالرشید، سوریه
تکملة فتح الملهم مولانا محمد تقی عثمانی	مکتبه دارالعلوم کراچی
تنزیه الشریعة المرفوعة للکنانی المتوفی ۹۶۳ھ	دارالکتب العلمیة
تهذیب الاسماء واللغات للنووی المتوفی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیة
تهذیب الکمال فی اسماء الرجال للمزی المتوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر
جامع الاحادیث للسیوطی المتوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر

(ب)

جامع الاصول لإبن اثير الجزرى المتوفى ٦٠٦ھ	دارالفكر
جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر	دارالكتب العلمية
الجامع الصحيح للترمذى المتوفى ٢٧٩ھ	دارالباز، المكة المكرمة
الجامع الصغير للسيوطى المتوفى ٩١١ھ	دارالفكر
جامع العلوم والحكم لابن الفرج	دارالعلوم الحديثة، بيروت
حلية الاولياء لابى نعيم المتوفى ٤٣٠ھ	دارالفكر
الدرر المنتثرة للسيوطى المتوفى ٩١١ھ	دارالفكر
ذخيرة الحفاظ للحافظ محمد ابن طاهر المتوفى ٥٠٧ھ	دارالسلف،رياض
الرائد لجبران مسعود	دارالعلم للملايين، بيروت
الروض الانف، للسهيلى المتوفى ٥٨١ھ	داراحياء التراث العربى
سنن الدارمى المتوفى ٢٥٥ھ	قديمى كتب خانه
السنن الكبرى للبيهقى المتوفى ٤٥٨ھ	دارالمعرفة
شرح سنن ابى داؤد للعينى المتوفى ٨٥٥ھ	مكتبة الرشد الرياض
شرح السنة للبغوى المتوفى ٥١٦ھ	المكتب الاسلامى بيروت
شرح السنوسى للامام محمد سنوسى المتوفى ٨٩٥ھ	مكتبه دار الباز
شرح الطيبى على مشكاة المصابيح للطيبى المتوفى ٧٤٣ھ	ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى
الشذرة فى الاحاديث المشتهرة لابن طولون المتوفى ٩٥٣ھ	دارالكتب العلمية
شعب الايمان للبيهقى المتوفى ٤٥٨ھ	دارالكتب العلمية
الشمائل المحمدية للترمذى المتوفى ٢٧٩ھ	مكتبة نزار مصطفى الباز المكة المكرمة
صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان المتوفى ٧٣٩ھ	مؤسسة الرسالة،بيروت
صحيح ابن خزيمه المتوفى ٣١١ھ	المكتب الاسلامى

(ج)

صحیح البخاری بشرح الکرمانی للبخاری	داراحیاء التراث العربی
صحیح مسلم بشرح النووی المتوفی ۶۷۶ھ	داراحیاء التراث العربی
عارضة الا حوزی بشرح الترمذی لابن العربی المتوفی ۵۴۳ھ	دارالکتب العلمیة
العلل المتنا هیة فی الاحادیث الواهیة لابن الجوزی	دارالکتب العلمیة
عمدة القاری شرح البخاری للعینی المتوفی ۸۵۵ھ	مکتبہ مدینہ، لاهور
عمل الیوم واللیلة لابن السنی المتوفی ۳۶۴ھ	مکتبة الشیخ، کراچی
عمل الیوم واللیلة للنسائی المتوفی ۳۰۳ھ	مؤسسة الرسالة
عون المعبود لا بی الطیب مع شرح ابن قیم	دارالفکر
غریب الحدیث لابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیة
فتح الباری بشرح البخاری لابن حجر العسقلانی	مکتبة حلبی، بمصر
الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی	داراحیاء التراث العربی
فیض القدیر شرح جامع الصغیر للمناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ	دارالباز
قواعد فی علوم الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی المتوفی ۱۳۹۴ھ	شرکة العبیکان للنشر الریاض
الکاشف للذهبی المتوفی ۷۴۸ھ	المکتبة التجاریة، مکة
کتاب الموضوعات لابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ	محمد سعید اینڈسنز، کراچی
کشف الخفاء للعجلونی المتوفی ۱۱۶۲ھ	دار احیاء التراث العربی
کشف الرحمان، مولانا احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ	مکتبہ رشیدیہ، کراچی
لسان العرب لجمال الدین المتوفی ۷۱۱ھ	داربیروت للطباعة والنشر
لسان المیزان فی اسماء الرجال لابن حجر	ادارة تالیفات اشرفیہ، ملتان
اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة للسیوطی	دارالکتب العلمیة
مجمع بحار الانوار للشیخ محمد طاهر المتوفی ۹۸۶ھ	مکتبة دارالایمان المدینه المنوره
مجمع البحرین فی زوائد المعجمین للهیثمی	مکتبة الرشد، ریاض

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمی المتوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر
مختار الصحاح لابی بکر الرازی	المرکز العربی للثقافة بیروت
مختصر سنن ابی داؤد للمنذری المتوفی ۶۵۶ھ	المکتبة الاثریة باکستان
مرقاة المفاتیح لملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۱ھ	مکتبہ امدادیہ ملتان
المستدرک علی الصحیحین للحاکم المتوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفة
مسند ابی یعلی الموصلی المتوفی ۳۰۷ھ	دارالقبلة، جده
مسند الامام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر
مسند الامام احمد بن حنبلؒ المتوفی ۲۴۱ھ	موسته الرسالة
المسند الجامع لجماعة من العلماء	دارالجیل بیروت
مسند الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ	دارالکتب العلمیة
مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی المتوفی ۷۳۷ھ	المکتب الاسلامی بیروت
مشکاة المصابیح للخطیب التبریزی	قدیمی کتب خانه کراچی
مصابیح السنة للبغوی المتوفی ۵۱۶ھ	دارالمعرفة بیروت
مصباح الزجاجة لابی بکر الکنانی المتوفی ۸۴۰ھ	الجنان للطباعة والنشربیروت
مصنّف ابن ابی شیبه المتوفی ۲۳۵ھ	ادارة القرآن، کراچی
المصنّف لعبد الرزاق المتوفی ۲۱۱ھ	المکتب الاسلامی
المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة للعسقلانی	دارالباز
مظاهر حق	دارالاشاعت
معارف السنن للشیخ البنوری المتوفی ۱۳۹۷ھ	المکتبة البنوریة، کراچی
معجم البلدان لعبد الله البغدادی المتوفی ۶۲۶ھ	داراحیاء التراث العربی
المعجم الکبیر للطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ	ادارة القرآن، کراچی
المعجم الوسیط لجماعة من المتقدمین	دفتر نشر فرهنگ اسلامی ایران

(ل)

مفتاح كنوز السنة لمحمد فؤاد الباقي	سهيل اكيڈمی، لاهور
المقاصد الحسنة للسخاوی المتوفی ۹۰۲ھ	دارالباز للنشروالتوزيع
المنجد فی اللغة للويس معلوف	دارالمشرق،بيروت
موسوعة الاحاديث والآثار الضعيفة لجماعة من العلماء	مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
موسوعةالحديث الشريف للكتب الستة	دارالسلام،رياض
الموضوعات الكبرى لملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۱ھ	المكتبة الاثرية
موطأ الإمام مالک المتوفی ۱۷۹ھ	نورمحمد،كراچی
ميزان الاعتدال فی نقد الرجال للذهبی المتوفی ۷۴۸ھ	المكتبة الاثرية
النهاية لابن الجزری المتوفی ۶۰۶ھ	اسماعيليان،ايران
الوابل الصيب لابن قيم الجوزية المتوفی ۷۵۱ھ	مكتبة دارالبيان،دمشق